ماہنامہ

التبلیغ

راولپنڈی

ستمبر 2018ء - ذوالحجہ 1439ھ (جلد 15 شمارہ 12)

ماہنامہ التبلیغ راولپنڈی

جلد 15 شمارہ 12

ستمبر 2018ء - ذوالحجہ 1439ھ

بشرفِ دعا
حضرت نواب محمد عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ
وحضرت مولانا ڈاکٹر تنویر احمد خان صاحب رحمہ اللہ

مدیر
مفتی محمد رضوان

ناظم
مولانا عبد السلام

مجلسِ مشاورت
مفتی محمد یونس
مفتی محمد ناصر
مولانا طارق محمود

فی شمارہ........ 25 روپے
سالانہ........ 300 روپے

پبلشرز
محمد رضوان
سرحد پرنٹنگ پریس، راولپنڈی

خط وکتابت کا پتہ
ماہنامہ التبلیغ پوسٹ بکس 959
راولپنڈی پوسٹ کوڈ 46000 پاکستان

قانونی مشیر
چوہدری طارق محمود بابر
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

مستقل رکنیت کے لئے اپنے مکمل ڈاک کے پتہ کے ساتھ سالانہ فیس صرف 300 روپے ارسال فرما کر گھر بیٹھے ہر ماہ ماہنامہ ''التبلیغ'' حاصل کیجئے

ڈاک کا پتہ تبدیل ہوجانے یا ماہنامہ موصول نہ ہونے کی صورت میں رکنیت نمبر کا حوالہ دے کر فوری اطلاع کریں

اس دائرہ میں سرخ نشان آپ کی رکنیت ختم ہونے کی علامت ہے، آئندہ شمارہ رکنیت فیس موصول ہونے پر ارسال کیا جاسکے گا

برائے رابطہ...... ادارہ غفران ٹرسٹ چاہ سلطان گلی نمبر 17
عقب پٹرول پمپ وچمڑا گودام راولپنڈی صوبہ پنجاب پاکستان
فون: 051-5507530-5507270 فیکس: 051-5702840
www.idaraghufran.org
Email: idaraghufran@yahoo.com
www.facebook.com/Idara Ghufran

ستمبر 2018ء - ذوالحجہ 1439ھ (جلد 15، شمارہ 12)

ترتیب وتحریر

صفحہ

آئینۂ احوال...........وطنِ عزیز میں 2018ء کے انتخابات.........مفتی محمد رضوان 3

درسِ قرآن (سورہ بقرہ: قسط 167)........ حضرت ابراہیم کا منکرِ توحید سے مکالمہ ....// // 6

درسِ حدیث ...بحالتِ ایمان فوت ہونے پر شفاعتِ نبی کا حصول (قسط 8)...// // 14

مقالات و مضامین: تزکیۂ نفس، اصلاحِ معاشرہ و اصلاحِ معاملہ

''نمازِ وتر'' کے متعلق شاہ ولی اللہ کا موقف.........................مفتی محمد رضوان 18

افادات وملفوظات...// // 25

ماہِ شعبان: نویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات..............مولانا طارق محمود 29

علم کے مینار:... امام ابوحنیفہ کے تلامذہ اوران کے مختصر حالات (حصہ چہارم).. مفتی غلام بلال 31

تذکرۂ اولیاء:...........حکمرانوں اور مذہبی پیشواؤں کو سیدھے راستہ

پر چلنے کی تاکید...مفتی محمد ناصر 34

پیارے بچو!..............اچھا دوست..............مولانا محمد ریحان 37

بزمِ خواتین ....اسلام میں خواتین کے اختیارات..............مفتی طلحہ مدثر 39

آپ کے دینی مسائل کا حل... مقتدی کا صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا.... ادارہ 45

کیا آپ جانتے ہیں؟... کھانا پکانے (Cooking) کے آداب (قسط 2).... مفتی محمد رضوان 69

عبرت کدہ .... حضرت موسیٰ کی فرعون کو دعوت.........مولانا طارق محمود 69

طب وصحت ....''قسط'' کے متعلق اہلِ علم اور ماہرین

کی آراء..حکیم مفتی محمد ناصر 74

اخبارِ ادارہ .... ادارہ کے شب وروز...............................// // 78

اخبارِ عالم ...... قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں..........مولانا غلام بلال 80

ماہنامہ ''التبلیغ'' جلد نمبر 15 (1439ھ) کی اجمالی فہرست..........مولانا طارق محمود 82

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئینۂ احوال

مفتی محمد رضوان

وطنِ عزیز میں 2018ء کے انتخابات

وطنِ عزیز ’’پاکستان‘‘ میں 11 ذوالقعدۃ 1439 ہجری، بمطابق 25 جولائی بروز بدھ کو 2018ء کے ہونے والے انتخابات کا عمل طے پا گیا ہے، اور اس کے نتیجہ میں جناب عمران خان صاحب کی جماعت ’’تحریکِ انصاف‘‘ کو اکثریت حاصل ہوگئی ہے۔

تحریک انصاف کے سرکردہ نمائندگان کے بقول آزاد امیدواروں اور بعض دوسری چھوٹی جماعتوں کو اپنے ساتھ شامل کرنے کے نتیجہ میں ان کی جماعت کو حزبِ اقتدار بننے کی پوزیشن حاصل ہوچکی ہے، اور چند ہی دنوں میں جناب عمران خان صاحب کو وزارتِ عظمٰی کے لیے باضابطہ طور پر منتخب کیا جائے گا، اور ان کی کابینہ وغیرہ تشکیل دی جائے گی۔

جبکہ مسلم لیگ ن، پیپلز پارٹی، متحدہ مجلسِ عمل اور کئی دیگر سیاسی جماعتوں کی طرف سے موجودہ انتخابات کے نتائج کو تسلیم کرنے اور اس کے نتیجہ میں تحریک انصاف کے حزبِ اقتدار کا درجہ حاصل کرنے پر سخت ردّعمل اور مختلف قسم کے شکوک وشبہات کا اظہار کیا گیا ہے، اور یہاں تک بھی کہہ دیا گیا ہے کہ ملک کی چند خفیہ طاقتوں بالخصوص اسٹیبلشمنٹ (Establishment) کی طرف سے موجودہ انتخابات میں مخصوص جماعت یعنی تحریک انصاف کو جتوانے اور اس کو اقتدار میں لانے کے لیے مختلف طرح کی مداخلت اور اثر ورسوخ کو استعمال کیا گیا، اور الیکشن کمیشن کی طرف سے انتخابات اور ان کے نتائج کے متعدد آئینی وقانونی تقاضوں کو بھی پوری طرح ملحوظ نہیں رکھا گیا، جس سے محسوس ہوا کہ یہ الیکشن کے بجائے ایک طرح کا ’’سلیکشن‘‘ تھا۔ واللہ اعلم۔

موجودہ انتخابات کے دوران ملک کے طول وعرض سے جو مختلف واقعات کے تناظر میں رونما ہونے والی خبریں اور مناظر سامنے آئے، مثلاً نتائج کے اعلان وفیصلہ میں تاخیر، پولنگ یا ووٹنگ کے عمل کے دوران مختلف جماعتوں کے نمائندگان کو بے دخل یا ہراساں کرنا، مخصوص فارم کا مہیا نہ کرنا

وغیرہ، انہوں نے بھی عوام کی نظروں میں موجودہ انتخابات میں شفافیت کا عمل کافی حد تک مشکوک بنایا، جس کے اثرات ملک کے عوام کے ذہنوں میں بہت منفی طور پر پڑے، بطورِ خاص موجودہ انتخابات میں فوج کے کردار کو ایک بڑے طبقہ کی طرف سے اچھی نظر سے نہیں دیکھا گیا۔

شاید وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حالات سامنے آنے پر رویوں میں کچھ تبدیلی پیدا ہو جائے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ایک عرصہ سے افواجِ پاکستان کا جو وقار صرف وطنِ عزیز میں ہی نہیں، دنیا بھر میں امتیازی نوعیت کا قائم تھا، اس طرح کے طرزِ عمل اور ردِّ عمل سے اس وقار کے مجروح ہونے کا خدشہ ہے، جو وطنِ عزیز اور بالخصوص افواجِ پاکستان کے لیے اچھا شگون نہیں، اس لیے افواجِ پاکستان کی اعلیٰ قیادت کی طرف سے اس سلسلہ میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے، اور موجودہ انتخابات کے نتیجہ میں جو بہت سے لوگوں کے ذہنوں میں افواجِ پاکستان اور اس کی اعلیٰ قیادت کے متعلق مختلف شکوک وشبہات پیدا ہو گئے ہیں، اعلیٰ قیادت کی طرف سے اس کی اپنے طرزِ عمل سے تلافی اور ازالہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اس کے علاوہ موجودہ ملکی حالات کے تناظر میں ملکی عدالتوں کا کردار بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے، گزشتہ کچھ عرصہ سے ملکی عدالتوں کی طرف سے اس طرح کے کئی فیصلے اور اقدامات سامنے آتے رہے ہیں، جن کی وجہ سے کچھ طبقات کے ذہنوں میں عدالتی کردار میں بعض جماعتوں کی جانب داری اور بعض سے اس کے برعکس رویہ کا احساس ہوتا رہا ہے، ظاہر ہے کہ ملک میں کسی بھی اہم اور وسیع تر قومی وملکی معاملہ میں اختلاف رونما ہونے کے وقت عدالتوں کی طرف ہی رجوع کیا جاتا ہے، اگر خدانخواستہ عدالتوں کے فیصلوں سے اعتماد اٹھ جائے یا ختم ہو جائے، تو یہ ملک کے آئین وقانون کے لیے بڑا دھچکا ہوگا، اور ''لمحوں نے خطا کی ہے، صدیوں نے سزا پائی'' والا معاملہ ہوگا۔

اس لیے اس سلسلہ میں عدالتوں کے اہلِ حل وعقد کو زبانی کلامی کے بجائے اپنے طرزِ عمل اور اپنے غیر جانبدارانہ آئینی وقانونی فیصلوں کے ذریعہ غیر جانبداری اور عدل وانصاف کے اصولوں پر قائم ہونے کے طرزِ عمل کو ثابت کرنے کی ضرورت ہوگی۔

ورنہ اس وقت جس طرح بڑے پیمانے پر عوامی ذہنوں میں شکوک وشبہات جنم لے رہے ہیں، یہ ملک وملت بالخصوص وطنِ عزیز کے اہم اداروں کے لیے نیک شگون کا باعث نظر نہیں آتے۔

بہرحال ''مَضٰی مَا مَضٰی '' اور ''اَلْخَیْرُ فِیْ مَا وَقَعَ '' کے پیشِ نظر، ہماری نظر میں، اب وطنِ عزیز میں 2018ء کے انتخابات کا عمل مکمل ہو چکا ہے، اور اس انتخاب کے سلسلہ میں جس طرح کے بھی شکوک وشبہات کسی کے ذہن میں ہیں، ان کو اپنی جگہ رکھتے ہوئے، اب جناب عمران خان صاحب اور ان کی جماعت ''تحریکِ انصاف'' کو حکمرانی کرنے اور ملک میں مثبت تبدیلی لانے کا پورا موقع دینا چاہئے، تاکہ جناب عمران خان صاحب اور ان کی جماعت کے نمائندگان کی طرف سے مدتِ دراز سے جاری وساری دعووں کے تناظر میں عملی طور پر ان کے کردار کا جائزہ لیا جاسکے۔

اگر جناب عمران خان صاحب کی حکومت وجماعت نے اپنے کردار سے ثابت کردیا کہ وہ اپنے پرزور دیرینہ دعووں میں مخلص اور سچے ہیں، اور وہ ملک میں بہتر تبدیلی لانے اور نیا پاکستان بنانے کا صحیح سمت کی طرف سفر کرنے میں کامیاب ہوئے، تو موجودہ انتخابات سے جو عوام کے ذہنوں میں بڑے پیمانہ پر تشویش واضطراب کی لہر پیدا ہوئی، اس کا کافی حد تک ازالہ ہوسکتا ہے، ورنہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس تشویش واضطراب میں اضافہ ہونے سے جناب عمران خان صاحب کی ہونے والی حکمران جماعت کے لیے آنے والا وقت مشکلات کا باعث نظر آتا ہے، جس سے ان کو کامیابی کے ساتھ بچ نکلنا آسان نہ ہوگا، کیونکہ ان کی طرف سے اب تک پرزور انداز میں جس طرح کے دعوے کیے جاتے رہے ہیں، اور عوام کو امیدیں دلائی جاتی رہی ہیں، اس کے برخلاف ہونے پر ردِعمل بھی فطری طور پر اسی نوعیت کا سامنے آنے کا قوی امکان ہے۔

اللہ تعالیٰ ملک وملت کی ہر طرح سے حفاظت فرمائے، اور اس کو اندرونی و بیرونی ہر قسم کی سازشوں سے محفوظ فرمائے، اور تمام اداروں کو اپنی آئینی وقانونی حدود میں رہتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو منصفانہ وعادلانہ طریقہ پر پورا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

(سورہ بقرہ: قسط نمبر 167، آیت نمبر 258) مفتی محمد رضوان

حضرت ابراہیم کا منکرِ توحید سے مکالمہ

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِى حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِى رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّىَ الَّذِى يُحْيِى وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِى وَأُمِيتُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَأْتِى بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِى كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (سورة البقرة، رقم الآية ٢٥٨)

ترجمہ: کیا نہیں دیکھا آپ نے اس شخص کی طرف، جس نے حجت کی ابراہیم سے اس کے رب بارے میں، یہ کہ عطاء کیا تھا اس کو اللہ نے ملک، جب کہا ابراہیم نے کہ میرا رب وہ ہے، جو زندہ کرتا ہے، اور مارتا ہے، کہا اس نے کہ میں بھی زندہ کرتا ہوں، اور مارتا ہوں، کہا ابراہیم نے کہ بے شک اللہ لاتا ہے سورج کو مشرق کی طرف سے، پس لا تو اس کو مغرب کی طرف سے، پس حیران ہوگیا، وہ جس نے کفر کیا تھا، اور اللہ نہیں ہدایت دیتا ظالموں کی قوم کو (سورہ بقرہ)

تفسیر وتشریح

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے جلیل القدر نبی، حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے، جس میں ان سے ایک کافر نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت وخالقیت کے متعلق کٹ حجتی اور مکالمہ ومباحثہ کیا تھا، اس کٹ حجتی کی ایک وجہ یہ تھی کہ اس کافر کو اللہ نے حکمرانی عطاء فرمائی تھی، جس پر اسے بڑا گھمنڈ پیدا ہوگیا تھا، اور وہ اپنے آپ کو اللہ وحدہٗ لاشریک کے برابر سمجھنے لگا تھا۔

حالانکہ اس کی حکمرانی اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ تھی۔

کئی مفسرین مثلاً حضرت مجاہد، عکرمہ، قتادہ وغیرہ سے اس کافر حکمران کا نام ”نمرود“ منقول ہے۔

حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کافر حکمران سے فرمایا کہ میرا رب، اللہ ہے، جو زندگی عطا فرماتا

ہے، اور موت بھی دیتا ہے، جس کے جواب میں اُس کافر حکمران نے، جس کا نام نمرود بتایا گیا ہے، اپنی حکومت وسلطنت کے گھمنڈ میں مبتلا ہو کر یہ کہا کہ ''میں بھی زندہ کرتا ہوں، اور مارتا ہوں''۔

کئی مفسرین نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم سے مکالمہ ومباحثہ کرنے والے اس کافر حکمران نے زندہ کرنے اور مارنے کی حقیقت کو سمجھا ہی نہیں، اور اس نے دو شخصوں کو بلوایا، جو کہ کسی جرم کی سزا میں قتل کے مستحق ہو چکے تھے، اس نے ان میں سے ایک کو قتل کر دیا اور دوسرے کو رہا کر دیا، اور اسی کو ''زندہ کرنا اور مارنا'' سمجھا، اور قرار دیا۔

لیکن اس کا یہ طرزِ عمل نہایت احمقانہ اور بے وقوفانہ تھا، کیونکہ زندہ کرنے کا صحیح مطلب ''کسی بے جان چیز میں روح ڈالنا'' اور مارنے کا صحیح مطلب ''کسی جاندار چیز سے روح کا نکال لینا'' ہے، جس پر اللہ ربُّ العزت کے علاوہ کوئی بھی قادر نہیں۔

چنانچہ بے جان چیز مثلاً نطفہ اور انڈہ وغیرہ میں روح ڈالنا اور اس کے برعکس جاندار چیز سے روح کو قبض کر لینا اور نکال لینا، خالص اللہ رب العزت کی قدرت ہے۔

جس کا قرآن مجید کی مختلف آیات میں دلائل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَهُوَ الَّذِىْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ حَتّٰى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (سورة الأعراف، رقم الآية ٥٧)

ترجمہ: اور وہی ہے جو بھیجتا ہے ہواؤں کو، خوشخبری کے طور پر، اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے، یہاں تک کہ جب اٹھالاتی ہیں وہ (یعنی ہوائیں) بھاری بادل کو، تو ہنکاتے ہیں ہم اس (بادل) کو مردہ شہر کے لیے، پھر نازل کرتے ہیں ہم، اس (بادل) کے ذریعہ پانی کو، پھر نکالتے ہیں ہم، اس (پانی) کے ذریعہ ہر طرح کے پھلوں کو، اسی طریقہ سے نکالیں گے ہم، مُردوں کو، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو (سورہ اعراف)

سورہ روم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ

مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ(سورة الروم،رقم الآية ١٩)

ترجمہ: نکالتا ہے وہ زندہ کو مردہ سے، اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے، اور زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مرنے جانے کے بعد، اور اسی طرح تمہیں نکالا جائے گا (سورہ روم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ إِلَّا عَجَبَ الذَّنَبِ مِنْهُ يَنْبُتُ وَيُرْسِلُ اللّٰهُ مَاءَ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ فِيْهِ نَبَاتَ الْخَضِرِ حَتّٰى إِذَا أُخْرِجَتِ الْأَجْسَادُ أَرْسَلَ اللّٰهُ الْأَرْوَاحَ وَكَانَ كُلُّ رُوْحٍ أَسْرَعَ إِلٰى صَاحِبِهِ مِنَ الطَّرْفِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ(كتاب السنة لابن ابى عاصم،رقم الحديث،٨٩١)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابنِ آدم کے جسم کے سارے حصہ کو مٹی کھالیتی ہے، سوائے اس کی ریڑھ کی ہڈی کی دُم کے، اس سے ہی انسانی جسم کو (قیامت کے دن دوبارہ) اُگایا جائے گا، اور اللہ ''مَاءُ الحیاة'' (یعنی زندگی والے پانی) کو بھیجے گا، جس سے تمام انسان سبزی کی طرح اُگ پڑیں گے، یہاں تک کہ جب تمام اجسام مکمل نکل آئیں گے، تو اللہ روحوں کو بھیجے گا، اور ہر روح اپنے صاحب (یعنی اپنے جسم) کی طرف پلک جھپکنے سے پہلے پہنچ جائے گی، پھر صور پھونکا جائے گا، تو یکایک انسان کھڑے ہوکر دیکھنا شروع کردیں گے (کتابُ السنۃ)

معلوم ہوا کہ زندگی اور موت، اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کافر حکمران کے احمقانہ طرزِ عمل کے بعد مزید گفتگو کرنا مناسب نہیں سمجھا، اور اس کے بجائے اللہ کی ربوبیت کے متعلق ایک ایسا سوال کردیا، جس کے جواب سے وہ کافر حکمران عاجز آ گیا، اور مبہوت وحیران رہ گیا۔

چنانچہ حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کافر حکمران سے فرمایا کہ ''بے شک اللہ لاتا ہے سورج کو مشرق کی طرف سے، پس لا تو اس کو مغرب کی طرف سے''

اس پر وہ کافر حکمران جواب سے عاجز آ گیا، اور مبہوت وحیران ہوکر رہ گیا، اور کوئی جواب نہ بن پڑا۔

مفسرین نے فرمایا کہ اس کافر حکمران کے دل میں اس بات کی کھٹک تھی کہ حقیقی رب وہی ہے، جس کی طرف حضرت ابراہیم دعوت دے رہے ہیں، اور اگر میں نے یہ بات کہہ دی کہ اگر تمہارا رب سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، تو اس کے بجائے مغرب کی طرف سے نکلوا کر دکھاؤ۔

تو حضرت ابراہیم کے ذریعہ سے ان کا رب معجزہ کے طور پر سورج کو مغرب سے نکال دے گا، اور اس سے میری ساری عزت اور سلطنت وجلالت سب جاتی رہے گی، اس لیے اس نے حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا مطالبہ نہیں کیا، اور مبہوت وششدر ہو کر خاموشی اختیار کرنے میں ہی عافیت سمجھی۔

جدید سائنسی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ سورج، نظام شمسی کے مرکز میں واقع ستارہ ہے، زمین، دیگر سیارے، سیارچے اور دوسرے اجسام سورج ہی کے گرد گردش کرتے ہیں۔

سورج کا زمین سے اوسط فاصلہ تقریباً 14,95,98,000 کلومیٹر بتایا جاتا ہے اور اس کی روشنی کو زمین تک پہنچنے میں تقریباً 8 منٹ لگتے ہیں، تاہم یہ فاصلہ سال بھر یکساں نہیں رہتا۔

3 جنوری کو یہ فاصلہ سب سے کم تقریباً 4,71,00,000 کلومیٹر اور 4 جولائی کو سب سے زیادہ تقریباً 15,21,00,000 کلومیٹر ہوتا ہے، دھوپ کی شکل میں سورج سے آنے والی توانائی زمین پر تمام نباتات وحیوانات کو حسبِ ضرورت خوراک فراہم کرتی ہے، اور زمین پر موسموں کی تشکیل کا باعث بنتی ہے۔

اس نظامِ شمسی میں سورج چونکہ مرکزی ستارہ ہے، جس کی طاقت عام دوسرے ستاروں سے زیادہ ہے، اور موجودہ تمام تر سائنسی تحقیقات کی رو سے سورج کے قریب پہنچنا بھی مشکل ہے، انسانی دسترس سے پوری طرح باہر ہونے کے باوجود زمین والوں پر اس ستارہ کا اثر پوری طرح ظاہر اور قائم ہے، یہ ستارہ معتدل علاقوں میں ہر 24 گھنٹوں کے اندر ایک مرتبہ ظاہر اور غائب ہوتا ہے، ایسے ستارہ کے متعلق ربوبیت کا سوال زیادہ سمجھ میں آنے اور حجت قائم کرنے والا تھا، اس لیے حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے متعلق سوال کیا۔

اللہ تعالیٰ کو مشرق کے بجائے مغرب سے بھی سورج نکالنے پر قدرت حاصل ہے، اور قیامت کے

بالکل قریب، اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ قدرت ظاہر کی جائے گی۔

سورہ لقمان میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

(سورة لقمان، رقم الآية ٢٩)

ترجمہ: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں، اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں، اور مسخر کر رکھا ہے، اس نے سورج کو اور چاند کو، ہر ایک چل رہا ہے، مقررہ مدت تک، اور بے شک اللہ ان کاموں کی، جو تم کرتے ہو خوب خبر رکھنے والا ہے (سورہ لقمان)

سورہ حدید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

لَهٗ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ. يُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (سورة الحديد، رقم الآيات ٥، و٦)

ترجمہ: اسی کے لئے ہے بادشاہت، آسمانوں کی اور زمین کی، اور اللہ کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہیں سب امور، داخل کرتا ہے وہ رات کو دن میں، اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں، اور وہ خوب جاننے والا ہے، سینوں والوں کو (سورہ حدید)

دن اور رات کا مجموعی عرصہ برابر ہے، لیکن کبھی رات چھوٹی ہوتی ہے، اور کبھی دن چھوٹا ہوتا ہے، یعنی کبھی رات والا حصہ دن میں اور کبھی دن والا حصہ رات میں داخل ہو جاتا ہے، اور یہ سب اللہ کے حکم سے ہے کہ اس نے سورج اور چاند کو مخصوص مدار میں چلنے پر لگا رکھا ہے، جس کی وہ پوری اتباع کرتے ہیں، اور اللہ کے حکم کے مسخر و تابع ہیں اور یہ سب کچھ ایک مقررہ وقت تک یعنی قیامت تک کے لیے ہے، لہٰذا یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے انتہائی قادر اور علیم ہونے کا پتہ دیتی ہیں۔

سورہ قصص میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ

اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِضِیَاءٍ، اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ .قُلْ اَرَءَ یْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیْکُمُ النَّھَارَ سَرْمَدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ اِلٰـہٌ غَیْرُ اللّٰہِ یَاْتِیْکُمْ بِلَیْلٍ تَسْکُنُوْنَ فِیْہِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ(سورۃ القصص، رقم الآیۃ ۷۱،۷۲)

ترجمہ: آپ کہہ دیجیے کہ کیا تم نے دیکھا، اگر کردے، اللہ تمہارے اوپر رات کو، ہمیشہ کے لیے قیامت کے دن تک، کون ہے معبود، اللہ کے علاوہ جو لائے تمہارے پاس روشنی کو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟

آپ کہہ دیجئے کہ اگر کردے اللہ تمہارے اوپر دن کو ہمیشہ کے لیے، قیامت کے دن تک، کون ہے معبود، اللہ کے علاوہ، جو لائے تمہارے پاس رات کو کہ سکون حاصل کرو تم اس میں؟ کیا پس تم دیکھتے نہیں ہو؟ (سورہ قصص)

مطلب یہ ہے کہ دن کی روشنی کا وجود اور اس کے مقابلہ میں رات کے اندھیرے کا وجود، یہ اللہ کے حکم سے ہے، جس نے انسانی ضروریات کے لئے دن کی شکل میں روشنی کا، اور رات کی شکل میں اندھیرے کا انتظام فرمایا، اور دونوں قسم کی نعمتوں سے نوازا، اگر اللہ چاہے تو قیامت تک ایک ہی حالت کو برقرار رکھے، پھر اللہ کے سوا کوئی طاقت ایسی نہیں ہوگی، جو اس نظام کو واپس لوٹا دے، جس سے اللہ کی عظیم قدرت کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:لِأَبِیْ ذَرٍّ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ:أَتَدْرِیْ أَیْنَ تَذْھَبُ؟، قُلْتُ:اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ أَعْلَمُ، قَالَ:فَإِنَّھَا تَذْھَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَسْتَأْذِنَ فَیُؤْذَنُ لَھَا وَیُوْشِکُ أَنْ تَسْجُدَ، فَلَا یُقْبَلَ مِنْھَا، وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا یُؤْذَنَ لَھَا یُقَالُ لَھَا:اِرْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِھَا، فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی "وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ"(بخاری، رقم الحدیث ۳۱۹۹)

ترجمہ: جب سورج غروب ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر سے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہے کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول

خوب جانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج جاتا ہے، یہاں تک عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے، پھر (طلوع ہونے کی) اجازت مانگتا ہے، تو اسے اجازت مل جاتی ہے، اور عنقریب (قیامت سے پہلے) وہ وقت آئے گا کہ یہ (جاکر) سجدہ کرے گا تو وہ قبول نہ ہوگا اور (طلوع ہونے کی) اجازت چاہے گا، تو اجازت نہ ملے گی، بلکہ اسے حکم ہوگا کہ جہاں سے آیا ہے، وہیں واپس چلا جا، اس وقت یہ مغرب سے طلوع ہوگا اور یہی (سورہ یٰس میں) اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب ہے کہ:

”وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ“

”اور سورج چلتا ہے اپنے مستقر کے لیے، یہ اندازہ ہے، غالب جاننے والے کا“ (بخاری)

بسلسلہ: اسلامی مہینوں کے فضائل واحکام — اضافہ واصلاح شدہ چھٹا ایڈیشن

ذُوالحجہ اور قربانی کے فضائل واحکام

اس کتاب میں اسلامی سال کے بارہویں مہینے یعنی ''ماہِ ذی الحجہ'' سے متعلق فضائل ومسائل اور بدعات ومنکرات کو مفصّل ومدلّل اور سہل انداز میں جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے، ماہِ ذی الحجہ خصوصاً عشرۂ ذی الحجہ، شبِ عید، عیدُ الاضحیٰ اور قربانی کے بارے میں قرآن وحدیث میں وارد ہونے والے فضائل ومسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے، اور معتبر کتبِ فقہ وفتاویٰ کے حوالہ جات بھی پیش کیے گئے ہیں، اسی کے ساتھ موجودہ دور میں ان چیزوں سے متعلق پائے جانے والے منکرات وبدعات کو بھی معتدل طریقہ پر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس طرح یہ رسالہ بحمداللہ تعالیٰ فضائل ومسائل، دلائل ورذائل کا مجموعہ بن گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِمَاتُحِبُّ وَتَرْضٰی

مصنف
مفتی محمد رضوان

جلد3

علمی وتحقیقی رسائل

(1)...النظر والفکر فی مبدء السفر والقصر
(2)...بِدَایَۃُ السَّفَرِ وَالْقَصْرِ فِیْ حَالَۃِ الْحَضَرِ وَالْمِصْرِ
(3)...منعُ مبدءِ السفر قبل مبدءِ القصر
(4)...جڑواں شہروں (Twin cities) میں سفر وقصر کا حکم
(5)...محرَم کے بغیر سفر کا حکم

مصنّف
مفتی محمد رضوان

جلد4

علمی وتحقیقی رسائل

(1)...خوارج سے متعلق احادیث کی تحقیق
(2)...کفار کے مخاطب بالفروع ہونے کا حکم
(3)...غیرُ اللہ کی نذرونیاز وذبح کا حکم
(4)...رؤیتِ باری تعالیٰ
(5)...قبر پر ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنے کا حکم
(6)...خواب میں زیارتِ نبوی ﷺ کا حکم
(7)...محفلِ حُسنِ قرائت کا حکم

مصنف
مفتی محمد رضوان خان

جلد5

علمی وتحقیقی رسائل

(1)... پاکستان کی موجودہ رؤیتِ ہلال کمیٹی کی شرعی حیثیت
(2)...مقدس اوراق کا حکم
(3)...قرآن مجید کو بغیر وضو چھونے کا حکم
(4)...خیرُ بِقاعِ الارض کی تحقیق (یعنی شرعاً افضل ترین قطعۂ زمین کون سا ہے؟)

مصنّف
مفتی محمد رضوان خان

ملنے کا پتہ

کتب خانہ: ادارہ غفران، چاہ سلطان، گلی نمبر 17 راولپنڈی
فون: 051-5507270

درسِ حدیث — مفتی محمد رضوان

احادیثِ مبارکہ کی تفصیل وتشریح کا سلسلہ

بحالتِ ایمان فوت ہونے پر شفاعتِ نبی کا حصول (قسط8)

صحابی پر سب وشتم کی وجہ سے شفاعۃ النبی سے محرومی

ایک روایت میں یہ مضمون آیا ہے کہ:

’’جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو سب وشتم کرے گا، اور (توبہ کیے بغیر اسی حال میں فوت ہوکر) اللہ سے ملاقات کرے گا، تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا‘‘ [1]

مگر اس حدیث کی سند میں ضعف پایا جاتا ہے۔

وہ الگ بات ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام پر سب وشتم کرنا بذاتِ خود گناہ ہے۔ [2]

---

[1] حدثنا محمد بن الحسن بن يزيد، أن هرمز المعدل التسترى، ثنا يعقوب بن روح، ثنا الحسن بن يزيد الجصاص، ثنا إسماعيل بن يحيى، ثنا مسعر، عن حميد بن سعد، عن أبى سلمة بن عبد الرحمن، عن أبيه، قال: " سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: " إذا دخل أهل الجنة الجنة وأهل النار النار فقيل لى: يا محمد , اشفع فأخرج من أحببت من أمتك , " قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فشفاعتى يومئذ محرمة على رجل لقى الله بشتمة رجل من أصحابى غريب من حديث مسعر , تفرد به عنه إسماعيل بن يحيى التيمى(حلية الاولياء لابى نعيم الاصبهانى، ج٧ص ٢٣٦، تحت ترجمة :مسعر بن كدام)

[2] قال ابو عبدالرحمن مقبل بن هادى ”المتوفیٰ:1422ھ“:

غريب من حديث مسعر، تفرد به عنه إسماعيل بن يحيى التيمى.

الحديث فى سنده إسماعيل بن يحيى التيمى وقد قال صالح بن محمد بن جزرة: كان يضع . وقال الأزدى: ركن من أركان الكذب، لا تحل الرواية عنه .وقال أبوعلى النيسابورى الحافظ والدارقطنى والحاكم: كذّاب .اهـ من "الميزان."

وأبوسلمة بن عبد الرحمن لم يسمع من أبيه، كما فى "تهذيب التهذيب "عن على بن المدينى وأحمد وابن معين وغيرهم(الشفاعة ،ص ٣٠٠، تحت رقم الحديث ٢١٩، فصل الأسباب المانعة من الشفاعة)

حضرت علی کی فضیلت کے انکار پر شفاعۃُ النبی سے محرومی

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک حدیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ:

''جس کو یہ بات پسند آئے کہ وہ میری حیات کی طرح زندگی گزارے، اور میری وفات کی طرح موت کو پائے، اور ایسی جنت میں سکونت اختیار کرے، جس کو میرے رب نے تیار کیا ہے، تو اسے چاہیے کہ وہ میرے بعد حضرت علی سے محبت رکھے، اور ان کی محبت رکھنے والے سے بھی محبت رکھے، اور میرے بعد ائمہ کی اقتداء کرے، کیونکہ میرے ائمہ کو میری مٹی سے پیدا کیا گیا ہے، جن کو علم وفہم عطاء کیا گیا ہے، اور ''ویل'' کا عذاب ہے، ان لوگوں کے لیے جو میری امت میں سے ان ائمہ کی فضیلت کی تکذیب کریں، جو میرے تعلق کو ان (ائمہ) میں کاٹیں، ان کو اللہ، میری شفاعت نہیں پہنچائے گا'' [1]

لیکن ابنِ عساکر نے اس حدیث کو ''منکر'' قرار دیا ہے، اور اس میں ایک سے زیادہ مجہول راویوں کے پائے جانے کا حکم لگایا ہے۔ [2]

جبکہ بعض دیگر اہلِ علم حضرات نے اس حدیث کی سند کو ''مظلم'' اور اس کے متن کو ''موضوع ومنگھڑت'' قرار دیا ہے۔ [3]

---

[1] حدثنا محمد بن المظفر، ثنا محمد بن جعفر بن عبد الرحيم، ثنا أحمد بن محمد بن يزيد بن سليم، ثنا عبد الرحمن بن عمران بن أبى ليلى، أخو محمد بن عمران، ثنا يعقوب بن موسى الهاشمي، عن ابن أبى رواد، عن إسماعيل بن أمية، عن عكرمة، عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من سره أن يحيا حياتي، ويموت مماتي، ويسكن جنة عدن غرسها ربى، فليوال عليا من بعدى، وليوال وليه، وليقتد بالأئمة من بعدى، فإنهم عترتي خلقوا من طينتي، رزقوا فهما وعلما .وويل للمكذبين بفضلهم من أمتي، للقاطعين فيهم صلتي، لا أنالهم الله شفاعتي (حلية الاولياء لابى نعيم الاصبهانى، ج ا ص ٨٦، تحت ترجمة على بن أبى طالب)

[2] قال ابن عساكر: هذا حديث منكر وفيه غير واحد من المجهولين (تاريخِ دمشق، ج ٤٢ ص ٢٤١، تحت ترجمة :على بن أبى طالب، رقم الترجمة ٤٩٣٣)

[3] وقال ابو عبدالرحمن مقبل بن هادى ''المتوفىٰ:1422ھ'':
هذا سند مظلم ومتن موضوع، وأحمد بن محمد بن يزيد لعله أبوبكر النرسي، وترجمته فى "تاريخ بغداد" (ج 5ص120) ما ذكر عنه راويًا سوى محمد بن جعفر المعروف بزوج الحرة، ولم يذكر فيه جرحًا ولا تعديلاً ومحمد بن جعفر بن عبد الرحيم وعبد الرحمن بن عمران ويعقوب بن موسى ما وجدت لهم تراجم بعد البحث عنهم (الشفاعة ،ص ٣٠١، تحت رقم الحديث ٢١٩، فصل الأسباب المانعة من الشفاعة)

اور بعض اہلِ علم حضرات نے اس طرح کی احادیث کو بعض غالی اہلِ تشیع کے گھڑنے کی طرف منسوب کیا ہے، جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، اور اپنے گمان کے مطابق اپنے مخصوص اماموں کی بے جا فضیلت کے لیے اس طرح کی احادیث کو گھڑا ہے۔ [1]

[1] قال الالبانی:

"من سره أن يحيا حياتي، ويموت مماتي، ويسكن جنة عدن غرسها ربى، فليوال عليا من بعدى، وليوال وليه، وليقتد بالأئمة من بعدى، فإنهم عترتي، خلقوا من طينتي، رزقوا فهما وعلما، وويل للمكذبين بفضلهم من أمتي، القاطعين فيهم صلتي، لا أنالهم الله شفاعتي ."موضوع.

أخرجه أبو نعيم (86 / 1)من طريق محمد بن جعفر بن عبد الرحيم: حدثنا أحمد بن محمد بن زيد بن سليم: حدثنا عبد الرحمن بن عمران بن أبى ليلى – أخومحمد بن عمران –: حدثنا يعقوب بن موسى الهاشمي عن ابن أبى رواد عن إسماعيل بن أمية عن عكرمة عن ابن عباس مرفوعا .وقال: " وهو غريب ."

قلت: وهذا إسناد مظلم كل من دون أبى رواد مجهولون، لم أجد من ذكرهم، غير أنه يترجح عندى أن أحمد بن محمد بن يزيد بن سليم إنما هو ابن مسلم الأنصارى الأطرابلسى المعروف بابن الحناجر، قال ابن أبى حاتم " : (73 / 1 / 1)كتبنا عنه وهو صدوق ."وله ترجمة فى " تاريخ ابن عساكر / 2) "ق 113– 1 / 114) .

وأما سائرهم فلم أعرفهم فأحدهم هو الذى اختلق هذا الحديث الظاهر البطلان والتركيب، وفضل على رضى الله عنه أشهر من أن يستدل عليه بمثل هذه الموضوعات، التى يتشبث الشيعة بها، ويسودون كتبهم بالعشرات من أمثالها، مجادلين بها فى إثبات حقيقة لم يبق اليوم أحد يجحدها، وهى فضيلة على رضى الله عنه ثم الحديث عزاه فى "الجامع الكبير / 2)" (1 / 253للرافعى أيضا عن ابن عباس، ثم رأيت ابن عساكر أخرجه فى "تاريخ دمشق 12)" (2 / 120 /من طريق أبى نعيم ثم قال عقبه: " هذا حديث منكر، وفيه غير واحد من المجهولين ."

قلت: وكيف لا يكون منكرا وفيه مثل ذاك الدعاء! "لا أنالهم الله شفاعتى "الذى لا يعهد مثله عن النبى صلى الله عليه وسلم، ولا يتناسب مع خلقه صلى الله عليه وسلم ورأفته ورحمته بأمته .وهذا الحديث من الأحاديث التى أوردها صاحب "المرجعات "عبد الحسين الموسوى نقلا عن كنز العمال 155 / 6)و 217– 218) موهما أنه فى مسند الإمام أحمد، معرضا عن تضعيف صاحب الكنز إياه تبعا للسيوطى! .

وكم فى هذا الكتاب "المراجعات "من أحاديث موضوعات، يحاول الشيعى أن يوهم القراء صحتها وهو فى ذلك لا يكاد يراعى قواعد علم الحديث حتى التى هى على مذهبهم! إذ ليست الغاية عنده التثبت مما جاء عنه صلى الله عليه وسلم فى فضل على رضى الله عنه، بل حشر كل ما روى فيه! وعلى رضى الله عنه كغيره من الخلفاء الراشدين والصحابة الكاملين أسمى مقاما من أن يمدحوا بما لم يصح عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

حضرت حسین کے قاتل کی شفاعۃُ النبی سے محرومی

خطیب بغدادی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی سند سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لمبی حدیث ذکر کی ہے، جس میں یہ مضمون بھی ہے کہ:

’’حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو میری امت کا ایسا شخص قتل کرے گا، جو میرے خاندان سے بغض رکھے گا، اور اس کو میری شفاعت حاصل نہیں ہوگی‘‘

جس کے بعد خود خطیب بغدادی نے اس حدیث کو سند اور متن کے اعتبار سے موضوع ومنگھڑت قرار دیا ہے۔ ۱؎

(جاری ہے.........)

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

ولو أن أهل السنة والشيعة اتفقوا على وضع قواعد في "مصطلح الحديث "يكون التحاكم إليها عند الاختلاف في مفردات الروايات، ثم اعتمدوا جميعا على ما صح منها، لو أنهم فعلوا ذلك لكان هناك أمل في التقارب والتفاهم في أمهات المسائل المختلف فيها بينهم، أما والخلاف لا يزال قائما في القواعد والأصول على أشده فهيهات هيهات أن يمكن التقارب والتفاهم معهم، بل كل محاولة في سبيل ذلك فاشلة .والله المستعان(سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ۸۹۴)

۱؎ أخبرني الأزهري حدثنا المعافى بن زكريا الجريري حدثنا محمد بن مزيد بن أبي الأزهر حدثنا علي بن مسلم الطوسي قال حدثنا سعيد بن عامر عن قابوس بن أبي ظبيان عن أبيه عن جده عن جابر بن عبد الله قال: وأنبأنا مرة أخرى عن أبيه عن جابر قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يفحج بين فخذي الحسين ويقبل زبيبته ويقول:

لعن الله قاتلك قال جابر: فقلت: يا رسول الله ومن قاتله؟ قال: رجل من أمتي يبغض عترتي لا يناله شفاعتي، كأني بنفسه بين أطباق النيران يرسب تارة ويطفو أخرى، وأن جوفه ليقول عق عق وهذا الحديث أيضا موضوع إسنادا ومتنا، ولا أبعد أن يكون ابن أبي الأزهر وضعه ورواه عن قابوس عن أبيه عن جده عن جابر، ثم عرف استحالة هذه الرواية فرواه بعد ونقص عنه عن جده، وذلك أن أبا ظبيان [رأى]سلمان الفارسي وسمع منه وسمع من [علي بن]أبي طالب أيضا . واسم أبي ظبيان حصين بن جندب وجندب أبوه لا يعرف، أكان مسلما أو كافرا؟ فضلا عن أن يكون روى شيئا، ولكن في الحديث الذي ذكرناه عنه فساد آخر لم يقف واضعه عليه فيغيره . وهو استحالة رواية سعيد بن عامر عن قابوس، وذلك أن سعيدا بصري وقابوسا كوفي ولم يجتمعا قط، بل لم يدرك سعيد قابوسا! وكان قابوس قديما روى عنه سفيان الثوري وكبراء الكوفيين، ومن آخر من أدركه جرير بن عبد الحميد .وليس لسعيد بن عامر رواية إلا عن البصريين خاصة، والله أعلم(تاريخ بغداد، ج۴ص۵۷، ۵۸، تحت رقم الترجمة ۱۶۹۲، ترجمة: محمد بن مزيد بن محمود بن منصور بن راشد بن نعشرة)

www.idaraghufran.org

مقالات ومضامین مفتی محمد رضوان

''نمازِ وتر'' کے متعلق شاہ ولی اللہ کا موقف

برِّصغیر میں موجود متعدد مسالک فقہی اعتبار سے اپنی نسبت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کی طرف کرتے ہیں، لیکن ساتھ ہی، وہ متعدد فقہی مسائل میں متشددانہ یا متعصّبانہ موقف یا رویہ بھی اختیار کرتے ہیں، جو حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے فقہی ذوق سے میل نہیں کھاتا۔ ہم نے فقہی و علمی تعصب وتحزب اور غیر ضروری جانبداری کے بجائے، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ کے متعدد فقہی اقوال اوران کی تشریح وتوضیح پر قدرے تفصیل سے کام کیا ہے، اور علمی دیانت داری وذمہ داری کے تقاضہ کے پیشِ نظر اس سلسلہ میں خیانت وکوتاہی سے بچنے کی ممکنہ حد تک کوشش کی ہے۔ ہمارا یہ طرزِ عمل ظاہر ہے کہ ان حضرات کے لیے ایک درجہ میں تشویش کا باعث ہوگا، جو اس سلسلہ میں متشددانہ یا متعصّبانہ مزاج رکھتے ہیں، لیکن علمی وتحقیقی دیانت داری کے اصول کسی کے شخصی و ذاتی بلکہ مسلکی جذبات ورجحانات سے بلند تر ہوتے ہیں۔ اس مضمون کے کچھ اجزاء ماہنامہ ''التبلیغ'' میں شائع کیے جارہے ہیں۔ محمد رضوان۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ ''حجة الله البالغه'' میں فرماتے ہیں:

والحق أن الوتر سنة هو أوكد السنن بينه علي وابن عمر .وعبادة بن الصامت رضى الله عنهم (حجة الله البالغة، ج ۲، ص ۲۸، النوافل)

ترجمہ: اور حق بات یہ ہے کہ وتر کی نماز سنت ہے، البتہ سنت نمازوں میں اس کی تاکید زیادہ ہے، جس کو حضرت علی اور ابنِ عمر اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم نے بیان فرمایا ہے (حجۃ اللہ البالغہ)

نیز حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ مذکورہ کتاب ہی میں فرماتے ہیں:

والحق عندى فى مثل ذلک أن الكل سنة ونظيره الوتر بركعة واحدة أو بثلاث (حجةالله البالغة، ج ۲ ص ۱۶، باب حكاية حال الناس قبل المائة الرابعة وبعدها، أذكار الصلاة وهيأتها المندوب إليها)

ترجمہ: اور ایسے مسائل میں میرے نزدیک حق یہ ہے کہ سب سنت ہے، جیسا کہ وتر کی ایک رکعت پڑھنا یا تین رکعت پڑھنا (یہ سب سنت ہیں) (حجۃ اللہ البالغہ)

ایک اور موقع پر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ومنها الصلاة على الراحلة حيث توجهت به يومء إيماء وذلك في النوافل وسنة الفجر .والوتر لا الفرائض (حجة الله البالغة، ج ٢ ص ١٦ ،باب حكاية حال الناس قبل المائة الرابعة وبعدها، أذكار الصلاة وهيأتها المندوب إليها)

ترجمہ: اوران میں سے سواری پر نماز پڑھنا ہے، جس طرف بھی سواری کا رخ ہو، اشارہ سے سجدہ ورکوع وغیرہ کرکے،اور یہ نوافل میں اور فجر کی سنت میں اور وتر کی نماز میں جائز ہے،فرض نماز میں جائز نہیں (حجۃ اللہ البالغہ)

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی مذکورہ عبارات سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک وتر کی نماز کا واجب کے بجائے سنتِ موکدہ ہونا اور نمازِ وتر کو بلاعذر بیٹھ کر اور سواری پر چلتے ہوئے رکوع وسجدہ کے اشارہ سے پڑھنے کا جائز ہونا، راجح ہے۔

نیز ان کے نزدیک وتر کی ایک یا تین رکعات پڑھنا دونوں درست ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک طریقہ پر عمل کیا،اور کبھی دوسرے طریقہ پر عمل کیا۔

اس کے بعد عرض ہے کہ جمہور فقہائے کرام یعنی مالکیہ،شافعیہ،حنابلہ اور حنفیہ میں سے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ایک روایت کے مطابق وتر کی نماز،سنت نمازوں میں داخل ہے،البتہ اس کا درجہ دوسری عام سنت نمازوں سے زیادہ مؤکد ہے۔

مگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مشہور قول کے مطابق راجح یہ ہے کہ وتر کی نماز واجب ہے،اوراسی وجہ سے ان کے نزدیک وتر کی نماز کو بلاعذر بیٹھ کر یا سواری پر اشارہ سے پڑھنا بھی جائز نہیں۔

بعض شافعیہ وحنابلہ اس کے بھی قائل ہیں کہ وتر کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں واجب تھی، اور یہ وجوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا۔ [1]

---

[1] الوتر هل هو سنة راتبة أو واجب؟قال المالكية، والشافعية، والحنابلة، والصاحبان ورواية ثالثة عن أبي حنيفة :الوتر سنة مؤكدة .وصرح الشافعية بعد الوتر من السنن الرواتب .قال الخطيب الشربيني :الوتر قسم من الرواتب كما في الروضة على المعتمد، وقيل :هو قسيم لها، والوتر أفضل السنن .وقال جمهور الفقهاء ما عدا الحنفية :أقله ركعة وأكثره إحدى عشرة ركعة.وأقل الكمال فيه عند الحنفية ثلاث ركعات بتسليمة واحدة في الأوقات كلها، وأكثره إحدى عشرة ركعة يقنت في الركعة الأخيرة .

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے علاوہ جمہور فقہائے کرام کے نزدیک نمازِ وتر کے سنت میں داخل ہونے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وذهب أبو حنيفة في الراجح عنه إلى أن الوتر واجب .وقال زفر وهو رواية ثانية عند أبي حنيفة :هو فرض(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۵ ص ۲۷۹ ، مادة "السنن الرواتب")

ذهب جمهور الفقهاء إلى أن الوتر سنة مؤكدة، وليس واجبا، ودليل سنيته قول النبي صلى الله عليه وسلم: إن الله وتر يحب الوتر، فأوتروا يا أهل القرآن وأن النبي صلى الله عليه وسلم فعله وواظب عليه.

واستدلوا لعدم وجوبه بما ثبت :أن النبي صلى الله عليه وسلم سأله أعرابي :عما فرض الله عليه في اليوم والليلة؟ فقال :خمس صلوات، فقال :هل علي غيرها؟ قال :لا إلا أن تطوع .

وعن عبد الله بن محيريز أن رجلا من بني كنانة يدعى المخدجي سمع رجلا بالشام يكنى أبا محمد، يقول: الوتر واجب .قال المخدجي :فرحت إلى عبادة بن الصامت -رضي الله عنه -فاعترضت له وهو رائح إلى المسجد، فأخبرته بالذي قال أبو محمد، فقال عبادة :كذب أبو محمد، سمعت رسول الله -صلى الله عليه وسلم -يقول :خمس صلوات كتبهن الله على العباد، من جاء بهن، لم يضيع منهن شيئا، استخفافا بحقهن، كان له عند الله عهد أن يدخله الجنة، ومن لم يأت بهن فليس له عند الله عهد، إن شاء عذبه وإن شاء أدخله الجنة .

وقال علي -رضي الله عنه -الوتر ليس بحتم كهيئة الصلاة المكتوبة، ولكن سنة، سنها رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا :ولأن الوتر يجوز فعله على الراحلة لغير الضرورة، وثبت ذلك بفعل النبي صلى الله عليه وسلم قال ابن عمر -رضي الله عنهما :-كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسبح على الراحلة قبل أي وجه توجه، ويوتر عليها، غير أنه لا يصلي عليها المكتوبة فلو كانت واجبة لما صلاها على الراحلة، كالفرائض .

وذهب أبو حنيفة -خلافا لصاحبيه -وأبو بكر من الحنابلة :إلى أن الوتر واجب، وليس بفرض، وإنما لم يجعله فرضا؛ لأنه لا يكفر جاحده، ولا يؤذن له كأذان الفرائض، واستدل بوجوبه بقول النبي صلى الله عليه وسلم :الوتر حق، فمن لم يوتر فليس منا كرر ثلاثا وبقوله صلى الله عليه وسلم :إن الله تعالى أمدكم بصلاة هي خير لكم من حمر النعم، وهي صلاة الوتر، فصلوها ما بين صلاة العشاء إلى صلاة الفجر وهو أمر، والأمر يقتضي الوجوب، والأحاديث الآمرة به كثيرة؛ ولأنه صلاة مؤقتة تقضى.

وروي عن أبي حنيفة :أنه سنة، وعنه رواية ثالثة :أنه فرض، لكن قال ابن الهمام :مراده بكونه سنة :أنه ثبت بالسنة،فلا ينافي الوجوب، ومراده بأنه فرض :أنه فرض عملي، وهو الواجب.

وجوب الوتر على النبي صلى الله عليه وسلم:

صرح الشافعية والحنابلة :بأن من خصائص النبي صلى الله عليه وسلم وجوب الوتر عليه، قالوا :وكونه كان يصلي الوتر على الراحلة يحتمل أنه لعذر، أو أنه كان واجبا عليه في الحضر دون السفر .واستدلوا بقول النبي صلى الله عليه وسلم :ثلاث هن علي فرائض، وهن لكم تطوع :الوتر، والنحر، وصلاة الضحى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۷ ص ۲۹۰ ، ۲۹۱، مادة "صلاة الوتر")

الوتر مطلوب بالإجماع، لقوله صلى الله عليه وسلم :يا أهل القرآن أوتروا فإن الله وتر يحب الوتر، وكان

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

کی وجہ سے، نمازِ وتر کو بلا عذر بیٹھ کر اور بلا عذر سواری پر چلتے ہوئے رکوع وسجدہ اشارہ سے کر کے پڑھنا بھی جائز ہے، جیسا کہ دوسری سنت اور نفل نمازوں کا بھی یہی حکم ہے۔ لے

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

واجبا على النبى صلى الله عليه وسلم، لحديث: ثلاث كتبن على ولم تكتب عليكم: الضحى، والأضحى، والوتر.

وهو واجب كصلاة العيدين عند أبى حنيفة، سنة مؤكدة وآكد السنن عند الصاحبين وبقية الفقهاء.

استدل أبو حنيفة بقوله صلى الله عليه وسلم: إن الله تعالى زادكم صلاة، ألا وهى الوتر، فصلوها ما بين العشاء إلى طلوع الفجر وهو أمر والأمر للوجوب، وإنما لم يكفر جاحده باتفاق الحنفية؛ لأن وجوبه ثبت بسنة الآحاد، وهو معنى ما روى عنه أنه سنة. وبناء عليه لا يجوز عنده أداؤه قاعدا أو على الدابة بلا عذر.

ويؤيده أحاديث أخرى، منها حديث أبى أيوب: الوتر حق، فمن أحب أن يوتر بخمس فليفعل، ومن أحب أن يوتر بثلاث فليفعل، ومن أحب أن يوتر بواحدة فليفعل.

وحديث بريدة: الوتر حق، فمن لم يوتر، فليس منا.

واستدل الجمهور على سنيته بأحاديث كثيرة منها: قوله صلى الله عليه وسلم للأعرابى، حين سأله عما فرض الله عليه من الصلاة؟ قال: خمس صلوات، قال: هل على غيرها؟ قال: لا إلا أن تطوع.

وكذب عبادة بن الصامت رجلا يقول: الوتر واجب، وقال: سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول: خمس صلوات كتبهن الله على العبد فى اليوم والليلة وعن على قال: الوتر ليس بحتم كهيئة الصلاة المكتوبة، ولكنه سنة سنها النبى صلى الله عليه وسلم.

ولأنه يجوز فعله على الراحلة من غير ضرورة، فأشبه السنن، وروى ابن عمر: أن النبى صلى الله عليه وسلم كان يوتر على بعيره.

وهذا الرأى هو الحق؛ لأن أحاديث أبى حنيفة إن صحت فهى محمولة على التأكيد، وقد تكلم المحدثون فيها، فحديث من لم يوتر فليس منا فيه ضعيف، وحديث أبى أيوب الوتر حق وإن كان رواته ثقاتا، فمحمول على تأكيد الاستحباب، لقول الإمام أحمد: من ترك الوتر عمدا فهو رجل سوء، لا ينبغى أن تقبل له شهادة (الفقه الاسلامى وادلتہٗ للزحيلى، ج۲ص۱۰۰۹ الیٰ ۱۰۱۱، الباب الثانى، الفصل السادس، المبحث السابع)

لے ذهب الحنفية إلى أن صلاة الوتر لا تصح إلا من قيام، إلا لعاجز، فيجوز أن يصليها قاعدا، ولا تصح على الراحلة من غير عذر.

وذهب جمهور الفقهاء - المالكية والشافعية والحنابلة - إلى أنه تجوز للقاعد أن يصليها ولو كان قادرا على القيام، وإلى جواز صلاتها على الراحلة ولو لغير عذر. وذلك مروى عن على وابن عمر وابن عباس والثورى وإسحاق - رضى الله عنهم - قالوا: لأنها سنة، فجاز فيها ذلك كسائر السنن.

واحتجوا لذلك بما ورد من حديث ابن عمر - رضى الله عنهما - أن النبى صلى الله عليه وسلم كان يسبح على الراحلة قبل أى وجه توجه، ويوتر عليها، غير أنه لا يصلى عليها المكتوبة وعن سعيد بن يسار أنه قال: كنت أسير مع ابن عمر - رضى الله عنهما - بطريق مكة، قال سعيد: فلما خشيت الصبح نزلت فأوترت، ثم أدركته، فقال لى ابن عمر: أين كنت؟ فقلت له: خشيت الفجر فنزلت فأوترت. فقال عبد الله: أليس لك فى رسول الله صلى الله عليه وسلم أسوة؟ فقلت: بلى والله. قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر على البعير (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۷، ص۲۹۷ و ۲۹۸، مادة "صلاة" صلاة الوتر)

اسی اختلاف کی بنا پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک وتر کی نماز قضا ہونے کے بعد اس کا پڑھنا ذمہ میں واجب رہتا ہے، خواہ کتنا عرصہ گزر جائے۔

جبکہ حنابلہ اور شافعیہ کے نزدیک وتر کی قضا واجب نہیں، بلکہ وہ زیادہ سے زیادہ مستحب ہوتی ہے۔ ۱

جہاں تک وتر کی نماز کی رکعت کا تعلق ہے، تو شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک نمازِ وتر کی کم از کم ایک رکعت ہے، اور نمازِ وتر کی ایک رکعت کا پڑھنا ان کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے۔ ۲

اور حنفیہ کے نزدیک نمازِ وتر ایک سلام کے ساتھ تین رکعات نمازِ مغرب کی طرح ہیں، نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ، اسی وجہ سے حنفیہ کے نزدیک وتر کی ایک رکعت کا پڑھنا جائز نہیں۔ ۳

---

۱ ذهب الحنفية إلى أن من طلع عليه الفجر ولم يصل الوتر يجب عليه قضاؤه، سواء أتركه عمدا أم نسيانا وإن طالت المدة، ومتى قضاه يقضيه بالقنوت .فلو صلى الصبح وهو ذاكر أنه لم يصل الوتر فصلاة الصبح فاسدة عند أبى حنيفة لوجوب الترتيب بين الوتر والفريضة ولا يقضى الوتر عند المالكية إذا تذكره بعد أن صلى الصبح .فإن تذكره فيها ندب له إن كان منفردا أن يقطعها ليصلى الوتر ما لم يخف خروج الوقت، وإن تذكره فى أثناء ركعتى الفجر فقيل :يقطعها كالصبح، وقيل :يتمها ثم يوتر.

وذهب طاوس إلى أن الوتر يقضى ما لم تطلع الشمس.

وذهب الحنابلة إلى أنه يقضى الوتر إذا فات وقته، أى على سبيل الندب لقول النبى صلى الله عليه وسلم : من نام عن الوتر أو نسيه فليصله إذا أصبح أو ذكره قالوا :ويقضيه مع شفعه.

والصحيح عند الشافعية :أنه يستحب قضاء الوتر وهو المنصوص فى الجديد ويستحب القضاء أبدا لقول النبى صلى الله عليه وسلم :من نام عن صلاة أو نسيها فليصلها إذا ذكرها.

والقول الثانى :لا تقضى وهو نصه فى القديم(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۷،ص ۳۰۱،مادة "صلاة الوتر")

۲ عدد ركعات صلاة الوتر :أقل صلاة الوتر عند الشافعية والحنابلة ركعة واحدة .قالوا :ويجوز ذلك بلا كراهة لحديث :صلاة الليل مثنى مثنى، فإذا خفت الصبح فأوتر بواحدة والاقتصار عليها خلاف الأولى، لكن فى قول عند الشافعية :شرط الإيتار بركعة سبق نفل بعد العشاء من سنتها، أو غيرها ليوتر النفل .وفى قول عند الحنابلة -خلاف الصحيح من المذهب :-يكره الإيتار بركعة حتى فى حق المسافر، تسمى البتيراء ، ذكره صاحب الإنصاف (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۷، ص۲۹۳، مادة "صلاة الوتر")

۳ ومنها بيان مقداره فعندنا الوتر ثلاث ركعات بتسليمة واحدة فى الأوقات كلها (تحفة الفقهاء للسمرقندى، ج ۱، ص۲۰۲، باب صلاة الوتر)

وهى ثلاث (ف) ركعات كالمغرب لا يسلم بينهن (الاختيار لتعليل المختار، ج ۱، ص۵۵، باب صلاة الوتر)

www.idaraghufran.org

اور شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک وتر کی زیادہ سے زیادہ گیارہ اور ایک قول کے مطابق تیرہ رکعات ہیں۔

البتہ شافعیہ وحنابلہ کے نزدیک وتر کا ادنیٰ کمال تین رکعات ہیں، اور ایک رکعت پر اکتفاء کرنا خلافِ اولیٰ ہے، اور تین رکعات سے زیادہ اکمل درجہ پانچ رکعات اور پھر سات رکعات اور پھر نو رکعات اور پھر گیارہ رکعات پڑھنے کا ہے۔

(ملاحظہ ہو:الموسوعة الفقهية الكويتية،ج ۲۷،ص ۲۹۴،مادۃ ''صلاة الوتر'')

اور مالکیہ کے نزدیک وتر کی ایک رکعت اس طرح ہے کہ اس سے پہلے الگ سلام کے ساتھ کم از کم دو رکعات نفل پڑھے جائیں، خواہ وہ دو رکعات نمازِ عشاء کے بعد کی دو رکعت سنتوں کی شکل میں ہوں، یا کوئی اور ہوں، اور مالکیہ کے نزدیک وتر کی ایک رکعت اس طرح پڑھنا کہ اس سے پہلے کم از کم دو رکعت نفل الگ سلام کے ساتھ نہ پڑھے جائیں، بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(ملاحظہ ہو:الموسوعة الفقهية الكويتية،ج ۲۷،ص ۲۹۵،مادۃ ''صلاة الوتر'')

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تو وتر کی تین رکعات سے متعلق مشہور احادیث وروایات کو اختیار کرتے ہیں۔

جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے علاوہ دیگر جمہور فقہائے کرام کا فرمانا یہ ہے کہ تین رکعت کے علاوہ کئی معتبر ومستند احادیث میں ایک رکعت نمازِ وتر پڑھنے کا ذکر بھی آیا ہے۔ [1]

---

[1] عن الزهري، قال :أخبرني سالم بن عبد الله، أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، قال : إن رجلا قال :يا رسول الله، كيف صلاة الليل؟ قال :مثنى مثنى، فإذا خفت الصبح، فأوتر بواحدة(بخاری ، رقم الحديث ۱۱۳۷)

عن ابن شهاب، قال :أخبرني عطاء بن يزيد الليثي، أنه سمع أبا أيوب الأنصاري، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال :الوتر حق، فمن أحب أن يوتر بخمس فليوتر، ومن أحب أن يوتر بثلاث فليوتر، ومن أحب أن يوتر بواحدة فليوتر بها، ومن شق عليه ذلك فليومء إيماء (صحيح ابن حبان، رقم الحديث ۲۴۰۷، باب الوتر)

قال شعيب الارنؤط: إسناده قوي على شرط مسلم (حاشية ابن حبان)

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -قَالَ" :الْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ(سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۱۱۹۰)

قال شعيب الارنؤط: إسناده صحيح (حاشية سنن ابن ماجه)

عن شرحبيل بن سعد، قال :سمعت جابر بن عبد الله، قال :رأيت رسول الله صلى الله عليه

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ نمازِ وتر کے سنت ہونے، اس کے بلا عذر بیٹھ کر اور سفر میں سواری پر پڑھنے، اور اس کے ایک یا تین رکعات پڑھنے میں اختیار کے مسئلہ میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بجائے، دیگر جمہور فقہائے کرام کے مؤقف کو ترجیح دیتے ہیں۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وسلم أناخ راحلته، ثم نزل فصلى عشر ركعات ركعتين ركعتين ، ثم أوتر بواحدة، وصلى ركعتي الفجر، ثم صلى الصبح (صحيح ابن حبان، رقم الحديث ٢٦٢٩)

قال شعيب الانوؤط: رجاله ثقات رجال الشيخين غير شرحبيل بن سعد، وهو ضعيف يكتب حديثه كما سبق، يحيى بن حسان :هو ابن حيان التنيسي .وأخرجه ابن خزيمة فى "صحيحه(١٢٦١)" عن محمد بن مسكين، بهذا الإسناد (حاشية ابن حبان)

عن شرحبيل بن سعد قال :سمعت جابر بن عبد الله قال :رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم أناخ راحلته، ثم نزل، فصلى عشر ركعات، وأوتر بواحدة، صلى ركعتين ركعتين، ثم أوتر بواحدة، ثم صلى ركعتي الفجر، ثم صلى بنا الصبح (صحيح ابن خزيمة، رقم الحديث ١٠٧٥)

قال الأعظمي :إسناده صحيح. (تعليق ابن خزيمه)

پروپرائیٹر: پرویز اعوان

Awami Poultry

Hole sale center

عوامی پولٹری ہول سیل سینٹر

ہمارے ہاں مرغی کا مکمل سپئیر پارٹس دستیاب ہے، مثلاً گردن، پوٹا کلیجی، وینگ، لیگ پیس اور بون لیس وغیرہ دستیاب ہیں

تھوک و پرچون ہول سیل ڈیلر

نیز شادی بیاہ میں مال منڈی ریٹ پر دستیاب ہے

مین روڈ، رتہ امرال، راولپنڈی　0336-5478516　0321-5055398

مقالات ومضامین

مفتی محمد رضوان

افادات وملفوظات

قرآن اور اصلاحِ اخلاق

(29جمادی الاخریٰ1439ہجری، بروزاتوار)

بندہ محمد رضوان کوایک مرتبہ ایک جلسہ میں مدعو کیا گیا، اور وہاں بندہ کا مختصر بیان بھی رکھا گیا، جس میں وہاں کے منتظم صاحب کی طرف سے بندہ کو''اصلاحِ اخلاق'' کا موضوع دیا گیا، اس موضوع کا پہلے سے بندہ کوعلم نہیں تھا، اور بندہ کے بیان سے پہلے اچانک یہ اعلان کیا گیا کہ مفتی محمد رضوان صاحب''اصلاحِ اخلاق'' کے موضوع پر مختصر بیان فرمائیں گے۔

بندہ کواس موضوع پر فی البدیہہ جوسمجھ آیا، اس پر بندہ نے مختصر بیان کردیا۔

اس وقت بندہ کے بیان کامحور سورہ حجرات کی مندرجہ ذیل آیات تھیں:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ . يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ . يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ . يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (سورة الحجرات، رقم الآيات ١٠ الى ١٣)

بندہ نے مذکورہ آیات کا ترجمہ اور ساتھ ساتھ ضروری تفسیر وتشریح کی، جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مذکورہ

www.idaraghufran.org

آیات میں اللہ تعالیٰ نے تمام مومنوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے، اور آپس میں تمام مسلمانوں کو مصالحت اور تقوے کو اختیار کرنے کا حکم دے کر رحم کیے جانے کا ذکر فرمایا ہے، اور تمام مومنوں کے بھائی ہونے اور ان میں مصالحت کرانے کا یہ حکم تمام اسلامی فرقوں کو شامل ہے، جو احادیث میں بیان کردہ مسلمانوں کے ستّر سے زیادہ فرقوں کو حاوی اور محیط ہے۔

یہ مسلمانوں کے ساتھ حسنِ اخلاق کا اصولی اور بنیادی حکم ہے، جس میں تقوے کا بھی ذکر ہے، اور ساتھ ہی اس پر مرتب ہونے والے اجر یعنی اللہ کی طرف سے رحم کیے جانے کا بھی ذکر ہے۔

پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مذکور آیات میں چند بداخلاقیوں کا ذکر فرمایا ہے، جن میں ایک بداخلاقی ایک دوسرے کا تمسخر اور مذاق اڑانا ہے، اور دوسری بداخلاقی ایک دوسرے کی عیب جوئی و عیب گوئی ہے، اور تیسری بداخلاقی ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارنا ہے۔

اور اس طرح کی بداخلاقیوں کے مرتکب لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توبہ نہ کرنے کی صورت میں ظالم قرار دیا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ یہ کبیرہ گناہ ہیں، جن سے توبہ ضروری ہے۔

پھر مومنوں کو بدگمانی سے منع کیا گیا ہے، اور بدگمانی کو گناہ قرار دیا گیا ہے، اور پھر تجسس کرنے سے منع کیا گیا ہے، اور پھر اسی کے ساتھ غیبت سے ایک خاص انداز میں منع کیا گیا ہے۔

اور آخر میں مساواتِ انسانی کا ذکر کر کے اور مسلم و غیر مسلم ہر انسان کی حضرت آدم و حواء علیہم السلام سے پیدائش کا ذکر کر کے اصلی کرامت و شرافت، جو اللہ کے نزدیک معتبر ہے، اس کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ تقوے کا ہونا ہے، جس میں جس قدر تقویٰ ہوگا، وہ اسی قدر اللہ کے نزدیک مکرم و مشرف ہوگا، غیر مومن کے مقابلہ میں مومن، اور مومن کے مقابلہ میں نیک اور متقی، جس میں درجہ بدرجہ صدیق، شہید، نبی اور نبیوں میں سب سے زیادہ متقی خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اس لیے وہ عنداللہ، سب سے زیادہ مکرم و معزز ہیں۔

بندہ نے ساتھ ہی قرآن وسنت کی روشنی میں تقوے کی بھی مختصر تفسیر و تشریح کی۔

پھر بندہ نے موجودہ زمانے میں مذکورہ بداخلاقیوں کے چند نمونے اور مناظر ذکر کر کے تقوے پر بات کو مکمل کیا، اور تقوے کی بھی مختصر تشریح کر کے، یہ خلاصہ نکالا کہ ان آیات کا مختصر لب لباب ایک اور نیک ہونا ہے، آخر میں اس کے متعلق حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کے ایک ملفوظ کا ذکر

کیا، جس میں مسلمانوں کی تمام پریشانیوں کا حل اور تمام احکامِ شرعیہ کا خلاصہ

''مسلمانوں کے ایک رہنے اور نیک رہنے''

میں بیان کیا گیا ہے۔ [1]

اپنے بیان میں بندہ نے مختصراً مسلمانوں بلکہ علماء میں جاری اجتہادی وفقہی مسائل میں تشدد وتعصب کا بھی ذکر کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اخوتِ ایمانی کی بنیاد پر تمام اہلِ اسلام کو بشمول ناجی وناری یعنی اہلُ السنۃ وغیر اہلُ السنۃ والجماعۃ فرقوں کے بھائی قرار دیا ہے، تو اجتہادی وفقہی مسائل کا اختلاف تو اہلُ السنۃ والجماعۃ اور ناجی فرقہ سے بھی خارج نہیں کرتا، پھر ان کے مابین اخوتِ ایمانی واسلامی کیسے جاری نہیں ہوگی، اور اس سلسلہ میں ایک دوسرے کے خلاف مذکورہ بداخلاقیوں کا ارتکاب کیونکر جائز ہوگا۔

پس اجتہادی وفقہی مسائل میں تشدد کرنا اور اس طرح کے اختلافات کی بنیاد پر ایک دوسرے کے ساتھ مذکورہ بداخلاقیوں کا ارتکاب کرنا اخوتِ ایمانی کے مقصود کے خلاف ہے۔

بندہ نے اپنے بیان میں اس کا بھی ذکر کیا کہ آج کل اسلامی یا غیر سودی بینکاری اور ڈیجیٹل یا اس طرح کی دوسری تصاویر کی حلت وحرمت جیسے اجتہادی وفقہی مسائل میں ذکر کردہ متعدد بداخلاقیوں کا ارتکاب ہو رہا ہے، جو کہ درست طریقہ نہیں، اور اس کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

بندہ کے اس خطاب کو متعدد حضرات نے پسند کیا، لیکن بعد میں ایک عالم صاحب نے بندہ کے بیان کے متعلق کہا کہ یہ بیان اس اجتماع کے مقصد کے مطابق نہ تھا۔

حالانکہ یہ صاحب اس بیان میں موجود بھی نہ تھے، شاید کسی سے کوئی بات خلافِ طبع سن لی ہوگی۔

---

[1] چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں ایک مرتبہ ریل میں سفر کر رہا تھا، اسی ڈبہ میں چند دیہاتی مسلمان بیٹھے ہوئے تحریکاتِ حاضرہ کے متعلق آپس میں گفتگو کر رہے تھے اور اپنی اپنی کہہ رہے تھے، میں بھی سن رہا تھا، ایک ان میں سے خاموش بیٹھا سن رہا تھا، جب سب اپنی اپنی کہہ چکے تو وہ شخص بولا، اپنی اپنی تو تم کہہ چکے، اب میری بھی سن لو، کیوں اتنے بکھیڑے کیے۔ اگر مسلمان دو باتوں کی پابندی کر لیں، ساری دنیا ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، ایک بولا کہ بتلاؤ وہ کیا بات ہے؟ کہتا ہے کہ ''ایک رہو اور نیک رہو'' دیکھیں پھر کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے۔

کیسی عجیب بات کہہ گیا، آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے، دو جملوں میں تمام احکامِ شرعیہ کا خلاصہ بیان کر گیا (ملفوظات الافاضات الیومیۃ من الافادات القومیۃ جلد نمبر۵ ص۳۶۲ ملفوظ نمبر۴۱۵)

www.idaraghufran.org

ان عالم صاحب کی گفتگو سن کر بندہ کو حیرت ہوئی کہ اگر قرآن وسنت میں بیان کیے گئے موضوع اور خود حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ کے ملفوظ کی تشریح بھی اس اجتماع اور اس کے مقصود کے خلاف ہو، جبکہ بندہ کو داعی کی طرف سے ہی یہ موضوع مقرر کر کے دیا گیا ہو، تو پھر کونسا موضوع اس اجتماع کے موافق کہلائے جانے کا مستحق ہے، کیا وہ بیان، جس میں نہ قرآن مجید کی آیات اور ان کی معتبر تفسیر کا ذکر ہو، اور نہ ہی مستند احادیث اور ان کی معتبر تشریح کا ذکر ہو، بلکہ اِدھر اُدھر بزرگوں کی چند باتیں ہوں، اور ان ہی پر دین کے اصول وقواعد کو قائم کیا جائے، اس کو اجتماع کا مقصود قرار دیا جائے، یہ کہاں کا انصاف ہے۔

اسی لیے بندہ آج کل کے اجتماعات اور جلسوں میں شرکت کو عموماً پسند نہیں کرتا، سوائے اس کے کہ بہت مجبوری ہو جائے، اور ان جیسی وجوہات کی بناء پر ہی حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے آج کل کے جلسوں کو ''جھلسا'' قرار دیا ہے۔ [1]

یعنی جن جلسوں میں قرآن وسنت اور اصلاح پر مشتمل موضوعات کو پسند نہ کیا جائے، اور اِدھر اُدھر کی باتوں کو زیادہ اہمیت دی جائے، جن سے مقصود فخر وتفاخر اور شہرت وغیرہ ہو، وہ جھلسے ہوئے جلسے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ آمین۔

---

[1] چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ ایک ملفوظ میں فرماتے ہیں کہ:
میں تو آج کل کے جلسوں کو جھلسا کہا کرتا ہوں، اکثر میں تفاخر وشہرت ہی مقصود ہے (ملفوظاتِ حکیم الامت، ج۱۹، ص۳۹۲، مطبوعہ: ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، ملتان، تاریخِ اشاعت: 1425ہجری)

پروپرائیٹر: وسیم ریاض

ریاض سٹیل فرنیچر اینڈ الماری سنٹر

ہمارے ہاں الماری، کیبنٹ، سیف، آفس فرنیچر وغیرہ دستیاب ہیں

Tel: 051-5500104
Ph: 051-5962645
Mob: 0333-5585721

دوکان نمبر: M-76,77
وارث خان بس سٹاپ، راولپنڈی

بسلسلہ : تاریخی معلومات　مولانا طارق محمود

ماہِ شعبان: نویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات

☐...... ماہِ شعبان ۸۰۱ھ میں قنبر بن محمد بن عبداللہ عجمی کی وفات ہوئی۔

(بغیة الوعاة فی طبقات اللغویین والنحاة للسیوطی، ج ۲ ص ۲۶۵)

☐...... ماہِ شعبان ۸۰۲ھ میں حضرت شمس الدین محمد بن محمد بن علی بن عبدالرزاق غماری مصری مالکی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (ذیل التقیید فی رواة السنن والأسانید للفاسی، ج ۱ ص ۲۳۸)

☐...... ماہِ شعبان ۸۰۲ھ میں امیر آقبغا بن عبداللہ الطّولوتمتری ظاہری کی وفات ہوئی۔

(المنہل الصافی والمستوفی بعد الوافی لیوسف بن تغری، ج ۲ ص ۴۸۳)

☐...... ماہِ شعبان ۸۰۳ھ میں قاضی الحنابلہ حضرت ابراہیم بن محمد بن مفلح صالحی حنبلی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔

(ذیل التقیید فی رواة السنن والأسانید للفاسی، ج ۱ ص ۴۵۳،المنہل الصافی والمستوفی بعد الوافی لیوسف بن تغری، ج ۱ ص ۱۶۵)

☐...... ماہِ شعبان ۸۰۳ھ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عمر بن مجلی صالحی وراق رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (ذیل التقیید فی رواة السنن والأسانید للفاسی، ج ۲ ص ۹۰)

☐...... ماہِ شعبان ۸۰۴ھ میں حضرت شیخ شمس الدین اونوی گجراتی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔

(نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر لعبدالحیی الحسنی، ج۳ص ۲۵۴)

☐...... ماہِ شعبان ۸۰۶ھ میں حضرت ابوالفضل زین الدین عبدالرحیم بن حسین بن عبدالرحمٰن بن ابراہیم عراق رحمہ اللہ کی وفات ہوئی۔

(طبقات الحفاظ للسیوطی،ص ۵۴۳ ،طبقات الشافعیة لابن قاضی الشبهة ، ج۴ص ۳۳ ،ذیل التقیید فی رواة السنن والأسانید للفاسی، ج ۲ ص ۱۰۸)

☐...... ماہِ شعبان ۸۰۸ھ میں حضرت ابوالحامد عبدالواحد بن ابراہیم بن احمد بن ابی بکر بن عبدالوہاب فوی مکی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (بغیة الوعاة فی طبقات اللغویین والنحاة للسیوطی، ج ۲ ص ۱۱۸)

☐...... ماہِ شعبان ۸۱۵ھ میں حضرت شرف الدین مسعود بن عمر بن محمود بن انمار انطا کی نحوی

کی وفات ہوئی(بغیة الوعاة فی طبقات اللغویین والنحاة للسیوطی، ج۲ص۲۸۶)

☐...... ماہِ شعبان ۸۱۶ھ میں حضرت عثمان بن ابراہیم بن احمد برماوی مصری رحمہ اللہ کی وفات ہوئی(طبقات الشافعیة لابن قاضی الشبھة ، ج۴ص۳۵)

☐...... ماہِ شعبان ۸۱۶ھ میں حضرت شمس الدین محمد بن احمد بن خلیل غراقی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(طبقات الشافعیة لابن قاضی الشبھة ، ج۴ص۵۱)

☐...... ماہِ شعبان ۸۱۸ھ میں حضرت ام فاطمہ بنتِ محمد بن عبدالھادی بن عبدالحمید بن عبدالھادی مقدسیہ صالحیہ رحمہا اللہ انتقال ہوا(ذیل التقیید فی رواة السنن والأسانید للفاسی، ج۲ص۳۹۱)

☐...... ماہِ شعبان ۸۱۸ھ میں حضرت قاضی محی الدین احمد بن حسین بن ابراہیم مدنی دمشق رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(المنھل الصافی والمستوفی بعد الوافی لیوسف بن تغری، ج۱ص۲۸۹)

☐...... ماہِ شعبان ۸۱۸ھ میں امیر اینال بن عبداللہ صصلانی ظاہری کی وفات ہوئی۔

(المنھل الصافی والمستوفی بعد الوافی لیوسف بن تغری، ج۳ص۱۹۶)

☐...... ماہِ شعبان ۸۲۲ھ میں حضرت شیخ شمس الدین محمد بن عبدالماجد عجیمی نحوی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا(بغیة الوعاة فی طبقات اللغویین والنحاة للسیوطی، ج۱ص۱۶۲)

☐...... ماہِ شعبان ۸۲۶ھ میں حضرت قاضی القضاة ابوزرعہ احمد بن عبدالرحیم بن حسین بن عبدالرحمٰن عراقی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا۔

(طبقات الشافعیة لابن قاضی الشبھة ، ج۴ص۸۲ ،ذیل التقیید فی رواة السنن والأسانید للفاسی، ج۱ص۳۳۶،طبقات الحفاظ للسیوطی،ص۵۴۸)

☐...... ماہِ شعبان ۸۲۶ھ میں امیر تنبک بن عبداللہ علائی کا انتقال ہوا۔

(المنھل الصافی والمستوفی بعد الوافی لیوسف بن تغری، ج۴ص۱۶)

☐...... ماہِ شعبان ۸۳۹ھ میں امیر احمد بن قان معین الدین شاہ رخ بن تیمور لنک کی وفات ہوئی(المنھل الصافی والمستوفی بعد الوافی لیوسف بن تغری، ج۱ص۳۱۲)

☐...... ماہِ شعبان ۸۴۰ھ میں حضرت شیخ محمد بن ظہیر الدین عباسی کروی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا۔

(نزھة الخواطر وبھجة المسامع والنواظر لعبدالحیی الحسنی، ج۳ص۲۷۲)

☐...... ماہِ شعبان ۸۴۰ھ میں حضرت شمس الدین محمد مغربی اندلسی نحوی رحمہا اللہ کی وفات ہوئی۔

(بغیة الوعاة فی طبقات اللغویین والنحاة للسیوطی، ج۱ص۲۹۰)

علم کے مینار   امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ(قسط:32)   مفتی غلام بلال

مسلمانوں کے علمی کارناموں وکاوشوں پر مشتمل سلسلہ

امام ابوحنیفہ کے تلامذہ اوران کے مختصر حالات(حصہ چہارم)

(2)......امام محمد

آپ کانام"محمد بن حسین شیبانی "ہے،کنیت"ابوعبداللہ"تھی،قبیلہ"بنی شیبان"سے تعلق تھا،اس لیے"شیبانی"بھی کہلائے۔

آبائی علاقہ دمشق تھا،یہاں سے آپ کے والدعراق کےایک شہر"واسط"کی طرف منتقل ہوئے،جہاں 131ہجری میں آپ کی پیدائش ہوئی،آپ کی نشو ونما کوفہ میں ہوئی،جوکہ اس زمانہ کاعلمی گڑھ تھا۔آپ اپنے وقت کے مشہورامام،عالم،محدث،فقیہ اور مجتہد تھے،"فقیہ العراق "کے لقب سے بھی جانے جاتے تھے،آپ کوفقہ میں اوراصولِ فقہ میں خاص مہارت حاصل تھی۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے بعد،امام ابوحنیفہ کے دوسرے بڑے شاگرد تھے،امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی طرح اجتہاد کی قابلیت اورصلاحیتیں بھی موجود تھی،اس لیے مجتہد بھی کہلائے۔

آپ کے بارے میں منقول ہے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی طرح،آپ کا شمار بھی اجتہاداورقیاس کے ماہرین میں ہوتا ہے۔

آپ فقہ کے ساتھ ساتھ فقہ الحدیث کے بھی جامع تھے،یعنی اگرایک طرف آپ عراقی فقہ کے راوی اور ترجمان تھے،تو دوسری طرف موطاامام مالک کے راوی بھی تھے۔

تدوین فقہ کی طرف آپ کی خاص توجہ تھی،سچ تو یہ ہے کہ فقہ کومتاخرین تک پہنچانے کا سہراآپ ہی کے سر ہے،اس پر مزید یہ کہ آپ صرف فقہ حنفی کے ناقل وترجمان نہ تھے،بلکہ امام مولک رحمہ اللہ سے موطا کوروایت کرکے بھی،فقہ عراق اورفقہ حجاز دونوں کے ناقل اورجامع تھے،موطاامام مالک کے راویوں میں آپ کی روایت،عمدہ روایات میں سے تسلیم کی گئی ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ کوفقہاء میں جو بلند مقام حاصل ہوا،اس کی وجوہات درجِ ذیل تھیں:

(1)......آپ صاحب اجتہاد تھے۔

(2)......آپ اہلِ عراق اور اہلِ حجاز دونوں کے فقہ کے جامع تھے، چنانچہ موطا امام مالک جس کو آپ نے اپنی سند سے روایت کرتے ہیں، اور پھر جو قول امام مالک کا فقہ حنفی کے خلاف ہو، اس کا جواب دیتے یا پھر کبھی ترجیح دیتے ہیں۔

(3)......فقہ کے جامع راوی تھے، اور اسے بعد کے اصحاب تک پہنچانے والے تھے۔

آپ نے فقہ کے علم کا آغاز امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے کیا، اور اس کی تکمیل امام ابویوسف رحمہ اللہ سے کی، گویا آپ کو امام ابویوسف کی مصاحبت حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ، ان کے شاگرد ہونے کی نسبت بھی حاصل ہے، اس طرح امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمہما اللہ آپ کے شیوخ بھی شمار ہوتے ہیں، فقہاء آپ کا قول ان دونوں حضرات سے نقل فرماتے وقت ''شیخین'' کا لفظ استعمال فرماتے ہیں، اس سے مراد امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمہ اللہ ہی ہوتے ہیں۔

آپ فقیہ ہونے کے ساتھ محدثِ وقت بھی تھے، جس کے لیے آپ امام ابوحنیفہ، مسعر بن کدام، مالک بن مغول، امام اوزاعی، امام مالک بن انس اور دیگر اصحاب سے روایت کرتے ہیں۔

اور آپ سے روایت کرنے والوں میں امام شافعی، ابوعبید، ہشام بن عبیداللہ، بخاری کے مشہور فقیہ ''احمد بن حفص''، علی بن مسلم طوسی اور دیگر اصحابِ علم وامام حضرات ہیں۔

تاہم اس سلسلہ میں امام شافعی کی مرویات سب سے زیادہ ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے اسفار میں یہ بات مذکور ہے کہ آپ نے یمن سے واپس آتے ہوئے، سفیان بن عیینہ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے، بغداد جاکر امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ کی شاگردی اختیار کی، اور آپ کے حلقہ درس میں شامل ہوکر فقہ کی تکمیل کی، اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''میں نے امام محمد بن حسن سے ایک اونٹ کے بار برابر احادیث سنی ہیں''۔ [1]

قاضی القضاۃ امام ابویوسف رحمہ اللہ کی وفات کے بعد، خلیفۂ وقت ہارون رشید کی طرف سے آپ کو قاضی مقرر کیا گیا، ہارون رشید آپ کے تبحرِ علمی سے بے حد متاثر تھا، اور آپ کی ذہانت کی داد

[1] وكان الشافعي يقول: سمعت من محمد بن الحسن رحمه الله وقر بعير (جامع بيان العلم وفضله، لابى أبو عمر يوسف بن عبد الله النمرى القرطبى، ج ١، ص ٤١٣، تحت رقم الترجمة: ٦٠٥)

www.idaraghufran.org

بطورِ مثال دیا کرتا تھا۔ [1]

آپ کی وفات 189 ہجری میں ہارون رشید کے ساتھ خراسان کی طرف ایک سفر میں ''رَے'' مقام پر ہوئی، اور یہیں آپ کی تدفین کردی گئی۔ امام محمد رحمہ اللہ کی تصانیف فقہ حنفی میں اولین مرجع سمجھی جاتی ہیں، اوران کی تعداد بہت زیادہ ہے، جن میں سے چند ایک مشہور اور متداول کتب درج ذیل ہیں:

(1)......المبسوط (یہ کتاب فقہ کی فروعات اور جزئیات پر مشتمل ہے)

(2)......الجامع الکبیر　(3)......الجامع الصغیر　(4)......الزیادات

فقہ حنفی میں مذکورہ بالا کتب کو ''ظاھر الروایۃ'' کا نام دیا جاتا ہے، اس کے علاوہ اور بھی متعدد کتب تالیف فرمائی ہیں۔ [2]

(1)......کتاب الآثار　(2)......السیر الکبیر

(3)......السیر الصغیر　(4)......موطا امام مالک

(5)......الامالی　(6)......الاصل

(7)......الحجۃ علی اھل المدینۃ　(8)......المخارج فی الحیل [3]

(جاری ہے)

---

[1] هو محمد بن الحسن بن فرقد .نسبته إلى بنى شيبان بالولاء .أصـله من (خرستا) من قرى دمشق، منها قدم أبوه العراق، فولد له محمد بواسط، ونشأ بالكوفة .إمام فى الفقه والأصول، ثانى أصحاب أبى حنيفة بعد أبى يوسف .من المجتهدين المنتسبين .هو الذى نشر علم أبى حنيفة بتصانيفه الكثيرة .ولى القضاء للرشيد بـالـرقة، ثـم عـزلـه واستـصـحبـه الـرشيـد فى مخرجه إلى خراسان، فمات محمد بالرى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ١، ص ٣٧٠، تحت الرجمة: محمد بن الحسن، 189---131هـ)

الشيبانى: (189 - 131)هـ= 748 – 804م)مـحمد بن الحسن بن فرقد، من موالى بنى شيبان، أبو عبد الله: إمـام بـالفقه والأصول، وهو الذى نشر علم أبى حنيفة .أصـله من قرية حرستة، فى غوطة دمشق، وولد بواسط .ونشـأ بـالـكـوفة، فسمع من أبى حنيفة وغلب عليه مذهبه وعرف به وانتقل إلى بغداد، فولاه الرشيد الـقضاء بالرقة ثم عزله .ولـما خرج الرشيد إلى خراسان صحبه، فمات فى الرى .قال الشافعى: (لو أشاء أن أقـول نـزل الـقـرآن بـلـغة مـحـمد ابن الحسن، لقلت، لفصاحته) ونعته الخطيب البغدادى بإمام أهل الرأى (الاعلام للزركلى، ج٦، ص ٨٠)

[2] مـن تصانيفه: (الجامع الكبير)و (الجامع الصغير) و (المبسوط) و (الزيادات)،وهذه كلها التى تـسمى عـنـد الـحـنـفية كتـب ظـاهر الرواية، وله (كتاب الآثار) و ((الأصل) (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ١، ص ٣٧٠، تحت الرجمة: محمد بن الحسن، 189---131هـ)

[3] له كتب كثيرة فى الفقه والأصول، منها (المبسوط) فى فروع الفقه، و (الزيادات) و (الجامع الكبير) و (الـجـامـع الـصغير) و (الآثار) و (السير) و (الموطا) و (الأمالى) جزء منه، و (المخارج فى الحيل) فقه، و (الأصل) الأول منه، و (الحجة على أهل المدينة) الأول منه (الاعلام للزركلى، ج٦، ص ٨٠)

تذکرۂ اولیاء حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (قسط25) مفتی محمد ناصر

اولیاءِ کرام اور سلف صالحین کے نصیحت آموز واقعات وحالات اور ہدایات وتعلیمات کا سلسلہ ۳صفحات

حکمرانوں اور مذہبی پیشواؤں کو سیدھے راستہ پر چلنے کی تاکید

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حکمرانوں اور مذہبی پیشواؤں کو سیدھے راستہ پر چلنے کی اہمیت پر اس طرح روشنی ڈالی کہ جب تک حکمران اور مذہبی پیشواء سیدھے راستہ پر چلیں گے، اس وقت تک اُن کی رعایا اور اُن کے پیروکار بھی سیدھے راستہ پر چلیں گے۔

چنانچہ حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

إن الناس لم يزالوا مستقيمين ما استقامت لهم أيمتهم وهداتهم

(الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، ذكر استخلاف عمر رضى الله عنه، ج۳، ص ۲۹۲)

ترجمہ: لوگ اس وقت تک درست (اور سیدھے راستہ پر) رہیں گے، جب تک اُن کے حکمران اور پیشوا درست (اور سیدھے راستہ پر) رہیں گے (طبقات ابنِ سعد)

اور حضرت حسن سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

الرعية مؤدية إلى الإمام ما أدى الإمام إلى الله، فإذا رتع الإمام رتعوا

(الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، ذكر استخلاف عمر رضى الله عنه، ج۳، ص ۲۹۲)

ترجمہ: رعایا اس وقت تک امام (وحکمران) کے حقوق ادا کرتی رہتی ہے، جب تک امام (وحکمران) اللہ کے حقوق ادا کرتا رہتا ہے، پھر جب امام عیش میں لگ جاتا ہے، تو رعایا بھی عیش میں لگ جاتی ہے (طبقات ابنِ سعد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مذکورہ ارشادات سے معلوم ہوا کہ ائمہ وحکمرانوں کے سیدھے راستہ پر چلنے پر ان کی رعایا اور پیروکاروں کی ہدایت موقوف ہے، لہٰذا حکمرانوں اور ائمہ ومذہبی پیشواؤں کے لئے امانت، دیانت کا راستہ اختیار کرنا بہت ضروری ہے۔

نیز عوام اپنے حکمرانوں اور ائمہ کے حقوق اسی وقت ادا کریں گے، جب حکمران اور ائمہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کریں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آرام وآسائش سے بچنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلیفۂ وقت ہونے کی بناء پر عیش وعشرت اختیار کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود دنیا کی لذتوں سے کنارہ کشی اختیار کر رکھی تھی۔

چنانچہ حمید بن ہلال سے روایت ہے کہ:

أَنَّ حَـفْصَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ كَانَ يَحْضُرُ طَعَامَ عُمَرَ فَكَانَ لَا يَأْكُلُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَـا يَمْنَعُكَ مِنْ طَعَامِنَا؟ ، قَالَ: إِنَّ طَعَامَكَ جَشِبٌ غَلِيظٌ، وَإِنِّي رَاجِـعٌ إِلَى طَعَامٍ لَيِّنٍ قَدْ صُنِعَ لِي فَأُصِيبُ مِنْهُ، قَالَ: أَتُرَانِي أَعْجِزُ أَنْ آمُرَ بِشَـاةٍ فَيُـلْقَى عَـنْهَـا شَعْرُهَا، وَآمُرَ بِدَقِيقٍ فَيُنْخَلَ فِي خِرْقَةٍ، ثُمَّ آمُرَ بِهِ فَيُـخْبَـزَ خُبْـزًا رِقَـاقًا، وَآمُرَ بِصَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ فَيُقْذَفَ فِي سُعْنٍ ثُمَّ يُصَبَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَيُصْبِحَ كَأَنَّهُ دَمُ غَزَالٍ؟، فَقَالَ: إِنِّي لَأَرَاكَ عَالِمًا بِطِيبِ الْـعَيْـشِ، فَقَالَ: أَجَـلْ وَالَّـذِي نَـفْسِي بِيَـدِهِ، لَـوْلَا أَنْ تَنْتَقِصَ حَسَنَاتِي لَشَـارَكْتُكُمْ فِي لِينِ عَيْشِكُمْ (الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، ذكر استخلاف عمر رضى الله عنه، ج٣، ص ٢٧٩، وص ٢٨٠)

ترجمہ: حفص بن ابوعاص، عمر رضی اللہ عنہ کے کھانے میں موجود ہوتے تھے، مگر کھاتے نہ تھے، عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ کس وجہ سے نہیں کھا رہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ کا کھانا بدمزہ ہے، اور میرے لئے عمدہ کھانا تیار ہے، میں وہ کھاؤں گا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا آپ مجھے اچھے کھانوں سے عاجز (وبے اختیار) سمجھتے ہو حالانکہ اگر میں بکری (تیار کرنے) کا حکم کروں، تو اُس کے بال (وکھال) دُور کردیئے جائیں گے، یا آٹا تیار کرنے کا حکم کروں تو اسے چھان کر باریک روٹی پکا دی جائے گی، اور اگر میں ایک صاع (عربی پیمانہ) کشمش کا حکم دوں، تو وہ ڈول میں پانی میں بھگو کر صبح تک اس طرح تیار کر دی جائے کہ وہ ہرن کے خون جیسی نظر

آنے لگے، حفص بن ابوعاص نے کہا میں سمجھ گیا کہ آپ آرام کی زندگی بسر کرنا جانتے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر مجھے اپنی حسنات (اور اچھائیاں) ٹوٹ جانے کا خوف نہ ہوتا، تو میں تمہاری راحت کی زندگی میں ضرور شرکت کرتا (ابنِ سعد)

عمر رضی اللہ عنہ کی اپنے کلام سے متعلق ایک وصیت

زہری سے روایت ہے کہ:

قال عمر بن الخطاب في العام الذى طعن فيه: أيها الناس إني أكلمكم بالكلام فمن حفظه فليحدث به حيث انتهت به راحلته، ومن لم يحفظه فأحرج بالله على امرء أن يقول علي ما لم أقل (الطبقات الكبرىٰ لابن سعد، ذكر استخلاف عمر رضى الله عنه، ج٣، ص٢٨٦)

ترجمہ: جس سال عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خنجر مار کر شہید کیا گیا، اسی سال عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اے لوگو! میں تم سے جو کلام (وگفتگو) کرتا ہوں، تو جو شخص میرا کلام (وگفتگو) یاد رکھے، وہ اُسے اُن لوگوں تک پہنچائے، جہاں تک اس کی سواری پہنچ سکے، اور جو شخص میرا کلام (وگفتگو) یاد نہ رکھ سکے، تو میں اللہ کے لئے اسے پابند کرتا ہوں کہ جو بات میں نے نہیں کہی، اسے میری طرف منسوب نہ کرے (طبقات ابنِ سعد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کے سال مذکورہ دو اہم باتوں کی وصیت فرمائی، ایک تو یہ کہ اُن کی جو بات کسی کو صحیح یاد ہو، اُسے جہاں تک ہوسکے دوسرے لوگوں تک پہنچائے، دوسری یہ وصیت فرمائی کہ کوئی شخص اُن کی طرف کسی ایسی بات کو منسوب نہ کرے، جو انہوں نے نہ کہی ہو۔

آج کے دور میں بھی بہت سے لوگ اپنی بات کو درست یا اپنی بات میں اہمیت پیدا کرنے کے لئے کسی صحابی کی طرف منسوب کردیتے ہیں، یا سُنائی سنائی بات بلاتحقیق نقل کردیتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مذکورہ ارشاد سے اس طرزِ عمل کا غلط ہونا معلوم ہوا۔

پیارے بچو! مولانا محمد ریحان

اچھا دوست

پیارے بچو! اسامہ اور عثمان دو دوست تھے، ان کی دوستی بہت گہری تھی۔ وہ دونوں ایک ہی اسکول میں پڑھتے تھے اور ایک ہی محلے میں رہتے تھے۔ وہ دونوں تیراکی سیکھنے جاتے تھے۔ ایک دن وہ اسکول سے تیراکی سیکھ کر لوٹ رہے تھے۔ اس وقت وہ دونوں تھکے ہوئے تھے۔ پھر ایک آوارہ کتا ان کا پیچھا کرنے لگا۔ اسامہ نے ہنستے ہوئے اپنے دوست سے پوچھا ''کیا یہ آپ کا دوست ہے؟''.... عثمان نے اسے جواب دیا ''جی ہاں بالکل آپ کی طرح''.... اور دونوں نے زور زور سے ہنسنا شروع کر دیا۔ چلتے چلتے عثمان کچھ دیر کے لیے ٹھہر گیا اور کہا ''انا للہ! میری ہینڈ واچ (Hand watch) کہاں گئی؟''....

اور اپنی جیبیں چھاننے لگا لیکن اسے اپنی گھڑی نہ ملی۔ اسامہ نے کہا: ''شاید آپ نے کپڑے بدلتے ہوئے اپنی گھڑی نہ اتار دی ہو؟''....

عثمان نے اسے جواب دیا: ''مجھے ایسا یاد نہیں پڑتا کہ میں نے ایسا کیا ہو، لیکن کبھی کبھار میں گھڑی اپنے بستے میں رکھ لیتا ہوں'' یہ کہہ کر اس نے راستے میں اپنا بیگ پلٹ دیا۔ گلی کا کتا جو اِن کے پیچھے آرہا تھا، بستے کے قریب آیا، اور زمین پر گری بستے کی چیزوں کو سونگھنے لگا۔ لیکن بستے میں بھی ہینڈ واچ نہ تھی۔ عثمان نے کہا: ''چلو آپ کے بستے میں دیکھ لیتے ہیں، ہوسکتا ہے آپ کے بستے میں نہ چلی گئی ہو۔'' یہ سن کر تیزی سے اسامہ نے بھی اپنا بستہ پلٹ دیا۔ لیکن اس کے بستہ میں بھی گھڑی نہ تھی۔ دونوں آپس میں سوال جواب کرنے لگے ''اب کیا کریں گے؟'' اسامہ خاموش رہا، وہ بہت زیادہ تھکا ہوا تھا اور بھوک بھی شدت سے لگ رہی تھی، اور وہ گھر جانا چاہ رہا تھا تاکہ گھر جا کر کچھ کھائے اور سو جائے۔ عثمان نے کہا: ''چلو اسکول چلتے ہیں اور وہاں جا کر ڈھونڈتے ہیں'' اسامہ نے کہا: ''لیکن ہم تو کافی آگے آچکے ہیں اور گھر پہنچنے ہی والے ہیں، گھر جا کر اپنی امی سے کہنا وہ اسکول کی انتظامیہ سے رابطہ کریں اور اس طرح آپ کی گھڑی محفوظ رہے گی۔''

لیکن عثمان نے پریشانی سے ہڑبڑاتے ہوئے کہا:’’مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ گھڑی کے بغیر میں گھر گیا تو میری امی کو بہت سخت غصہ آجائے گا،اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے میری امی نے پچھلے مہینے ہی وہ گھڑی مجھے دی تھی۔‘‘اسامہ نے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا:’’خوب، میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا،اس طرح آپ کی امی کو غصہ نہیں آئے گا۔‘‘عثمان نے کہا:’’شکریہ آپ کا۔

جب وہ دونوں گھر پہنچے تو عثمان کی امی کچن میں تھیں،امی نے دونوں کو دیکھ کر سلام کیا اور کہا’’خوش آمدید!‘‘

اسامہ نے کہا’’وعلیکم السلام‘‘ عثمان نے بھی اپنی امی کو سلام کیا اور اپنے دوست کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی امی سے کہا’’مم۔مم۔۔میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اسکول میں میری گھڑی گم ہوگئی ہے‘‘ امی نے مسکراتے ہوئے کہا:’’نہیں آپ کی گھڑی گم نہیں ہوئی، یہ کیسے ممکن ہے آپ نے اب تک اپنی گھڑی پہنی تک نہیں۔‘‘ یہ سن کر عثمان نے سکون کا سانس لیا اور اپنی گھڑی لینے کے لیے اپنے کمرے کی طرف دوڑ لگادی۔گھڑی لے کر آیا اور اپنی امی سے کہا:’’کیا اسامہ ہمارے ساتھ کچھ کھانے پینے کے لیے ٹھہر سکتا ہے؟‘‘عثمان کی امی نے کہا:’’کیوں نہیں، میں نے پیزا اور آئسکریم بنائی ہے۔‘‘ تھوڑی ہی دیر بعد امی نے پیزا اور کولڈ ڈرنکس لا کر ان دونوں کے سامنے رکھ دیں، کھا پی کر اپنی طاقت بحال کرنے کے بعد دونوں نے کچھ دیر آرام کیا۔شام کے وقت اسامہ نے انہیں الوداع کہا اور گھر آ گیا۔لیکن گھر جانے سے پہلے عثمان نے اس سے کہا:

’’میں بڑا ہی خوش نصیب ہوں کیونکہ تم میرے دوست ہو؛ آپ بڑے ہی مخلص اور پیارے دوست ہو، آپ دوسروں کی مدد کرنے والے اور دوسروں کو ہمت حوصلہ دلانے والے ہو۔کسی نے بالکل صحیح کہا ہے:

’’دوست تو وہی ہوتا ہے جو مشکل وقت میں بھی دوست رہے۔‘‘

پیارے بچو! دوستی کا مطلب یہ ہے کہ ہم دوستوں کی ضروریات کے بارے میں سوچیں اور ہم ان کی مشکلات کو سمجھیں اور ان کی مدد کریں۔کبھی کبھار دوست کی مدد اس طرح بھی ممکن ہوتی ہے کہ ہم اس کے ساتھ رہ کر اس کی کسی مشکل میں مدد کردیں۔

بزمِ خواتین (عورت کا تقدس اور حقوق نسواں کا فریب: قسط14) مفتی طلحہ مدثر

اسلام میں خواتین کے اختیارات

معزز خواتین! پیچھے ہم نے تفصیل کے ساتھ اس پر کلام اور بحث کی ہے کہ اسلام کے علاوہ دوسرے ادیان اور معاشروں میں خواتین کو کیا اختیارات تھے اور وہ بحیثیت انسان کن چیزوں کا حق رکھتی تھیں، اور ان کے لیے دوسرے معاشروں میں کیا کیا رکاوٹیں اور بندشیں محض عورت ہونے کے سبب عائد اور لاگو کی جاتی تھیں، اب اسلام کی طرف سے عورتوں کو کیا کیا حقوق حاصل ہیں اور وہ اپنی ذات اور تصرفات کے بارے میں کن کن اختیارات کی مالک ہیں اور شریعت کی طرف سے کن معاملات میں شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے خواتین کو اپنی آزادانہ رائے پر عمل کرنے کا اختیار ہے، اس پر بھی ایک نظر ڈالتے ہیں۔

عورت کو ذاتی مال میں تصرف کرنے کا اختیار

معزز خواتین! اسلام دینِ فطرت ہے اسی لیے عورتوں اور مردوں کو برابر کے حقوق دیے گئے ہیں چنانچہ عورت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ مال کی مالک بنے خواہ وہ اس کی ذاتی کمائی ہو یا میراث وغیرہ کی شکل میں حاصل ہوئی ہو اور کسی دوسرے شخص کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ وہ عورت کے مال کو جبراً یا بغیر اس کی دلی رضامندی کے اپنے ذاتی استعمال میں لائے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ (سورة النساء، رقم الآية ٦)

ترجمہ: یتیموں کی آمائش کرتے رہو (ان کو جانچتے رہو) یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں، پھر اگر تم ان کے اندر اہلیت پاؤ تو ان کے مال ان کے حوالے کردو۔ (سورہ نساء)

لہٰذا جب لڑکی بالغ ہوجائے اور سمجھدار ہوجائے اس طور پر کہ اپنے نفع ونقصان کو سمجھنے لگے اور اتنی اہلیت پیدا ہوجائے کہ مال صحیح جگہ استعمال کرسکے تو جمہور فقہاء کے نزدیک اس کا مال اس کے

حوالے کر دیا جائے گا اور اس کو اپنے مال میں ہر طرح کے تصرف کا اختیار ہوگا، صرف عورت ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی زائد پابندی نہیں ہوگی۔

کنواری اور شادی شدہ عورت میں فرق

فقہاء کی اکثریت نے شادی شدہ اور کنواری عورت کے احکام میں تفریق نہیں کی، لہٰذا جب وہ بالغ ہو اور سمجھدار ہو تو بس اتنا ہی کافی ہے مزید کسی شرط کی ضرورت نہیں البتہ بعض فقہاء کے نزدیک جب تک عورت کی شادی نہ ہو جائے اور بعض کے نزدیک جب تک شادی کے بعد ایک عرصہ نہ گزر جائے مال عورت کے حوالے نہیں کیا جائے گا کیونکہ عموماً شادی سے پہلے عورت اتنی ذمہ دار نہیں ہوتی اور شادی کے بعد خصوصاً ماں بننے کے بعد قدرتی طور پر اس میں ذمہ داری پیدا ہو جاتی ہے، لیکن یہ بات بھی ملحوظ رہے ان فقہاء کے زمانے میں بلوغ کے بعد جلد شادی کا رواج تھا ہمارے برصغیر کے بعض معاشروں کی طرح عورت کی شادی بہت دیر سے نہیں کی جاتی تھی، اسی لیے مختلف فقہاء کی عائد کردہ شرائط کے مابین زمانے میں زیادہ واضح فرق اور گیپ ہونے کے امکانات کم تھے برعکس ہمارے معاشرے کے۔

شوہر کی اجازت کے ساتھ خرچ کرنا

اکثر فقہاء کے نزدیک شادی شدہ عورت کو اپنے ذاتی مال میں تصرف کرنے کے لیے اپنے شوہر کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے، وہ مرد کی طرح اپنے مرضی سے جہاں چاہے خرچ کر سکتی ہے البتہ بعض فقہاء کی رائے یہ ہے کہ عورت اپنا مال بھی اپنے شوہر کی اجازت سے خرچ کرے، اگرچہ یہ پابندی اکثر فقہاء کے نزدیک ضروری نہیں لیکن اگر شوہر کی اجازت سے اور اس کو اعتماد میں لے کر مال خرچ کیا جائے تو آپس کے تعلقات کی خوشگواری اور باہمی حسن سلوک کے لحاظ سے زیادہ بہتر صورت ہے ،خصوصاً آجکل کے ماحول اور معاشرے میں جب کہ قوتِ برداشت اور دینی سمجھ بوجھ کی کمی روز افزوں ہے اور تعلیم وتربیت کی ابتر صورتِ حال نسل در نسل منتقل ہو رہی ہے شوہر کی اجازت سے ہی خرچ کرنے کا مشورہ دینا مناسب ہے جو دراصل اسلام کا حکم نہیں بلکہ اسلام سے دوری کی وجہ سے آپس کے معاملات میں بدگمانیوں اور الزام تراشی سے بچانے کے لیے ایک تدبیر ہے۔ (جاری ہے......)

حسنِ اخلاق اور لمبی خاموشی میزان میں بھاری عمل ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ : یَا أَبَا ذَرٍّ، أَلاَ أَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ ھُمَا أَخَفُّ عَلَی الظَّھْرِ وَأَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ مِنْ غَیْرِھَا؟ قَالَ : بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. قَالَ: عَلَیْکَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَطُوْلِ الصَّمْتِ، فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ، مَا تَجَمَّلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھِمَا.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت ابوذر سے ملاقات ہوئی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر! کیا میں تمہیں دو ایسی خصلتیں نہ بتلادوں؛ کہ جو پیٹھ پر بہت ہلکی ہیں (یعنی اُن پر عمل کرنا بہت آسان ہے) اور یہ دونوں دوسری خصلتوں کے مقابلہ میں میزانِ عمل میں زیادہ بھاری ہیں؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ضرور بتلائیے! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا کہ اپنے اوپر حسنِ خلق (یعنی اچھے اخلاق) اور لمبی خاموشی کو لازم کرلو، پس قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ان دونوں خصلتوں جیسی مخلوق نے کوئی زینت اختیار نہیں کی (ابویعلیٰ، حدیث نمبر 3298)

لمبی خاموشی کی وجہ سے انسان فحش، قبیح وبُری باتوں سے محفوظ ہوجاتا ہے، اور فحش اور بُری باتیں بدخلقی وبداخلاقی میں داخل ہیں، اس لئے حسنِ خلق کے ساتھ لمبی خاموشی کا ذکر کیا گیا۔

Savour Foods®

● RAWALPINDI
Gordon College Road
Tel: 5532556-8,Fax: 5531923

● ISLAMABAD
Blue Area
Tel:2348097-9

● Lahore
Shama Chowk
Ferozpur Road
Tel: 37422635,37422640

● Pindi Cricket Stadium
Tel:4855019 , 4855021

● Melody Food Park
Tel:2873300

www.savourfoods.com.pk

شرور وفتن سے حفاظت کی مسنون دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعاء کیا کرتے تھے کہ:

رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ رَهَّابًا، لَكَ مِطْوَاعًا، لَكَ مُخْبِتًا، إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي.

ترجمہ: اے میرے ربّ! میری (اپنی عبادت کرنے میں) مدد فرمایئے، اور اُن (شیطانوں اور انسانوں) کی مدد نہ فرمایئے جو مجھے آپ کی عبادت سے روکیں؛ اور میری (کافروں اور دشمنوں کے مقابلے میں) مدد فرمایئے، اور مجھ پر (میرے دشمنوں) کو غالب نہ فرمایئے، اور میرے حق میں تدبیر فرمایئے، اور میرے خلاف تدبیر نہ فرمایئے، اور مجھے ہدایت عطاء فرمایئے اور ہدایت کو میرے اوپر آسان فرمایئے، اور جو مجھ پر زیادتی کرے اس پر میری مدد فرمایئے؛ اے میرے ربّ! مجھے اپنا شکر گذار، اپنا ذکر کرنے والا، اپنے سے ڈرنے والا، اپنا فرمانبردار، اپنے سامنے عاجز، اور اپنے لیے آہ وزاری اور رجوع کرنے والا بنایئے؛ اے میرے ربّ! میری توبہ کو قبول فرمایئے، اور میرے گناہوں کو دھو ڈالیے، اور میری دعائیں قبول فرمایئے، اور میری حجت کو ثابت فرمایئے، اور میری زبان کو درستگی عطاء فرمایئے؛ اور میرے دل کو رہنمائی عطاء فرمایئے؛ اور میرے دل کی گندگیوں کو دُور فرمایئے (ترمذی، حدیث نمبر 3551)

فتنہ وفساد سے دور رہنے کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ، وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ (مسلم، رقم الحدیث ۲۸۸۶”۱۲“)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کے قریب) عظیم فتنہ ہوگا، جس میں سونے والا بہتر ہوگا، جاگنے والے سے، اور جاگنے والا بہتر ہوگا، کھڑے ہونے والے سے، اور کھڑے ہونا والا بہتر ہوگا چلنے اور سوار ہونے والے سے، پس جو شخص (اس وقت فتنہ سے بچنے اور الگ رہنے کا) کوئی ٹھکانہ یا پناہ کی جگہ پائے، تو اسے چاہئے کہ وہ فتنے سے بچے (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ ان فتنوں سے پوری طرح الگ رہنے میں خیر ہوگی، اور سونا، لیٹنا اور بیٹھنا عام طور پر گھر میں ہوتا ہے، اس کے علاوہ بھی کئی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فتنوں کے زمانہ میں کم سے کم حرکت کرنے والا، اور اس کے مقابلہ میں سکون اختیار کرنے والا فتنوں سے زیادہ محفوظ ہوگا، اور ظاہر ہے کہ گھر میں رہنے والا بہت سی حرکات اور لوگوں کے ساتھ کلام وگفتگو سے محفوظ ہوتا ہے، اس لئے وہ بھی بہت سے فتنوں سے محفوظ ہوگا۔

CANNON PRIMAX PLUS
15 سالہ گارنٹی
051-5517039
0300-8559001
نذیر سنز
Cannon not selling a mattress but a good night sleep
418۔خان بلڈنگ بابو بازار، صدر راولپنڈی

فتنوں کے دور میں زبان کی حفاظت اور گھر میں رہنے کی اہمیت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ : اَمْلِکْ عَلَيْکَ لِسَانَکَ، وَلْيَسَعْکَ بَيْتُکَ، وَابْکِ عَلٰى خَطِيْئَتِکَ (سنن الترمذی، رقم الحدیث 2406)

ترجمہ: میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! نجات کس چیز میں ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھیں، اور آپ کا گھر آپ کو سموئے رکھے (یعنی اپنے گھر میں رہیں، اور بلا سخت ضرورت کے اپنے گھر سے باہر نہ نکلیں) اور آپ اپنی خطاء (وگناہ) پر روئیں (یعنی شرمندہ ہوئیں)۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: طُوْبٰى لِمَنْ مَلَکَ لِسَانَهٗ وَوَسِعَهٗ بَيْتُهٗ وَبَکٰى عَلٰى خَطِيْئَتِهٖ (المعجم الصغير للطبرانی)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس آدمی کے لئے (کامیابی اور انتہائی اجر وانعام کی) خوشخبری ہو جس نے اپنی زبان کو قابو میں رکھا، اور اُس کے گھر نے اُس کو سموئے رکھا (یعنی اپنے گھر میں رہا، اور بلا ضرورت باہر نہ نکلا) اور وہ اپنی خطاؤں (وگناہوں) پر رویا (یعنی شرمندہ ہوا) (طبرانی صغیر، حدیث نمبر 212)

نیو عباسی الیکٹرونکس

بااختیار ڈیلر
Dawlance
CORONA
UNITED

فریج، ڈیپ فریز، واشنگ مشین، جوسر، استری، گیزر، کچن کی تمام ورائٹی
بہترین ہوم سروس دی جاتی ہے

Deals in: All kind of Electric & Gas Appliances

شہناز پلازہ، چاندنی چوک، مری روڈ راولپنڈی۔فون: 051-4906381, 0321-5365458

آپ کے دینی مسائل کا حل ادارہ

مقتدی کا صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا

سوال:

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ایک حدیث نظر سے گزری، جس میں یہ آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھاتے ہوئے کسی شخص نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہوکر نیت باندھ لی، جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوگیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اس شخص کو نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔

اگر کوئی شخص اگلی صف میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے پچھلی صف میں تنہا کھڑے ہوکر نیت باندھ لے، اوراس طرح باجماعت نماز ادا کرلے، تو کیا اس کی نماز ادا نہیں ہوگی؟

امید ہے کہ تفصیل سے جواب تحریر فرمائیں گے۔

جزاکم اللہ خیرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواب:

واقعتاً بعض احادیث میں باجماعت نماز کی صورت میں صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی ممانعت اور ایسا کرنے پر، اس نماز کو لوٹانے کا حکم آیا ہے۔

لیکن بعض احادیث میں اس طرح نماز پڑھنے کی صورت میں اس نماز کے درست ہونے کا بھی ذکر آیا ہے۔

اسی لیے اس سلسلہ میں فقہائے کرام کا بھی اختلاف واقع ہوا۔

اکثر فقہائے کرام کا فرمانا یہ ہے کہ جوکوئی شخص ایسے وقت نماز باجماعت میں آکر شریک ہوکہ لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہونے کی جگہ میسر نہ ہو، اور الگ صف بنانے کے لیے کوئی دوسرا شخص بھی موجود نہ ہو، تو ایسی صورت میں صف کے پیچھے تنہا نیت باندھ کر جماعت میں شامل ہونے والے

شخص کی نماز درست ہوجائے گی، جبکہ بعض فقہائے کرام اس صورت میں نماز درست ہونے کے قائل نہیں، اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے، جس سے بچنا چاہئے، لیکن عذر کی صورت میں مکروہ نہیں، البتہ نماز بہر حال درست ہوجاتی ہے۔

یہ قول بظاہر زیادہ راجح اور معتدل معلوم ہوتا ہے، جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

پہلے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ شریعت میں نماز باجماعت پڑھے جانے کی صورت میں اگلی صفوں میں شامل ہونے، اگلی صفوں کو مکمل کرنے اور درمیان کے خلاء کو پُر کرنے کی تاکید وفضیلت آئی ہے۔

اس سلسلہ میں چند احادیث وروایات ملاحظہ فرمائیں۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :-أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ "قَالَ :قُلْنَا :وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ" :يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ، وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٩٩٢،باب إقامة الصفوف)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس طرح صفیں نہیں بناتے، جس طرح فرشتے اپنے رب کے سامنے صفیں بناتے ہیں؟ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ فرشتے اپنے رب کے سامنے کس طرح صف بناتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں (ان کو ادھورا چھوڑ کر پیچھے کھڑے نہیں ہوتے) اور صف کے درمیان کے خلا کو پُر کر لیتے ہیں (ابن ماجہ)

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :-إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ

عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ، وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ٩٩٥)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں، جو صفوں کے ساتھ شامل ہو کر نماز پڑھتے ہیں، اور جو شخص صف کے درمیان کے خلا کو پُر کرتا ہے، تو اللہ اس کے ایک درجہ کو بلند فرما دیتا ہے (ابن ماجہ)

پہلی صفوں کو مکمل کرنے اور صفوں کے درمیان خلا کو پُر کرنے کی فضیلت سے متعلق اور بھی احادیث و روایات آئی ہیں، جن کے پیشِ نظر اگر صف میں جگہ ہو، اور کوئی معقول عذر نہ ہو، تو آنے والے نمازی کو اسی جگہ لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑا ہونا چاہئے، اور ایسی صورت میں اس کو وہ جگہ چھوڑ کر تنہا کھڑے ہونا اچھی بات نہیں۔

اسی لیے بعض احادیث میں صف سے ہٹ کر تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔

اس طرح کی چند احادیث کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

وابصہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ:

أخذ زياد بن أبى الجعد بيدى ونحن بالرقة، فقام بى على شيخ يقال له: وابصة بن معبد، من بنى أسد، فقال زياد: حدثنى هذا الشيخ أن رجلا صلى خلف الصف وحده – والشيخ يسمع: فأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يعيد الصلاة (سنن الترمذى، رقم الحديث ٢٣٠، باب ما جاء فى الصلاة خلف الصف وحده)

ترجمہ: زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا، اور ہم اس وقت ''رقہ'' کے مقام پر تھے، اور مجھے اپنے ساتھ ایک شیخ (یعنی صحابی) کے پاس لے گئے، انہیں وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا، ان کا تعلق قبیلہ بنی اسد سے تھا، مجھ سے زیاد نے کہا کہ مجھے روایت بیان

کی اس شیخ (یعنی حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ) نے کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں) ایک آدمی نے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہوکر نماز پڑھی، تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ نماز کو لوٹائے اور اس بات کو اس وقت وہ شیخ (یعنی وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ) سن رہے تھے (اور انہوں نے اپنے حوالہ سے بیان کردہ اس حدیث کی تکذیب نہیں کی، جس سے اس حدیث کا سچا ہونا معلوم ہوا) (ترمذی)

امام ترمذی کا حوالہ

حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث کو نقل کرنے کے بعد امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وفی الباب عن علی بن شیبان، وابن عباس، حدیث وابصة حدیث حسن.

وقد کره قوم من أهل العلم أن یصلی الرجل خلف الصف وحده، وقالوا: یعید إذا صلی خلف الصف وحده، وبه یقول أحمد، وإسحاق.

وقد قال قوم من أهل العلم: یجزئه إذا صلی خلف الصف وحده، وهو قول سفیان الثوری، وابن المبارک، والشافعی.

وقد ذهب قوم من أهل الکوفة إلی حدیث وابصة بن معبد أیضا، قالوا: من صلی خلف الصف وحده یعید، منهم: حماد بن أبی سلیمان، وابن أبی لیلی، ووکیع (سنن الترمذی، تحت رقم الحدیث ۲۳۰)

ترجمہ: اور اس باب میں علی بن شیبان اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی روایات بھی ہیں، اور حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ''حسن'' ہے۔

اور بعض اہلِ علم حضرات نے (مذکورہ بالا حدیث کی وجہ سے) اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے، اور انہوں نے فرمایا کہ اگر صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے گا، تو وہ اس نماز کو لوٹائے گا، یہ امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق کا قول ہے۔

اور بعض اہلِ علم حضرات نے فرمایا کہ جب صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے، تو اس کی نماز ادا ہوجائے گی، یہ سفیان ثوری اور ابنِ مبارک اور امام شافعی (اور امام ابوحنیفہ) کا قول ہے۔

اور کوفہ کے حضرات میں سے بعض لوگ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف گئے ہیں، جنہوں نے فرمایا کہ جو شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے، تو وہ نماز لوٹائے گا، ان لوگوں میں حماد بن ابی سلیمان اور ابنِ ابی لیلیٰ اور حضرت وکیع شامل ہیں (سنن الترمذی)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث کے پیشِ نظر بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے والے کی نماز کو لوٹانے کا حکم ہوگا، لیکن دوسرے فقہاء کا قول اس طرح نہیں ہے، اور اس طرح پڑھی گئی نماز کے ادا ہونے کے قائل ہیں، ان حضرات میں امام شافعی اور امام ابوحنیفہ وغیرہ شامل ہیں، جس کی مزید تفصیل آگے آتی ہے۔

علی بن شیبان رضی اللہ عنہ کی حدیث

بعض دوسری روایات میں بھی حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح صف کے پیچھے کھڑے ہوکر تنہا پڑھی جانے والی نماز کو لوٹانے کا حکم آیا ہے۔

چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان اپنے والد حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

خَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – فَبَايَعْنَاهُ، وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ، قال: ثُمَّ صَلَّيْنَا وَرَائَهُ صَلَاةً أُخْرَى، فَقَضَى الصَّلَاةَ، فَرَأَى رَجُلًا فَرْدًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ، قَالَ: فَوَقَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – حِينَ انْصَرَفَ، قَالَ: " اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ، لَا صَلَاةَ لِلَّذِي خَلْفَ الصَّفِّ "(سنن ابنِ ماجه، رقم الحديث ١٠٠٣، باب صلاة الرجل خلف الصف وحده) [1]

[1] قال شعيب الارنؤوط: إسناده صحيح (حاشية سنن ابنِ ماجه)

ترجمہ: ہم نکل کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے،اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز ادا کی، پھر ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک اور نماز پڑھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل فرمائی، تو دیکھا کہ ایک صاحب صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہوکر نماز ادا کررہے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی وجہ سے ٹھہر گئے، جب وہ صاحب نماز سے فارغ ہوئے،تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دوبارہ پڑھو، جو شخص صف کے پیچھے ہو،اس کی نماز نہیں ہوتی (ابنِ ماجہ)

اگلی صف سے نمازی کوکھینچنے سے متعلق روایات

بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ تنہا صف میں کھڑے ہونے والے کو چاہئے کہ اگلی صف سے کسی شخص کو کھینچ کر اپنے ساتھ صف میں شامل کرلے۔

لیکن اس طرح کی روایات کی اسناد میں کلام ہے،جس کا کچھ ذکر ملاحظہ فرمایئے۔

(1)...... حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صف کے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے کے لیے یہ حکم مروی ہے کہ آپ یا تو صف میں شامل ہوتے، یا اپنے ساتھ کسی آدمی کو کھینچ کر شامل کرتے۔ [1]

لیکن تحقیق کرنے پر اس حدیث کی سند میں غیر معمولی ضعف محسوس ہوا۔ [2]

---

[1] أخبرنا علی بن محمد بن عبد الله بن بشران ببغداد، أنبأ أبو الحسن علی بن محمد المصری، ثنا مالک بن یحیی، ثنا یزید بن هارون، ثنا السری بن إسماعیل، عن الشعبی، عن وابصة قال: رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا صلی خلف الصفوف وحده فقال: " أیها المصلی وحده، ألا وصلت إلی الصف، أو جررت إلیک رجلا فقام معک، أعد الصلاة ."تفرد به السری بن إسماعیل وهو ضعیف .ورواه أبو داود فی المراسیل (السنن الکبریٰ للبیهقی، رقم الحدیث ۵۲۱۱)

حدثنا أبو عبیدة بن فضیل بن عیاض، حدثنا مالک بن سعیر، حدثنا السری بن إسماعیل، عن الشعبی، عن وابصة بن معبد، قال: انصرف رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجل یصلی خلف القوم، فقال: أیها المصلی وحده، ألا تکون وصلته صفا، فدخلت معهم، أو اجتررت رجلا إلیک أن ضاق بکم المکان، أعد صلاتک، فإنه لا صلاة لک (مسند ابی یعلیٰ، رقم الحدیث ۱۵۸۸)

[2] قال حسین سلیم أسد الدارانی:

إسناده ضعیف(حاشیة مسند ابی یعلیٰ، تحت رقم الحدیث ۱۵۸۸)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

(2)...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ مضمون آیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی باجماعت نماز کی صف میں آئے، اور صف پوری ہوچکی ہو، تو اپنی طرف ایک آدمی کو کھینچ کر اپنے ساتھ شامل کرلے۔ ۱؎

لیکن تحقیق کرنے پر اس حدیث کی سند میں بھی غیر معمولی ضعف محسوس ہوا۔ ۲؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وقال ابن الملقن:

هـذا الـحـديـث ضعيف رواه البيهقي في سننه من حديث السرى بن إسماعيل، عن الشعبي، عن وابصة قال : (رأى) رسول الله -صلى الله عليه وسلم -رجلا صلى خلف الصفوف وحده فقال :أيها المصلى (ألا) دخلت في الصف أو جررت إليك رجلا فقام معك، أعد (الصلاة()
ثم قال :(إسناد) ضعيف تفرد به السرى بن إسماعيل وهو ضعيف.
قلت :بل متروك كما قاله النسائي وغيره.
وقال يحيى القطان :استبان لي كذبه في مجلس واحد(البدر المنير في تخريج الأحاديث والأثار الواقعة في الشرح الكبير لابن الملقن، ج۴ص ۴۷۲، كتاب الصلاة، باب صلاة التطوع، الحديث السابع بعد الثلاثين)

وقال الدكتور:سعد بن ناصر بن عبد العزيز الشَّثرى:

الحديث بهذا الإسناد ضعيف جدا؛ لأن فيه السرى بن إسماعيل، وهو متروك الحديث.
لكنه توبع على رواية معنى هذا الحديث عن وابصة بن معبد رضي الله عنه –كما تقدم في التخريج–.
فهو حديث صحيح بمجموع طرقه، سوى قوله: " أو اجتررت إليك .رجلا إن ضاق بكم المكان "فلم يتابع عليها إلا من طريق واهية(حاشية المطالب العالية، ج۳ ص ۸۰۴ و ۸۰۵، تحت رقم الحديث ۴۴۰، باب ما يصنع من جاء وحده فوجد الصف كاملا)

۱؎ حدثنا محمد بن يعقوب، نا حفص بن عمرو الربالي، نا بشر بن إبراهيم، حدثني الحجاج بن حسان، عن عكرمة، عن ابن عباس قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :إذا انتهى أحدكم إلى الصف وقد تم، فليجذب إليه رجلا يقيمه إلى جنبه
لا يروى هذا الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا بهذا الإسناد، تفرد به :بشر بن إبراهيم (المعجم الأوسط للطبراني، رقم الحديث ۷۷۶۴)

۲؎ قال الهيثمي:

رواه الطبراني في الأوسط وقال: لا يروى عن النبي – صلى الله عليه وسلم – إلا بهذا الإسناد وفيه بشر بن إبراهيم وهو ضعيف جدا(مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۲۵۳۷،باب ما يفعل من جاء بعد تمام الصف)

وقال الدكتور:سعد بن ناصر بن عبد العزيز الشَّثرى:

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اس لیے مذکورہ احادیث سے اس مسئلہ پر استدلال کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

(3)......البتہ''مراسیل ابی داؤد ''میں''مقاتل بن حیان '' کی سند سے مرسلاً ومعضلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ جب کوئی شخص آئے،اور وہ اپنے ساتھ کسی کو نہ پائے،تو وہ صف میں سے ایک آدمی کو اپنے ساتھ کھینچ لے،اور اس شخص کو چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ کھڑا ہوجائے،پس اگلی صف سے جس آدمی کو پیچھے والے نے شامل کیا ہے،اس کو بہت زیادہ اجروثواب حاصل ہوگا۔ ؎

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾وله شاهد ضعيف من حديث ابن عباس رضى الله عنهما، قال: قال رسول الله –صلى الله عليه وسلم–: "إذا انتهى أحدكم إلى الصف وقد تم فليجبذ إليه رجلا يقيمه إلى جنبه ."رواه الطبراني في الأوسط، كما في مجمع البحرين (70 /1)ب)، كتاب الصلاة، باب في من وجد الصف قد تم.

من طريق بشر بن إبراهيم، حدثنى الحجاج بن حسان، عن عكرمة، به.

قال الطبراني: لا يروى عن النبى –صلى الله عليه وسلم–، إلا بهذا الإسناد .تفرد به بشر .اهـ.

قال الهيثمى (المجمع 96 /2): وفيه بشر بن إبراهيم، وهو ضعيف جدا .اهـ.

قلت: بل قال ابن حبان، وابن عدى وغيرهما: كان يضع الحديث على الثقات.

انظر: الضعفاء الكبير (142 /1)؛ الكامل (446 /2)؛ المجروحين (189 /1)؛ الميزان /1 .(311(حاشية المطالب العالية، ج٣ ص ٨٠٦، تحت رقم الحديث ٤٤٠، باب ما يصنع من جاء وحده فوجد الصف كاملا)

و قال الالبانی:

وقد روى الحديث عن ابن عباس ,وأبى هريرة وعلى بن شيبان.

أما حديث ابن عباس فهو من طريق عكرمة عنه ,وله عنه لفظان:............

الثانى :عنه مرفوعاً بلفظ " :إذا انتهى أحدكم إلى الصف وقد تم فليجبذ إليه رجلاً يقيمه إلى جنبه ."

رواه الطبرانى فى الأوسط أيضاً عن بشر بن إبراهيم حدثنى الحجاج بن حسان عن عكرمة به.

وقال " :لا يروى عن ابن عباس إلا بهذا الإسناد ,تفرد به بشر ."

قلت :وهو ممن كان يضع الحديث ,كما قال غير واحد من الأئمة ,وقال الهيثمى " :هو ضعيف جداً ."قلت :وقد خالفه يزيد بن هارون الثقة الحافظ فقال :عن الحجاج بن حسان عن مقاتل بن حيان رفعه به نحوه ,أخرجه البيهقى (3/105)) (إرواء الغليل فى تخريج أحاديث منار السبيل للالبانی، ج٢،ص ٣٢٧ و ٣٢٨،تحت رقم الحديث ٥٤١، كتاب الصلاة)

؎ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، رَفَعَهُ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا فَلْيَخْتَلِجْ إِلَيْهِ رَجُلًا مِنَ الصَّفِّ فَلْيَقُمْ مَعَهُ فَمَا أَعْظَمَ أَجْرُ الْمُخْتَلَجِ(المراسيل لابى داود، رقم الحديث ٨٣)

لیکن اس حدیث کی سند میں ''ارسال'' و''اعضال'' پایا جاتا ہے، کیونکہ ''مقاتل بن حیان'' کا شمار، اتباعِ تابعین میں ہوتا ہے، اور ان کا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے سماع ثابت نہیں، اور انہوں نے اس حدیث کو صحابی بلکہ کسی تابعی کے واسطہ کے بغیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست روایت کیا ہے۔ [1]

اوراس طرح کی ''مرسل ومعضل'' حدیث کو بعض حضرات ''حجت'' نہیں مانتے۔ [2]

البتہ بعض حضرات اس طرح کی ''مرسل ومعضل'' حدیث کو ''حجت'' مانتے ہیں، ان کے نزدیک مذکورہ حدیث سے استدلال درست ہے، اور ان کے نزدیک مذکورہ حدیث میں اگلی صف سے مقتدی کو پیچھے کھینچ کر شامل کرنے کا قول استحبابی درجہ کا ہے، وجوبی درجہ کا نہیں، بشرطیکہ کوئی مفسدہ لازم نہ آئے، جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔ [3]

---

[1] م : مقاتل بن حيان النبطى ، أبو بسطام البلخى الخراز مولى بكر بن وائل، وهو ابن دوال روز ومعناه بالفارسية الحراز، ويقال: إنما ذلک مقاتل بن سليمان.

روى عن: الحسن البصرى، والربيع بن أنس......

قال إسحاق بن منصور عن يحيى بن معين، وأبو داود: ثقة .وقال عبد السلام بن عتيق: حدثنا مروان بن محمد الطاطرى أنه ذكر مقاتل بن حيان، فقال: ثقة.وقال عبد الرحمن بن أبى حاتم: حدثنا محمد بن سعيد المقرء، قال: سئل عبد الرحمن، يعنى ابن الحكم بن بشير بن سلمان، عن مقاتل بن حيان، فقال: ذاک مرتفع مرتفع .وقال النسائى: ليس به بأس.وقال الدارقطنى :صالح .وذكره ابن حبان فى كتاب "الثقات"(تهذيب الكمال للمزى، ج٢٨ ص ٤٣٠ الىٰ ٤٣٣ ملخصاً، تحت رقم الترجمة ٦١٦٠)

[2] قال عبيد الله المباركفورى : قال الشوكانى فى السيل الجرار :أما مشروعية انجذاب من فى الصف المفسد لمن لحق ولم يجد من ينضم إليه فلم يثبت ما يدل على ذلک بخصوصه، ولا يصح الاستدلال بما أخرجه أبوداود فى المراسيل بلفظ :إذا انتهى أحدكم إلى الصف وقد تم فليجذب إليه رجلا يقيمه إلى جنبه؛ لأنه مع كونه مرسلا، فى اسناده مقاتل بن حيان، وفيه مقاتل ولم يثبت له لقاء أحد من الصحابة، فثم انقطاع بينه وبين الصحابى فهو مرسل معضل، ولا يصح الاستدلال أيضا بما أخرجه الطبرانى عن ابن عباس، وبما أخرجه الطبرانى فى الأوسط والبيهقى عن وابصة بن معبد، فذكرهما مع الكلام فيهما بنحو ما تقدم، ثم قال ولكن فى انجذاب معاونة على البر والتقوى فيكون مندوبا من هذه الحيثية -انتهى(مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، ج٤،ص ٢٠ ،باب تسوية الصف،الفصل الثالث)

[3] و هو معضل، فان مقاتلا من اتباع التابعين، كما فى التقريب، و سكت عنه الحافظ فى التلخيص، ولم يجرح احدا من رواته، و كلام ابن الامير اليمانى فى سبل السلام، يشعر بانه لا علة له سوى الارسال وهو لا يضر عندنا. يحمل لفظ الامر على الاستحباب، لان ترک الانفراد خلف الصف مستحب، كما قد عرفت فى الباب السابق، فيكون مايتوقف عليه هذا الترک وهو الاختلاج مستحبا (اعلاء السنن، ج٤، ص ١٤٣٠ مع المتن و شرحه، كتاب الصلاة، باب استحباب اختلاج المنفرد رجلا من الصف ليقوم معه)

لیکن جو حضرات مذکورہ روایات کو سند کے اعتبار سے قابلِ حجت نہیں سمجھتے، وہ بہر حال اگلی صف سے نمازی کو اپنے ساتھ شامل کرنے کو مستحب قرار نہیں دیتے، بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی ممانعت کا حکم اس صورت میں ہے، جبکہ اگلی صف میں جگہ خالی ہو، یا دوسرے کے ساتھ کھڑے ہوکر نماز پڑھنا ممکن ہو، لیکن جب معقول عذر ہو، مثلاً نہ تو اگلی صف میں جگہ ہو، اور نہ کوئی نیا آنے والا مقتدی ساتھ میں شامل ہونے کے لیے موجود ہو، تو ایسی صورت میں پیچھے ہی اکیلے نیت باندھ کر جماعت میں شامل ہو جانا، بلا کراہت جائز ہے۔

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

جو فقہائے کرام صف کے پیچھے کھڑے ہوکر تنہا نماز پڑھنے کو جائز قرار دیتے ہیں، ان کی ایک دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے۔

حضرت حسن سے روایت ہے کہ:

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ (بخاری، رقم الحدیث ۷۸۳)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب اس حالت میں پہنچے کہ آپ رکوع میں تھے، تو انہوں نے اس سے پہلے کہ صف میں شامل ہوں، رکوع کر دیا (یعنی صف میں لوگوں کے ساتھ ملنے سے پہلے فاصلہ پر نیت کر کے رکوع میں شریک ہوگئے) اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تمہارا شوق زیادہ کرے، مگر اب ایسا نہ کرنا (بخاری)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، صف کے ساتھ شامل ہونے سے پہلے ہی نماز باجماعت میں شریک ہوگئے تھے، جن کے شوق کو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعاء دی، اور نماز لوٹانے کا حکم نہیں فرمایا، لیکن آئندہ ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

جس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی صف سے الگ تنہا کھڑا ہوکر جماعت میں شرکت کرے، یعنی اس کے

ساتھ دائیں بائیں کوئی اور مقتدی شریک نہ ہو، باقی مقتدی الگ یا اگلی صفوں میں ہوں، تو اس کی نماز ادا ہو جاتی ہے، لیکن حتی الامکان ایسا کرنا مناسب نہیں۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث

اس کے علاوہ بعض مواقع پر ایک خاتون کا تنہا صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ثابت ہے، جس سے بعض اہلِ علم حضرات نے صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے کے درست ہونے پر استدلال کیا ہے۔

چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ، فَقُمْتُ وَيَتِيْمٌ خَلْفَهٗ وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا (بخاری، رقم الحدیث ۸۷۱، کتاب الاذان، باب صلاۃ النساء خلف الرجال)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امِ سُلیم رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز پڑھائی، تو میں اور ایک لڑکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے اور امِ سُلیم ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں (بخاری)

ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّيْ مَعَنَا، وَأَنَا إِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصَلِّيْ مَعَهٗ

(نسائی، رقم الحدیث ۸۰۴، کتاب الامامۃ، باب موقف الإمام إذا كان معه صبي وامرأة)

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھی، اور حضرت عائشہ ہمارے پیچھے کھڑی ہو کر ہمارے ساتھ نماز پڑھ رہی تھیں، اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑے ہو کر آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا (نسائی)

مذکورہ احادیث وروایات سے معلوم ہوا کہ فی نفسہٖ کسی مقتدی کا صف سے پیچھے الگ کھڑا ہونا اس کی

نماز کے فاسد ہونے کا سبب نہیں۔

البتہ بعض حضرات نے اس استدلال کو یہ کہہ کر کمزور قرار دیا ہے کہ خواتین کو پہلے ہی مرد حضرات کی صفوں سے الگ رہ کر نماز پڑھنے کا حکم ہے، اور مرد حضرات کو یہ حکم نہیں۔

لیکن اگر یہ کہا جائے کہ مذکورہ روایات سے اتنی بات ضرور معلوم ہوتی ہے کہ کسی ایک مقتدی کا تنہا کھڑا ہونا نماز کے فی نفسہ فاسد ہونے کا سبب نہیں، تو پھر مذکورہ حد تک اس استدلال کو تسلیم کرنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔

صف کے پیچھے کھڑا ہونے کے متعلق فقہی اقوال

حضرت وابصہ اور حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہما وغیرہ کی احادیث کی وجہ سے حنابلہ کا کہنا یہ ہے کہ صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے والے کی نماز، ادا نہیں ہوتی، اور ان کے نزدیک اس طرح پڑھی گئی نماز کو لوٹانا ضروری ہوتا ہے۔

اور حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ساتھ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ کی حدیث کو سامنے رکھ کر، حنابلہ کے علاوہ دوسرے جمہور دوسرے فقہائے کرام یعنی حنفیہ، شافعیہ اور مالکیہ کا قول یہ ہے کہ جب کوئی شخص صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھے، تو اس کی نماز ادا ہو جاتی ہے۔

البتہ شافعیہ اور حنفیہ اس طرح نماز کو صحیح تو قرار دیتے ہیں، لیکن اگر عذر نہ ہو، تو اس طرح نماز پڑھنے کو مکروہ تنزیہی بھی قرار دیتے ہیں۔

اور جن روایات میں اس طرح نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، یہ حکم ان حضرات کے نزدیک وجوبی درجہ کے بجائے، استحبابی درجہ کا ہے، جیسا کہ کھانا حاضر اور تیار ہونے کی صورت میں نماز سے منع کیا گیا ہے، لیکن ظاہر ہے کہ اگر کوئی اس صورت میں نماز پڑھ لے، تو اس کی نماز ادا ہو جاتی ہے۔ [1]

---

[1] صلاة الرجل وحده خلف الصفوف:

الأصل في صلاة الجماعة أن يكون المأمومون صفوفا متراصة كما سبق بيانه – ولذلك يكره أن يصلي واحد منفردا خلف الصفوف دون عذر، وصلاته صحيحة مع الكراهة، وتنتفي الكراهة بوجود العذر على ما سيأتي بيانه.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اور ہمارے نزدیک اس سلسلہ میں جمہور فقہائے کرام کا قول دلائل کے لحاظ سے راجح ہے، کیونکہ جب کوئی مقتدی امام یا مقتدیوں کے پیچھے متصل اقتداء کرے، تو اس کی اقتداء درست ہوجاتی ہے، اور نماز نہ ہونے کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔

جہاں تک اس سلسلہ کی بعض احادیث کا تعلق ہے، تو ان کو تنبیہ اور تفصیل پر محمول کرنا ممکن ہے۔ اور یہ بھی امکان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں زیادہ سختی وتنبیہ فرمائی ہو، جب اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے کوئی بلا عذر الگ کھڑے ہوکر نماز پڑھے۔ واللہ اعلم۔ [1]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ وهـذا عند جمهور الفقهاء: – الحنفية والمالكية والشافعية – والأصل فيـه ما رواه البخارى عن أبى بكرة: أنـه انتهى إلى النبى صلى الله عليه وسلم وهو راكع، فركع قبل أن يصل إلى الصف، فذكر ذلك للنبى صلى الله عليه وسلم فقال: زادك الله حرصا ولا تعد.

قال الفقهاء: يؤخذ من ذلك عدم لزوم الإعادة، وأن الأمر الذى ورد فى حديث وابصة بن معبد الذى رواه الترمذى من أن النبى صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يصلى خلف الصف، فأمره أن يعيد الصلاة ،هذا الأمر بالإعادة إنما هو على سبيل الاستحباب؛ جمعا بين الدليلين .

وعند الحنابلة تبطل صلاة من صلى وحده ركعة كاملة خلف الصف منفردا دون عذر؛ لحديث وابصة بن معبد أن النبى صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يصلى خلف الصف وحده فأمره أن يعيد.

وعن على بن شيبان: أنـه صلى بهم النبى صلى الله عليه وسلم فانصرف، ورجل فرد خلف الصف، قال: فوقف عليه نبى الله صلى الله عليه وسلم حين انصرف قال: استقبل صلاتك، لا صلاة للذى خلف الصف .

فأما حديث أبى بكرة فإن النبى صلى الله عليه وسلم قد نهاه فقال: لا تعد، والنهى يقتضى الفساد، وعذره فيما فعله لجهله بتحريمه، وللجهل تأثير فى العفو (الموسوعة الفقهية الكويتية ،ج٢٧ ص١٨٣، ١٨٤ ، مادة ”صلاة الجماعة،،)

مسألة :قال :(ومن صلى خلف الصف وحده، أو قام بجنب الإمام عن يساره، أعاد الصلاة) وجملته أن من صلى وحده ركعة كاملة، لم تصح صلاته .وهذا قول النخعى، والحكم، والحسن بن صالح، وإسحاق، وابن المنذر .وأجازه الحسن، ومالك، والأوزاعى، والشافعى، وأصحاب الرأى(المغنى لابن قدامة، ج٢،ص١٥٥ ،مسألة من صلى خلف الصف وحده أو قام بجنب الإمام عن يساره أعاد الصلاة)

وقالوا :والأمر بالإعادة فى الحديث الآخر أمر ندب، فكرهت الصلاة(شرح النقاية، ج١ ،ص٣٦٤،فصل فى مكروهات الصلاة)

والنهى محمول على التنزيه، ولو كان للتحريم لأمر أبا بكرة بالإعادة، وإنما نهاه عن العود إرشادا إلى الأفضل(إرشاد السارى لشرح صحيح البخارى، ج٢،ص١٠١ ،باب إذا ركع دون الصف)

[1] المسألة الثانية :أجمع العلماء على أن الصف الأول مرغب فيه وكذلك تراص الصفوف وتسويتها لثبوت الأمر بذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم واختلفوا إذا صلى إنسان خلف الصف وحده فالجمهور على أن صلاته تجزء .وقال أحمد وأبو ثور وجماعة صلاته فاسدة .وسبب اختلافهم فى

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

www.idaraghufran.org

اگلی صف سے نمازی کو کھینچنے کے متعلق فقہی قول

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اگر اگلی صف میں جگہ نہ ہو، تو اپنے ساتھ اگلی صف سے نمازی کو کھینچ کر اپنے ساتھ شامل کرنے کا کیا حکم ہے؟

تو اس سلسلہ میں فقہائے کرام کی آراء مختلف ہیں۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

تصحيح حديث وابصة ومخالفة العمل له وحديث وابصة هو أنه قال عليه الصلاة والسلام " :لا صلاة لقائم خلف الصف "وكان الشافعي يرى أن هذا يعارضه قيام العجوز وحدها خلف الصف في حديث أنس .وكان أحمد يقول :ليس في ذلك حجة لأن سنة النساء هي القيام خلف الرجال .وكان أحمد كما قلنا يصحح حديث وابصة .وقال غيره :هو من مضطرب الإسناد لا تقوم به حجة .واحتج الجمهور بحديث أبي بكرة أنه ركع دون الصف فلم يأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم بالإعادة وقال له" :زادك الله حرصا ولا تعد " ولو حمل هذا على الندب لم يكن تعارض :أعني بين حديث وابصة وحديث أبي بكرة(بداية المجتهد و نهاية المقتصد، ج ١،ص ١٤٩ ،كتاب الصلاة،الباب الثاني من الجملة الثالثة،الفصل الثالث في مقام المأموم من الإمام والأحكام الخاصة بالمأمومين)

(فرع)في مذاهب العلماء في صلاة المنفرد خلف الصف :قد ذكرنا أنها صحيحة عندنا مع الكراهة وحكاه ابن المنذر عن الحسن البصري ومالك والأوزاعي وأصحاب الرأي وحكاه أصحابنا أيضا عن زيد ابن ثابت الصحابي والثوري وابن المبارك وداود وقالت طائفة لا يجوز ذلك حكاه ابن المنذر عن النخعي والحكم والحسن بن صالح وأحمد واسحق قال وبه أقول والمشهور عن احمد واسحق أن المنفرد خلف الصف يصح إحرامه فإن دخل في الصف قبل الركوع صحت قدوته وإلا بطلت صلاته

*واحتج لهؤلاء بحديث وابصة بن معبد رضي الله عنه "أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يصلي خلف الصف وحده فأمره أن يعيد الصلاة "رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن قال ابن المنذر ثبت هذا الحديث أحمد واسحق وعن علي بن شيبان قال "صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم فانصرف فرأى رجلا يصلي خلف الصف فوقف نبي الله صلى الله عليه وسلم حتى انصرف الرجل فقال له استقبل صلاتك لا صلاة للذي خلف الصف "رواه ابن ماجه بإسناد حسن واحتج أصحابنا بحديث أبي بكرة وبحديث ابن عباس وحملوا الحديثين الواردين بالإعادة على الاستحباب جمعا بين الأدلة وقوله صلى الله عليه وسلم "لا صلاة للذي خلف الصف "أي لا صلاة كاملة كقوله صلى الله عليه وسلم "لا صلاة بحضرة الطعام "ويدل على صحة التأويل أنه صلى الله عليه وسلم انتظره حتى فرغ ولو كانت باطلة لما أقره على الاستمرار فيها وهذا واضح

(فرع)في مذاهبهم في الجذب من الصف :قد ذكرنا أن الصحيح عندنا أن الداخل إذا لم يجد في الصف سعة جذب واحدا بعد إحرامه واصطف معه وحكاه ابن المنذر عن عطاء والنخعي وحكى عن مالك والاوزاعي واحمد واسحق كراهته وبه قال أبو حنيفة وداود(المجموع شرح المهذب، ج٤،ص ٢٩٩ ،باب موقف الامام والمأموم)

www.idaraghufran.org

حنفیہ کا اس سلسلہ میں اصل موقف تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جماعت کے ساتھ شامل ہونے کے لیے آیا، اور اگلی صف میں جگہ خالی نہیں، تو اگر وہ اپنے ساتھ صف میں شامل ہونے کے لیے کسی کو نہ پائے، اور اسی حالت میں انتظار کرنے کی صورت میں اس کی رکعت فوت ہونے کا خوف ہو، تو وہ اگلی صف سے ایسے شخص کو اپنے ساتھ کھینچ کر شامل کرلے، جو مسئلہ سے واقف ہو، تاکہ کوئی فتنہ وفساد لازم نہ آئے، اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو، تو وہ صف کے پیچھے امام کے بالمقابل تنہا کھڑے ہوکر کسی کو ساتھ شامل کیے بغیر ویسے ہی نماز باجماعت میں شریک ہوجائے، اس صورت میں اس کی نماز کے اندر کوئی کراہت لازم نہیں آئے گی۔

البتہ بعد کے حنفیہ نے موجودہ زمانہ میں جہالت کے پائے جانے کی بناء پر، بہرحال اگلی صف سے کسی نمازی کو کھینچنے سے منع کیا ہے، اور اس کے بجائے تنہا کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کو بہتر قرار دیا ہے، جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔ [1]

اور مالکیہ کا کہنا یہ ہے کہ جس کو صف کے ساتھ شامل ہوکر نماز پڑھنا ممکن نہ ہو، تو اسے مقتدیوں کی صف سے الگ پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھنی چاہئے، اور اسے اگلی صف سے کسی شخص کو اپنے ساتھ

---

[1] یہ بھی ملحوظ رہے کہ اگلی صف سے جس شخص کو پیچھے کھینچ کر لایا جائے گا، وہ نماز میں ہوگا، اس لیے اس کو ایک دو قدم سے زیادہ نہیں چلنا چاہئے، ورنہ عملِ کثیر پائے جانے کی وجہ سے نماز فاسد ہونے کا اندیشہ ہے۔
آج کل اس مسئلہ کا بھی لوگوں کو علم نہیں ہوتا، اس لیے بھی عافیت اس میں ہے کہ اگلی صف سے کسی کو نہ کھینچا جائے۔

ومنها: أن المشي اليسير فى الصلاة لا يفسدها .وقال صاحب (المحيط) : المشي فى الصلاة خطوة لا يبطلها، وخطوتين أو أكثر يبطلها، فعلى هذا ينبغي أن تفسد هذه الصلاة على هذه الكيفية، ولكنا نقول: إذا كان لمصلحة ينبغي أن لا تفسد صلاته ولا تكره أيضا كما فى مسألة من انفرد خلف الصف وحده، فإن له أن يجذب واحدا من الصف إليه ويصطفان، فإن المجذوب لا تفسد صلاته ولو مشى خطوة أو خطوتين .وقال الخطابي: فيه أن العمل اليسير لا يفسد الصلاة(عمدة القارى للعينى، ج۴ص۱۰۴، كتاب الصلاة، باب الصلاة فى السطوح والمنبر والخشب)

من لم يجد فرجة فى أى صف فقد اختلف الفقهاء فيما ينبغي أن يفعله حينئذ.

قال الحنفية: من لم يجد فرجة ينبغي أن ينتظر من يدخل المسجد ليصطف معه خلف الصف، فإن لم يجد أحدا وخاف فوات الركعة جذب من الصف إلى نفسه من يعرف منه علما وخلقا لكى لا يغضب عليه، فإن لم يجد وقف خلف الصف بحذاء الإمام، ولا كراهة حينئذ، لأن الحال حال العذر، هكذا ذكر الكاسانى فى البدائع، لكن الكمال بن الهمام ذكر فى الفتح: أن من جاء والصف ملآن يجذب واحدا منه، ليكون معه صفا آخر، ثم قال: وينبغي لذلك (أى لمن كان فى الصف) أن لا يجيبه، فتنتفي الكراهة عن هذا؛ لأنه فعل وسعه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۲۷ص۳۴، مادة "صلاة الجماعة)

شامل کرنے کے لیے کھینچنا نہیں چاہئے، اور جس کو کھینچا جائے، اس پر دوسرے کی اطاعت واجب نہیں، بلکہ مالکیہ کے نزدیک اگلی صف سے کسی شخص کو اپنے ساتھ شامل کرنے کے لیے کھینچنا اور کھینچنے والے کی اطاعت کرنا، دونوں مکروہ عمل ہیں۔ [1]

اور شافعیہ کا صحیح قول یہ ہے کہ جو شخص اگلی صف میں کھڑے ہونے کی گنجائش نہ پائے، تو اس کو اگلی صف سے کسی شخص کو کھینچ کر، اپنے ساتھ شامل کرنا مستحب ہے، بشرطیکہ جس کو کھینچا جائے، وہ کھینچنے والے کی موافقت کرے، اور کوئی فتنہ وفساد بھی لازم نہ آئے، لیکن اگر کوئی فتنہ وفساد لازم آئے، تو پھر اگلی صف سے کسی شخص کو کھینچنا مستحب نہیں۔

اور جب پیچھے والا کسی شخص کو کھینچے تو اس کو پیچھے والے کی اس پر اعانت واطاعت کرنا مستحب ہے۔

البتہ بعض شافعیہ اگلی صف سے کسی کو کھینچنے سے منع کرتے ہیں، اور تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ [2]

اور حنابلہ کے نزدیک اگلی صف سے کسی کو اپنے ساتھ شامل کرنے کے لیے کھینچنا مکروہ اور برا ہے، کیونکہ اس میں دوسرے کی اجازت کے بغیر اس کے معاملہ میں دخل دینا پایا جاتا ہے، جو دوسرے کے لیے ایذاء وتکلیف کا باعث ہے، البتہ بعض حنابلہ نے اس کی اجازت دی ہے۔ [3]

---

[1] وقال المالكية: من لم يمكنه الدخول فى الصف، فإنه يصلى منفردا عن المأمومين، ولا يجذب أحدا من الصف، وإن جذب أحدا فلا يطعه المجذوب؛ لأن كلا من الجذب والإطاعة مكروه (الموسوعة الفقهية الكويتية ،ج٢٧ ص ١٨٤، مادة "صلاة الجماعة)

[2] والصحيح عند الشافعية: أن من لم يجد فرجة ولا سعة فإنه يستحب أن يجر إليه شخصا من الصف ليصطف معه، لكن مع مراعاة أن المجرور سيوافقه، وإلا فلا يجر أحدا منعا للفتنة، وإذا جر أحدا فيندب للمجرور أن يساعده لينال فضل المعاونة على البر والتقوى.

ومقابل الصحيح – وهو ما نص عليه فى البويطى واختاره القاضى أبو الطيب – أنه يقف منفردا، ولا يجذب أحدا؛ لئلا يحرم غيره فضيلة الصف السابق (الموسوعة الفقهية الكويتية ،ج٢٧ ص ١٨٥، مادة "صلاة الجماعة)

[3] وقال الحنابلة: من لم يجد موضعا فى الصف يقف فيه وقف عن يمين الإمام إن أمكنه ذلك؛ لأنه موقف الواحد، فإن لم يمكنه الوقوف عن يمين الإمام فله أن ينبه رجلا من الصف ليقف معه، وينبهه بكلام أو بنحنحة أو إشارة ويتبعه من ينبهه .وظاهره وجوبا لأنه من باب ما لا يتم الواجب إلا به .ويكره تنبيهه بجذبه نصا، واستقبحه أحمد وإسحاق لما فيه من التصرف فيه بغير إذنه.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

علامہ ابنِ تیمیہ اور بعض اہلِ عرب کا موقف

حنابلہ میں سے علامہ ابنِ تیمیہ کا فرمانا یہ ہے کہ جب تک اگلی صف میں کھڑے ہوکر باجماعت نماز میں شامل ہونے کی گنجائش ہو، اس وقت تک صف سے الگ ہوکر تنہا کھڑے ہوکر نماز پڑھنا جائز نہیں۔

لیکن اگر اگلی صف میں شامل ہوکر نماز پڑھنے کی گنجائش نہ ہو، تو ایسی مجبوری میں صف میں شامل ہونے کا واجب حکم معاف ہوجاتا ہے، اور تنہا کھڑے ہوکر نماز پڑھنا جائز ہوجاتا ہے۔ [1]

موجودہ دور کے بعض دیگر اہلِ عرب کا بھی یہی موقف ہے۔

چنانچہ عرب کے مشہور عالم ''شیخ محمد بن صالح عثیمین'' نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے، اور انہوں نے اگلی صف سے نمازی کو کھینچنے میں مختلف مفاسد کا ذکر کیا ہے۔ [2]

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وقال ابن عقیل: جوز أصحابنا جذب رجل یقوم معه صفا، وصحح ذلک ابن قدامة؛ لأن الحالة داعیة إلیه، فجاز کالسجود علی ظهره أو قدمه حال الزحام،

ولیس هذا تصرفا فیه، إنما هو تنبیهه لیخرج معه، فجری مجری مسألته أن یصلی معه، وقد ورد عن النبی صلی الله علیه وسلم أنه قال: لینوا بأیدی إخوانکم فإن امتنع من الخروج معه لم یکرهه وصلی وحده (الموسوعة الفقهیة الکویتیة ، ج۲۷ص ۱۸۶ ، مادة "صلاة الجماعة)

[1] ونقول :إن الإمام لا یشبه المأموم فإن سنته التقدم لا المصافة وسنة المؤتمین الاصطفاف .نعم یدل انفراد الإمام والمرأة علی جواز انفراد الرجل المأموم لحاجة وهو ما إذا لم یحصل له مکان یصلی فیه إلا منفردا فهذا قیاس قول أحمد وغیره ولأن واجبات الصلاة وغیرها تسقط بالأعذار فلیس الاصطفاف إلا بعض واجباتها فسقط بالعجز فی الجماعة کما یسقط غیره فیها(مجموع الفتاوی،لا بن تیمیة، ج۲۳،ص۲۴۷ ،باب صلاة الجماعة)

[2] وسئل فضیلة الشیخ :ما حکم صلاة المنفرد خلف الصف؟ وهل یحق له أن یجذب أحدا من الصف المقابل لکی یقوم معه فی الصف الجدید؟

فأجاب بقوله :إذا تم الصف الذی قبله فإنه یصف وحده خلف الصف ویتابع الإمام، ولیس له الحق فی أن یجذب أحدا من الصف الذی قبله؛ لأنه یشوش علیه صلاته، وینقله من فاضل إلی مفضول، ویفتح فرجة فی الصف، وحدیث الجذب ضعیف(مجموع فتاوی ورسائل فضیلة الشیخ محمد بن صالح العثیمین، ج۱۳ ،ص۳۸)

سئل فضیلة الشیخ :ما حکم الصلاة خلف الصف منفردا؟

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

موجودہ حالات میں حنفیہ کا موقف

آج کل چونکہ عوام تو کیا، خاص لوگوں کو بھی دین کے مسائل کا علم نہیں، ایسی صورت میں اگر پچھلی صف میں تنہا نماز پڑھنے والا، اگلی صف سے کسی شخص کو کھینچ کر اپنے ساتھ پچھلی صف میں شامل کرے گا، تو اس کی وجہ سے فتنہ اور فساد لازم آنے یا نماز ہی کے فاسد ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

اس لیے موجودہ حالات میں فقہ حنفی سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم حضرات نے عافیت اور سلامتی اسی میں قرار دی ہے کہ اگر اگلی صف میں جگہ خالی نہ ہو، اور پیچھے ساتھ شامل ہونے کے لیے کوئی مقتدی نہ ہو، تو تنہا اسی جگہ نیت باندھ لینی چاہئے۔

پھر اگر بعد میں دوسرا مقتدی بھی آکر ساتھ میں شریک ہوجائے، تو خیر، ورنہ اس طرح بھی نماز ادا ہوجائے گی، اور ایسی مجبوری میں کوئی گناہ اور کراہت بھی لازم نہیں آئے گی۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

فأجاب فضيلته بقوله :الصلاة خلف الصف المنفرد لا تجوز ولا تصح على القول الراجح وهو المشهور من مذهب الإمام أحمد -رحمه الله -وإن كان عنه رواية أخرى أنها تصح وهو مذهب الأئمة الثلاثة :مالك ,وأبى حنيفة ,والشافعي.

ولكن الراجح أنها لا تصح خلف الصف المنفرد إلا إذا تعذر الوقوف فى الصف بحيث يكون الصف تاما ,فإنه يصلى خلف الصف منفردا تبعا للإمام؛ لأنه معذور ,ولا واجب مع العجز كما قاله أهل العلم -رحمهم الله -وإذا كان الرسول عليه الصلاة والسلام جعل المرأة تقف خلف الصف منفردة عن الرجال للعذر الشرعي ,وهو عدم إمكان وقوفها مع الرجال ,فإن العذر الحسى أيضا يكون مسقطا لوجوب المصافة ,وذلك لأنه فى هذه الحال إذا لم يجد الرجل إلا موقفا خلف الصف منفردا فإما أن يصلى منفردا وحده عن الجماعة ,أو يجذب واحدا من الصف ليكون معه ,أو يتقدم ليصلى إلى جانب الإمام هذه الأحوال الأربع التى يمكن أن تكون لهذا الرجل الذى لم يجد موقفا فى الصف...........

وعلى هذا فقوله صلى الله عليه وسلم (لا صلاة لمنفرد خلف الصف) أو لفرد خلف الصف هو من القسم الثانى أى مما نفيت صحته فلا تصح صلاة منفرد خلف الصف ,ولكن هذا يدل على وجوب المصافة ووجوب المصافة ,عند التعذر يسقط بتعذره ,لأن القاعدة المعروفة عند أهل العلم والتى دل عليه قوله تعالى :(لا يكلف الله نفسا إلا وسعها) (البقرة :من الآية286) تدل على أنه لا واجب مع العجز ,وبهذا تبين أنه إذا تعذر الوقوف فى الصف لكماله فإن الداخل يصف وحده فى هذه الحال صحيحة(مجموع فتاوى ورسائل فضيلة الشيخ محمد بن صالح العثيمين، ج١٥، ص١٩٣ الى١٩٧، باب صلاة الجماعة)

اس سلسلہ میں حنفیہ کی کتب سے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

حنفیہ کی فقہی کتاب ’’منية المصلی ‘‘میں ہے:

ویکرہ للمقتدی أن یقوم خلف الصف وحدہ إلا إذا لم یجد فرجة أن ینتظر إلی الرکوع فإن جاء رجل فیھا وإلا فالقیام وحدہ أولی من جذب رجل من الصف فی زماننا لغلبة الجھل فربما یفضی علی الجھل إلی فساد صلاۃ المجذوب (منية المصلی، ص۲۰۸، کتاب الصلاۃ)

ترجمہ: اور مقتدی کے لیے مکروہ ہے کہ وہ صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہو، لیکن جب وہ اگلی صف میں کھڑے ہونے کی جگہ نہ پائے، تو وہ امام کے رکوع میں جانے تک انتظار کرے، پھر اگر کوئی آدمی آجائے، تو اس کے ساتھ ہی الگ صف بنالے، ورنہ تو ہمارے زمانہ میں صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہوجانا، اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچنے کے مقابلہ میں بہتر ہے، کیونکہ جہالت کا غلبہ پایا جاتا ہے، بسا اوقات جاہل لوگوں کو اگلی صف سے کھینچے جانے کی صورت میں نماز فاسد ہوجاتی ہے(منیۃ)

حنفیہ کی مشہور فقہ کی کتاب ’’الدر المختار ‘‘میں ہے:

لکن قالوا فی زماننا ترکه أولی، فلذا قال فی البحر :یکرہ وحدہ إلا إذا لم یجد فرجة (الدر المختار، معرد المحتار، ج ا، ص۶۴۷، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا)

ترجمہ: لیکن فقہائے کرام نے فرمایا کہ ہمارے زمانہ میں اگلی صف سے کسی کو کھینچنے سے بچنا بہتر ہے، اسی وجہ سے ’’البحر‘‘ میں فرمایا کہ صف سے ہٹ کر تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے، لیکن جب اگلی صف میں جگہ نہ ہو، تو پھر تنہا کھڑا ہونا مکروہ نہیں (درمختار)

اور حنفیہ کی فقہی کتاب ’’مجمع الانھر ‘‘میں ہے:

لکن الأولی فی زماننا القیام وحدہ لغلبة الجھل فإنه إذا جذب أحدا ربما أفسد صلاته (مجمع الانھر، ج ا، ص ۱۲۵، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد

www.idaraghufran.org

الصلاة وما یکره فیها)

ترجمہ: لیکن ہمارے زمانہ میں بہتر یہی ہے کہ(اگلی صف سے کسی کو کھینچنے کے بجائے) تنہا کھڑا ہو، کیونکہ جہالت کا غلبہ ہے، جب کسی کو اگلی صف سے کھینچے گا، تو اس کی نماز فاسد ہونے کا اندیشہ ہے(مجمع الأنھر)

حنفیہ کی معتبر فقہی کتاب ''البحر الرائق ''میں ہے:

وفی القنية والقيام وحده أولى فی زماننا لغلبة الجهل على العوام

(البحر الرائق، ج ا ص ۳۷۴، کتاب الصلاۃ، باب الامامة)

ترجمہ: اور قنیہ میں ہے کہ ہمارے زمانہ میں عوام پر جہالت کا غلبہ ہونے کی وجہ سے تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا بہتر ہے(کسی کو اگلی صف سے کھینچ کر اپنے ساتھ شامل کرنے کے مقابلہ میں)(بحر)

''اعلاء السنن ''میں ہے:

قلت: ولغلبة الغفلة الذهول عن الاحكام على الخواص ايضاً، فيفضى الاجترار الى فساد صلاة المجتر والمستحب اذا افضى الى مفسدة كان تركه اولىٰ (اعلاء السنن، ج۳، ص ۱۴۳۱ مع المتن و شرحه، کتاب الصلاة، باب استحباب اختلاج المنفرد رجلا من الصف ليقوم معه)

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ غفلت کے غلبہ کی وجہ سے شرعی احکام سے لاپرواہی خواص میں بھی پائی جاتی ہے، پس اگلی صف سے نمازی کو کھینچنا اس کی نماز کے فاسد ہونے کا سبب بن جاتا ہے، اور(کسی کو اگلی صف سے کھینچ کر اپنے ساتھ شامل کرنا، صرف مستحب درجہ کا عمل ہے) اور مستحب عمل، جب کسی مفسدہ کا ذریعہ بن جائے، تو اس کو ترک کر دینا بہتر ہوا کرتا ہے(اعلاء السنن)

''فیض الباری ''میں ہے:

والفتوى: على أن لا يفعله اليوم لقلة العلم وكثرة الجهل، فلعله لا

یتأخر ویقاتلہ، فیفسد علیہ صلاتہ (فیض الباری علی صحیح البخاری، ج ۲ ص ۳۶۸، کتاب الاذان، باب إذا رکع دون الصف)

ترجمہ: اور فتویٰ اس بات پر ہے کہ موجودہ زمانہ میں اگلی صف سے کسی کو کھینچ کر اپنے ساتھ شامل نہ کرے، کیونکہ علم کی کمی اور جہالت کی کثرت پائی جاتی ہے، اس لیے عین ممکن ہے کہ اگلی صف والا شخص پیچھے نہ آئے، اور اس سے جھگڑا شروع کردے، جس کی وجہ سے اس کی نماز فاسد ہوجائے (فیض الباری)

موجودہ زمانہ میں جو حنفیہ کی طرف سے مذکورہ موقف بیان کیا گیا ہے، وہ واقعہ کے مطابق ہے۔

اس لیے جب کوئی نمازی ایسے وقت پہنچے کہ اگلی صف میں جگہ میسر نہ ہو، تو اس کو کسی کا انتظار کیے بغیر صف کے پیچھے الگ کھڑے ہوکر جماعت میں شامل ہونا، بلاکراہت جائز ہے، جس کو معیوب سمجھنا یا اس طرزِ عمل کے اختیار کرنے والے کو مطعون کرنا درست نہیں، اور ایسی صورت میں اگلی صف سے کسی نمازی کو کھینچ کر اپنے ساتھ شامل کرنے کا مکلّف کرنا یا اس پر زور دینا درست نہیں۔

خلاصہ

اس مسئلہ کے متعلق شروع سے اب تک جو بحث کی گئی، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ احادیث وروایات میں صفوں کے درمیان کے خلاء کو پُر کرنے اور مرد کو لوگوں کے ساتھ صف میں شامل ہوکر نماز پڑھنے کی تاکید وفضیلت آئی ہے، اور بلاعذر صف سے الگ ہوکر نماز پڑھنے کو ناپسند کیا گیا ہے۔

اگر کوئی نمازی ایسے وقت میں آئے کہ اس کو اگلی صف میں جگہ میسر نہ آئے، تو ایسی صورت میں اس کو تنہا کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کو بعض فقہاء ناجائز اور اس طرح پڑھی گئی نماز کے لوٹانے کو واجب قرار دیتے ہیں۔

لیکن اکثر فقہائے کرام کے نزدیک مذکورہ صورت میں نماز درست ہوجاتی ہے۔

اور موجودہ کم علمی کے زمانہ میں اگلی صف سے کسی نمازی کو کھینچنا مناسب نہیں، اس کے بجائے پیچھے کھڑے ہوکر نماز میں شامل ہونا چاہیئے، جس کے بعد کوئی دوسرا نمازی آکر ساتھ میں شامل

ہو جائے، تو فبہا، ورنہ پھر بھی نماز بلا کراہت درست ہو جائے گی۔

ہمارے نزدیک یہی قول زیادہ مناسب اور معتدل ہے، پس بعض لوگوں کی طرف سے موجودہ دور میں بعض حضرات کا اس طرح پچھلی صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کو بہر حال ناجائز سمجھنا اور اس پر اصرار کرنا درست طرزِ عمل نہیں۔

فقط

وَاللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعۡلَمُ وَعِلۡمُہٗ اَتَمُّ وَاَحۡکَمُ.

محمد رضوان

25/ ذیقعدہ/ 1439ہجری۔ بمطابق 08/ اگست/ 2018ء بروز بدھ

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

پروپرائیٹر: محمد اخلاق عباسی محمد نذران عباسی

نیو

عباسی چکن شاپ

ہمارے ہاں شیور و دیسی مرغی، صاف گوشت اور پوٹہ کلیجی

ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہے۔

نیز شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لئے ہماری خدمات

حاصل کریں۔

دوکان نمبر H-919، حق نواز روڈ، گلاس فیکٹری چوک، راولپنڈی

موبائل: 0301-5642315---0300-5171243

کیا آپ جانتے ہیں؟ مفتی محمد رضوان

دلچسپ معلومات، مفید تجزیات اور شرعی احکامات پر مشتمل سلسلہ

کھانا پکانے (Cooking) کے آداب (قسط2)

(13)...... انڈا اگر ابال کر کھانا ہو تو زردی کو زیادہ پکانا نہیں چاہئے، ورنہ اس کی افادیت ضائع ہوجاتی ہے، ہاف بوائل انڈا استعمال کرنا چاہئے۔انڈے کے استعمال کا سب سے اچھا اور فائدہ بخش طریقہ یہ ہے کہ انڈے کو اتنی دیر تک اُبالا جائے کہ اس کی سفیدی جم جائے اور زردی جمنے کے قریب پہنچ جائے یعنی پورے طور پر نہ جمے، اس کے بعد اس پر ذرا سا نمک اور سیاہ مرچ پسی ہوئی چھڑک کر کھالیا جائے، اگر صرف زردی کھائیں تو یہ اور بھی بہتر ہے، اس طرح پکا ہوا انڈا نیم برشت (ادھ ابلا) کہلاتا ہے۔ ابلتے ہوئے پانی میں انڈا تقریباً ڈیڑھ منٹ تک ابالا جائے، اگر گھڑی نہ ہو تو اتنی دیر تک اُبالا جائے کہ جتنی دیر میں معمولی رفتار سے سو مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکے۔انڈا تازہ استعمال کرنا مناسب ہے۔تازہ انڈے کی پہچان یہ ہے کہ اگر اس کو ہاتھ میں لیکر روشنی کی طرف دیکھیں تو اس میں روشنی کی جھلک نظر آتی ہے، اس کے علاوہ تازہ انڈے کو اگر پانی میں ڈال دیا جائے تو وہ اس میں ڈوب جاتا ہے، اس کے برخلاف جو انڈا خراب ہوتا ہے نہ تو اس میں روشنی کی طرف کر کے دیکھنے سے روشنی نظر آتی ہے اور نہ وہ پانی میں ڈوبتا ہے، بلکہ پانی کے اوپر تیرا کرتا ہے۔

(14)...... دودھ کو جوش دے کر اور کچھ نیم گرم پینا مناسب ہے، اور اگر بغیر جوش دیے پینا ہو تو تھنوں سے نکلتے ہی تازہ بہ تازہ پینا مناسب ہے، لیکن گائے کا دودھ جوش دیے بغیر پینا مناسب نہیں، کیونکہ گائے کے کچے دودھ میں دِق وسِل کے جراثیم کی موجودگی کا خطرہ ہے۔

(15)...... جب چاولوں کو خالی پکایا جاتا ہے، تو بہت سے لوگ ان کو ابال کر پیچ (یعنی چاول کے ساتھ پکا ہوا پانی) نکال کر پھینک دیتے ہیں، جس کی وجہ سے چاولوں کے بہت سے مفید غذائی اجزاء پیچ کے ساتھ ضائع ہوجاتے ہیں، اس لئے چاولوں کو دم پخت کر کے (یعنی دم لگا کر جس میں پانی اندر ہی خشک ہوجاتا ہے) پکانا مناسب ہے، تاکہ اس کے مفید اجزا ضائع نہ ہوں۔

(16)...... تقریباً سب ہی دالوں میں بدن کو غذائیت دینے والے اجزاء کافی مقدار میں ہوتے ہیں، اس لئے جو لوگ گوشت نہیں کھاتے، ان کے لیے گوشت کا بدل دالیں بن جاتی ہیں، خصوصاً اڑد، چنے اور مٹر کی دالیں اس بارے میں زیادہ بہتر ہیں، اور اڑد کی دال جسم کی پرورش کرنے اور طاقت دینے کے لئے بہت اچھی ہے، لیکن دالوں میں بادی پن ہوتا ہے، دیر میں ہضم ہوتی اور ریاح پیدا کرتی ہیں، البتہ مونگ کی دال بادی شمار نہیں کی جاتی اور یہ جلد ہضم بھی ہوجاتی ہے، اس لیے یہ بیماروں اور کمزوروں کے لئے بہت مناسب غذا سمجھی جاتی ہے۔ بادی غذاؤں کے ساتھ اگر مناسب مقدار میں ادرک وغیرہ جیسی بادی توڑنے والی چیزیں شامل کرلی جائیں تو بادی کی کافی حد تک اصلاح ہوجاتی ہے۔ اگر دوسری کوئی بادی چیز مثلاً گوبھی، مٹر، آلو وغیرہ پکائیں، تو ان میں بھی ادرک یا سونٹھ ڈال دینے سے کافی حد تک بادی کی اصلاح ہوجاتی ہے اور گیس پیدا نہیں ہوتی۔

(17)...... چائے، بالخصوص اس کی کثرت صحت کے لئے نقصان دہ ہے، البتہ پکی ہوئی چائے کے بجائے گرم پانی یا دودھ میں اوپر سے پتی ڈالی جائے اور اسے پکایا نہ جائے، اس کا نقصان کم ہے۔

(18)...... کھانا پکاتے وقت تیز مرچ، مصالحہ ڈالنا صحت کے لئے مناسب نہیں، مرچ مصالحہ بقدرِ ضرورت اور ہلکا ڈالنا چاہئے۔

(19)...... وقتاً فوقتاً گوشت، دال، سبزی وغیرہ ادل بدل کر پکانی چاہئے، ہمیشہ اور اکثر ایک ہی قسم کی غذا پکانے اور کھانے سے جسم کو درکار مختلف قسم کے اجزاء میسر نہ آنے سے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔

(20)...... کھانا پکاتے وقت آگ اور چولہے اور گرم چیزوں اور گرم بھاپ اور آنچ سے اپنے جسم اور خاص طور پر منہ کی حفاظت بہت ضروری ہے، ذرا سی غفلت میں بڑا حادثہ رونما ہوسکتا ہے۔

(21)...... بلا سخت ضرورت کے بہت تیز آنچ پر کھانا پکانے کے بجائے کچھ ہلکی آنچ پر کھانا پکانا عام حالات میں زیادہ مفید رہتا ہے۔

(22)...... گیس اور آگ پیدا کرنے والی اشیاء کے استعمال کرنے کے آداب الگ سے ذکر کر دیئے گئے ہیں، وہاں ملاحظہ کرلئے جائیں۔

www.idaraghufran.org

عبرت کدہ حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام: قسط 34 مولانا طارق محمود

﴿اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَ بْصَارِ﴾

عبرت وبصیرت آمیز حیران کن کائناتی تاریخی اور شخصی حقائق

حضرت موسیٰ کی فرعون کو دعوت

حضرت موسیٰ کی طرف سے فرعون کو دعوت دینے کے لیے پانچ کلمات کے ذریعہ دعوت کا پانچ نکاتی پروگرام دیا گیا۔

ان میں سے چارتو دین کی دعوت کے بنیادی نکات تھے، اور پانچواں ان سے ایک مطالبہ پر مشتمل ہے۔

فرعون کی دعوت کے لیے پہلی بات یہ تھی کہ ہم تمہارے رب کے رسول ہیں، اس میں دو نکات آگئے، ایک یہ کہ لوگوں کے رب تم نہیں، بلکہ وہ ذات ہے جو ہر چیز کا، ہمارااور خصوصاً تمہارا بھی رب ہے، دوسرا نکتہ یہ تھا کہ ہم دونوں اسی رب کے بھیجے ہوئے تیرے پاس آئے ہیں خود نہیں آئے، گویا کہ اس ایک جملہ میں توحید ورسالت دونوں چیزوں کا ذکر آگیا۔

تیسرا نکتہ یہ تھا کہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا چھوڑ دو، اور انھیں اپنی اور فرعونیوں کی ذلت آمیز اور درد انگیز غلامی سے آزاد کرو، تم نے انھیں ظلم کے جس شکنجے میں جکڑ رکھا ہے، انھیں اس سے آزاد کردو، کیونکہ فرعون بنی اسرائیل پر بڑے بڑے مظالم کررہا تھا، انھیں بیگار میں پکڑا جاتا، بے زبان چوپایوں کی طرح ان سے دن بھر مشقت لی جاتی، اور ہر طرح کا ذلت آمیز سلوک کیا جاتا تھا، اس لیے تم انھیں ہمارے ساتھ کردو، تاکہ وہ جہاں چاہیں آزادانہ زندگی بسر کرسکیں، اور یہ تیسرا نکتہ خاص اس قسم کے حالات کے مطابق تھا۔

چوتھا نکتہ یہ تھا کہ جو شخص اس راہ ہدایت یعنی اللہ کی توحید اور ہماری رسالت پر ایمان لے آئے گا اور اللہ ہی کی عبادت اور ہماری اطاعت کرے گا، اس کے لئے اس دنیا میں امن اور سلامتی ہوگی اور آخرت میں بھی۔

اور پانچواں نکتہ یہ تھا کہ ہمیں بذریعہ وحی اس بات کی خبر دی گئی ہے کہ جو شخص ہماری دعوت سے منہ پھیرے گا، آخر میں اس کے لئے عذاب ہوگا۔

گویا چوتھے اور پانچویں نکتہ میں ایمان کے نہایت اہم جزء آخرت پر ایمان لانے کی دعوت پیش کی گئی، اور ساتھ ہی یہ بات کہہ دینا کہ ہمارا یہ دعویٰ رسالت بے دلیل نہیں، بلکہ ہم تیرے پاس تیرے رب کی نشانی لے کر آئے ہیں۔

قرآن مجید کی سورہ طٰہٰ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْ إِسْرَائِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى . إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى (سورة طٰه، رقم الآيات ۴۷، ۴۸)

یعنی ”پس تم دونوں اس کے پاس جا کر اس سے کہو کہ ہم دونوں بھیجے ہوئے ہیں تمہارے رب کے، پس تو (ہماری اتباع کے علاوہ) بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے کے لئے چھوڑ دے، اور انھیں تکلیف نہ دے، ہم تیرے پاس ایک بڑی نشانی لے کر آئے ہیں، تیرے رب کی طرف سے، اور سلام ہو اس شخص پر جو پیروی کرے (حق و) ہدایت کی۔ بے شک ہمیں بذریعہ وحی بتلا دیا گیا ہے کہ ہر اُس شخص پر عذاب اور پکڑ ہوگی، جو اس (برحق دعوت) کو جھٹلائے، اور اس سے منہ موڑے“

رسول کی حیثیت اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حاصل تھی، حضرت ہارون علیہ السلام رسول نہیں، نبی تھے، لیکن یہاں دونوں کے لیے رسول کا لفظ یا تو تغلیب کے طور پر استعمال ہوا ہے اور یا لغوی معنیٰ میں استعمال کیا گیا ہے کہ ہم دونوں اللہ تعالیٰ کے پیغامبر ہیں۔

ان آیات میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ ہم تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک بڑی نشانی لے کر آئے ہیں، مفسرین کے نزدیک اس سے حضرت موسیٰ کے دو بڑے بڑے معجزات مراد ہیں، جن میں سے ایک لاٹھی کا اژدھا بن جانا، اور دوسرا بغل سے نکالنے کے بعد ہاتھ کا سفید ہو جانا۔

اور آخر میں جو یہ فرمایا کہ ”سلام ہو اس شخص پر جو پیروی کرے (حق و) ہدایت کی“ اس جملے سے

صحت وسلامتی، دارین کی سعادت وسرخروئی، اور حقیقی اور ابَدی فلاح وکامیابی حاصل کرنے کے طریقِ کار کی نہایت عمدہ، مختصر، اور جامع طریقے سے تعیین وتشخیص فرمادی گئی، اور اس کا مرکزی نقطہ ہے ''اتباعِ ہُدیٰ'' یعنی ہدایت کی پیروی کرنا، اور یہ ایسا جامع لفظ ہے، جس میں ایک طرف تو اس حقیقت کو واضح فرمادیا گیا کہ بندے کا اصل کام، اور اس کی شان عبدیت وبندگی کا حقیقی تقاضا سرکشی اور خودسری نہیں، بلکہ اتباع اور پیروی ہے، اور عبدیت وانابت ہے، اور یہی طریقہ ہے اللہ تعالیٰ کی عنایات حاصل کرنے کا، جبکہ سرکشی اور خودسری ابلیس اور فرعون اور اس جیسوں کا کام ہے، اور یہ طریقہ محرومی اور بدبختی کا طریقہ ہے، جبکہ اتباعِ ہُدیٰ اور پیروئ حق، حضرت آدم اور ان کی اولاد میں سے اللہ تعالیٰ کے نیک صالح بندوں کا طریقہ ہے، اور یہی طریقہ دنیا وآخرت کی سعادت وسرخروئی اور سرفرازی کا ذریعہ ووسیلہ ہے۔ [1]

اللہ تعالیٰ کے پیغمبر چونکہ دنیا کو توحید سکھانے اور راہ ہدایت پر چلانے کے لیے آتے ہیں، اس لیے وہ اپنی اس دعوت پر تو کسی طرح کی مفاہمت کے لیے تیار نہیں ہوتے اور اپنی دعوت کے بنیادی نکات میں وہ کسی طرح اخفا سے کام نہیں لیتے، البتہ! اپنے لب ولہجہ کو اس وقت تک دھیمار کھتے ہیں جب تک مخالفین پر اتمامِ حجت نہیں ہوجاتا، اس لیے یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے فرعون پر اپنی طرف سے عذاب کی کوئی دھونس جمانے کی کوشش نہیں کی، بلکہ اس کو صرف اللہ تعالیٰ کی اس وحی کی خبر دی ہے، جو اِن پر آئی تھی کہ تکذیب اور روگردانی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے، اور پھر بات کو بھی عموم کے انداز میں کہا گیا ہے، تاکہ فرعون اسے اپنے اوپر تنقید ودھمکی قرار دے کر چڑ نہ جائے، یہ الگ بات ہے کہ وہ عموم سے خارج نہیں۔

قرآن مجید کی سورہ نازعات میں بھی حضرت موسیٰ کی فرعون کو دعوت دینے کا ذکر فرمایا گیا ہے،

---

[1] فأتیاہ فقولا إنا رسولا ربک أی أرسلنا إلیک ربک فأرسل معنا بنی إسرائیل أی خل عنھم وأطلقھم من أعمالک ولا تعذبھم أی لا تتعبھم فی العمل، وکان فرعون یستعملھم فی الأعمال الشاقۃ کالبناء وقطع الصخور مع قتل الولدان وغیر ذلک قد جئناک بآیۃ من ربک قال فرعون وما ھی فأخرج موسی یدہ لھا شعاع کشعاع الشمس، وقیل معناہ قد جئناک بمعجزۃ وبرھان یدل علی صدقنا علی ما ادعیناہ من الرسالۃ والسلام علی من اتبع الھدی لیس المراد منہ سلام التحیۃ بل إنما معناہ سلم من العذاب من أسلم (تفسیر الخازن، ج۳ص۲۰۶، سورۃ طٰہٰ)

چنانچہ ارشاد ہے کہ:

اِذْهَبْ إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغٰى .فَقُلْ هَلْ لَّكَ إِلٰى أَنْ تَزَكّٰى . وَأَهْدِيَكَ إِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى .فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرٰى .فَكَذَّبَ وَعَصٰى . ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعٰى .فَحَشَرَ فَنَادٰى .فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلٰى (سورة النازعات، رقم الآيات ١٧ الیٰ ٢٤)

یعنی”تم فرعون کی طرف جاؤ، بے شک وہ سرکشی اختیار کیئے ہوئے ہے۔پس اس سے کہو کہ کیا تجھے اس بات کی طلب ہے کہ تو پاکیزہ بن جائے۔اور میں تیری رہنمائی کروں تیرے رب کی طرف پس تو ڈرے۔پھر حضرت موسیٰ نے دکھائی اسے بڑی نشانی۔تو فرعون نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔پھر وہ پلٹ کر(حضرت موسیٰ کے خلاف) تدبیریں کرنے لگ گیا۔چنانچہ اس نے(لوگوں کو) جمع کر کے پکار کر کہا میں ہوں تمہارا سب سے بڑا رب“

اور سورہ شعراء میں فرعون کو دعوت دینے کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ:

قَالَ كَلَّا فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُوْنَ .فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَا إِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ (سورة الشعراء، رقم الآيات ١٥ الیٰ ١٧)

یعنی”فرمایا کہ ہرگز نہیں!تم دونوں جاؤ ہماری نشانیاں لے کر،ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں۔پس تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم سارے جہانوں کے رب کے(بھیجے ہوئے) رسول ہیں۔یہ کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے“

بنی اسرائیل کا اصلی وطن ملک شام تھا،اور یہ بات واضح رہے کہ اس وقت کا شام موجودہ شام، اردن، لبنان،اسرائیل اور فلسطین کو شامل تھا،حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں یہ لوگ جا کر مصر میں آباد ہو گئے تھے،بعد میں فرعون نے ان کو اپنا غلام بنا لیا تھا اور وہ ان کو اپنی چنگل سے کسی طرح نکلنے نہیں دیتا تھا،ظاہر ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں ملے ہوئے ان مفت کے غلاموں کو وہ اس

طرح آسانی سے کیونکر چھوڑتا؟

قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کے ضمن میں اپنی قوم کی آزادی اوران کوفرعون کی غلامی سے نجات دلانے کے لیے حضرت موسیٰ کی مقدور بھر جہد وکوشش، اس بارے میں حددرجہ فکر مندی، فرعون سے مذاکرات، بحث مباحثہ اور ترغیب کا ذکر بار بار آیا ہے، اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ حضرت موسیٰ کی دعوت معاصر دنیا کی سیاسی تحریکوں اور سیاست کے دائرے کی قیادت وسیادت اورآزادی کی جدوجہد کے مترادف تھی، جیسے بعض متجدد سکالر، قرآن مجید کے اس پورے باب کو جو حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کے گرد گھومتا ہے، اسی زاویۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں، اور پیش کرتے ہیں۔

بلکہ آسمانی شریعتوں کا جو مجموعی نقشہ اور نبوت ورسالت کا جو طرز ومزاج خود قرآن سے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وسنت سے پوری صراحت اور وضاحت کے ساتھ مستفاد ہوتا ہے، اس کے تناظر میں واقعہ کی صورتِ حال یوں بنتی ہے کہ حضرت موسیٰ اولوالعزم، اصحابِ عزیمت، انبیاء ورُسل میں سے تھے، جیسے صحیح احادیث میں اولعزم انبیاء کی ایک محدود فہرست مذکور ہے، اوراس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔

اولوالعزم انبیاء کا کام محض دعوت تک محدود نہیں ہوتا کہ وہ انفرادی اورایک حدتک اجتماعی دعوت دیتے رہیں، اوراسی پر اکتفاء کرلیں، بلکہ اس سے آگے بڑھ کر اللہ نے ان اولوالعزم انبیاء سے صفحۂ ہستی پر امتوں اور ملتوں کی تشکیل، سوسائیٹیوں اور معاشروں کی بنیاد اٹھوانی ہوتی تھیں، انسانی تمدن کے پرانے ڈھانچوں کے کھنڈرات پر نئے انسانی تمدنوں کی اُٹھان کرنی ہوتی تھی، اورامت وملت کی تشکیل کرکے پھران میں آسمانی شریعتوں کے قوانین کا اجتماعی سطح پر اجراء اوراس غرض کے لیے ریاستوں وسلطنتوں کی تشکیل کرانی ہوتی تھی، جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کام وسیع پیمانے پر لیا گیا، تو حضرت موسیٰ کا کارِنبوت بھی اسی نوعیت کا تھا، صرف سیاست نہیں، پورا تمدنی اور ریاستی ڈھانچہ انہوں نے تشکیل دینا تھا۔

طب وصحت (قُسط یا کٹھ:قسط7) حکیم مفتی محمد ناصر

’’قسط‘‘کے متعلق اہلِ علم اور ماہرین کی آراء

احادیث میں بیان فرمودہ قُسط کے عظیم فوائد نقل کرنے بعد اب ذیل میں محدثین اور اطباء و ماہرینِ فن کے چند حوالہ جات ذکر کیے جاتے ہیں۔

علامہ ابنِ قیم رحمہ اللہ قسط کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

قسط کی دو قسمیں ہیں، ایک سفید ہے، جسے (قسطِ) بحری کہا جاتا ہے، اور دوسری (قُسطِ) ہندی ہے، اور قُسطِ ہندی، قسطِ بحری سے زیادہ گرم ہوتی ہے، اور سفید قسط (یعنی قسطِ بحری)، ہندی قسط سے ہلکی (اور طبیعت کے زیادہ موافق) ہے، البتہ قسط کی دونوں قسموں کے فوائد بہت زیادہ ہیں، دونوں طرح کی قسط تیسرے درجے میں گرم خشک ہیں، بلغم کو صاف کرتی ہیں، زکام کو دُور کرتی ہیں، اگر ان دونوں کو پیا جائے، تو جگر اور معدہ کی کمزوری اور ان دونوں کی برودت کے لئے مفید ہیں، نیز باری کے بخار اور میعادی بخار کے لئے کے بھی مفید ہیں، اور پہلو کے درد کو ختم کرتی ہیں، اور زہروں کے لئے تریاق ہیں، اور جب ان کو پانی اور شہد کے ساتھ ملا کر چہرے کی مالش کی جائے، تو چھائیاں دُور ہو جاتی ہیں، حکیم جالینوس نے لکھا ہے کہ یہ (جوڑوں کی) اینٹھن، پہلوؤں کے دردوں کے لئے مفید ہے، اور کدو دانوں (جو پیٹ کے کیڑوں کی ایک قسم ہے) کو ختم کرتی ہے۔

طب سے نا آشنا اطباء سے ذاتِ جنب (یعنی پہلو) کے درد کی تکلیف میں قُسط کا مفید ہونا پوشیدہ رہ گیا، اس لئے انہوں نے قُسط کے ذاتِ جنب (یعنی پہلو) کی تکلیف میں مفید ہونے سے انکار کر دیا، اور اگر یہ بات انہیں حکیم جالینوس سے ملتی، تو اسے نص کا درجہ دیتے، حالانکہ بہت سے متقدمین اطباء نے اس بات کو بیان کیا ہے کہ قسط بلغم سے ہونے والے ذاتِ جنب کے درد میں مفید ہے، اس کو خطابی نے محمد بن جہم کے واسطہ سے بیان کیا ہے۔

ہم اس سے پہلے یہ وضاحت کر چکے ہیں کہ انبیاء کی طب کے سامنے اطباء کی موجودہ طب کی حیثیت اس سے کم تر ہے، جو اطباء کے مکمل فنِ طب کے سامنے کاہنوں کی باتوں کی ہے۔ (غور کرنے کی بات یہ ہے کہ) وحی کے ذریعہ جو علاج تجویز کیا گیا ہو، اس کا مقابلہ اس علاج سے کیسے کیا جا سکتا ہے، جو صرف تجربہ اور قیاس پر مبنی ہو، وحی میں بیان کردہ علاج تجربہ سے حاصل کردہ علاج سے افضل ہے۔ جاہل لوگوں کی حالت یہ ہے کہ اگر ان کو یہود و نصاریٰ اور مشرک اطباء سے کوئی دواء مل جائے، تو اسے آنکھ بند کر کے قبول کر لیتے ہیں، اور اس کی قبولیت کے لئے تجربہ کی کوئی شرط بھی نہیں لگاتے۔

ہم بھی اس بات کے منکر نہیں کہ تجربہ (اور عادت) کا دواؤں کے اثر میں خاص مقام ہوتا ہے، اور تجربہ کی ہوئی دواؤں اور غذاؤں کی تاثیر کا بغیر تجربہ کی ہوئی دواؤں اور غذاؤں کے مقابلہ میں زیادہ علم ہوتا ہے، بلکہ بعض اوقات غیر تجربہ شدہ دواؤں کا بالکل فائدہ نہیں ہوتا۔ فاضل اطباء کسی دواء وغیرہ کو جب مطلقاً بیان کرتے ہیں، تو اس دواء کے مزاج اور موسم اور جگہ اور تجربہ کا بھی اس میں دَخل سمجھا جاتا ہے، اور اطباء کا کسی دواء کو مطلقاً بیان کرنا اُن کے کلام میں کمزوری کا سبب نہیں سمجھا جاتا، تو سب سے زیادہ سچ بولنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر کیسے اعتبار نہ کیا جائے، جبکہ انبیاء کے مقابلہ میں عام انسان جہالت اور ظلم میں بھی مبتلاء ہوتے ہیں، برخلاف نبی کے، جس کی مدد اور نصرت جبریلِ امین سے کی جاتی ہے، اور اُس نبی کو نورِ بصیرت بھی عطا کیا جاتا ہے۔

(الطب النبوی لابن القیم، صفحہ ۲۶۸، حرف القاف، فصل فی ذکر شیء من الأدویة والأغذية المفردة التی جائت علی لسانه ﷺ مرتبة علی حروف المعجم)

حکیم مظفر حسین اعوان صاحب قُسط کے فوائد اور خواص کے بارے میں لکھتے ہیں:

قسط بیرونی طور پر (یعنی مثلاً زیتون کے تیل میں حل کر کے جلد پر لیپنے سے) جالی (یعنی جلد کی سطح کو صاف کرتا ہے)، محلّل (یعنی ورموں کو تحلیل کرتا ہے)، اور مجفف (یعنی ورموں اور زخموں کو خشک کرتا ہے) اور اندرونی طور پر (یعنی پانی یا کسی دوسرے مناسب مرکب کے ساتھ شامل کر کے) مقوِیِ اعصاب ہے، اس لئے دماغ کو قوت بخشتا ہے، اعضائے رئیسہ (یعنی دل، اور دماغ) اور باہ

اور جگر کو بھی قوت دیتا ہے، اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے، اور دماغی بیماریوں مثل فالج اور لقوہ اور رعشہ کے لئے مفید ہے، پیٹ کے کیڑے مارتا ہے، اور پیشاب وحیض جاری کرتا ہے، اس میں ذرا سی الائچی خرد (یعنی چھوٹی الائچی) شامل کرکے خیسانده (یعنی قسط اور چھوٹی الائچی کو بغیر جوش اور اُبال دیئے پانچ، چھ گھنٹے پانی میں بھگو کر اور) تیار کرکے استعمال کرانے سے بلغمی امراض مزمن (یعنی پرانے بلغمی امراض، جیسے سینہ کی جکڑن، اور بلغم وریشہ کی وجہ سے سانس کی تنگی) وجع مفاصل (یعنی ریاح کی وجہ سے ہونے والے جوڑوں کے درد) اور جلدی بیماریوں میں بہت فائدہ ہوتا ہے، منفث بلغم ہونے (یعنی بلغم ختم کرنے کی صلاحیت رکھنے) کی وجہ سے ضیق النفس (یعنی سانس کی تنگی)، کھانسی اور اوجاعِ صدر (یعنی سینہ کے دردوں) کو تسکین دینے کے لئے شہد میں ملا کر چٹاتے ہیں، سکول آف ٹراپیکل میڈیسن کلکتہ نے تجربات کرکے اس کو دمہ کے لئے مفید پایا ہے، اس کا سیال خلاصہ (لیکوڈ ایکسٹریکٹ آف کوٹھ) ایک چمچہ خرد پانی میں ملا کر صبح وشام مرضِ دمہ میں استعمال کیا جارہا ہے۔ قسط تلخ کو بیرونی طور پر ہی استعمال کیا جاتا ہے، چنانچہ فالج، لقوہ، رعشہ، وجع المفاصل، نقرس (یعنی پاؤں کی انگلیوں کے جوڑوں کے دردوں) اور عرق النساء جیسے امراضِ باردہ (یعنی ٹھنڈک یا نمی وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہونے والے امراض) میں درد کو تسکین دینے کے لئے روغن کُنجد (یعنی تِلوں کے تیل) میں ملا کر مالش کرتے یا ضماد لگاتے (یعنی درد کی جگہ لیپتے) ہیں، نسخہ میں مطلق قسط لکھا ہو تو اس سے مراد قسط شیریں ہوتا ہے، اسے کپڑوں میں رکھنے سے کیڑے کپڑوں کو خراب نہیں کرتے (کتاب المفردات المعروف بہ خواص الادویہ، صفحہ 380، 381، از حکیم مظفر حسین اعوان، مطبوعہ: شیخ غلام علی اینڈ سنز)

حکیم فیض محمد فیض صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہیں:

قسطِ شیریں اعصابی صالح اخلاط پیدا کرنے میں مجرب ہے، سفید نرم لکڑی ہے، آسانی سے سحق ہو (یعنی پِس) جاتا ہے، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسط کے متعلق فرمایا ہے کہ عظیم فوائد کی حامل ہے، بچوں کے سوکڑا پن اور بوڑھوں کی صحت بحال کرنے میں مجرب علاج ہے، احتیاطاً مزاج لکھا گیا ہے، ورنہ قسط میں ہر مرض کی شفاء اور مقوی بدن مجرب دواء ہے، ہر مرکبات میں شامل کرنا اسلامی تبرک سمجھ کر استعمال کرانا مؤلدِ خون، مقوی اعصاب مجرب دواء

ہے، معدہ میں جاتے ہی پھول جاتی ہے، غذائیت سے بھرپور ہونے کی وجہ سے غیر طبعی بڑھاپے کو جوانی میں تبدیل کرنے میں لاثانی ہے۔ 2 تا 3 ماشہ کھلا سکتے ہیں (المفردات الاسلامی، صفحہ 104)

(قُسطِ شیریں) اعصابی قشری (یعنی مزاج کے اعتبار سے تر گرم) مقوی حابس (مثلاً خونی دستوں کو روکنے والی) ہے، عضلاتی تحریک (یعنی خشکی کے امراض) میں کمزور مریضوں کو جوانی میں تبدیل کرتا ہے، 1 تا 3 ماشہ دودھ میں شہد ملا کر کھلانا خون صالح پیدا کرتا ہے، تخمِ گاجر 5 تولہ، الائچی خورد (یعنی چھوٹی الائچی) 2 تولہ، قسط شیریں 5 تولہ، قند سفید (یعنی کوزہ مصری) 10 تولہ سفوف (پاؤڈر) بنا کر 3 ماشہ صبح وشام اعصابی غذا کے ساتھ کھلانا فائدہ مند ہوتا ہے (المفردات الاسلامی، صفحہ 180)

حکیم یاسین صاحب نے قسطِ شیریں کے مزاج کو گرم تر قرار دیا ہے، اور فرمایا ہے کہ قسطِ شیریں گرم تر مزاج ہونے کی وجہ سے سردی اور خشکی کے امراض کے لئے مفید ہے، چنانچہ قُسطِ شیریں جگر کو فعال بناتی ہے، اور اعصاب کو قوی اور مضبوط کرتی ہے، اور سوداوی ورموں کو تحلیل کرتی ہے، نیز پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے، بلغم خارج کرتی ہے، سردی خشکی کی وجہ سے ہونے والے دردوں کو سکون فراہم کرتی ہے، فالج، رعشہ، لقوہ اور عرق النساء بھی بنیادی طور پر سردی خشکی کے امراض ہیں، اس لئے ان امراض میں قُسطِ شیریں فائدہ مند ہے۔

نیز قسطِ شیریں پیشاب آور ہونے کے علاوہ گردہ اور مثانہ کی پتھری کو تحلیل کر کے خارج کرتی ہے۔

اسی طرح جن خواتین کو حیض اور نفاس میں رُکاوٹ کی شکایت ہو تو قسطِ شیریں اس رُکاوٹ کو دُور کر کے بغیر تکلیف کے حیض جاری کرتی ہے۔ انسانی جسم میں حرارت کی پیدائش کا تعلق جگر کے ساتھ ہے، جب جگر صحیح طور پر کام کرتا ہے، تو کھائی جانے والی خوراک اور غذا بھی صحیح طور پر ہضم ہو کر جسم کا حصہ بنتی ہے، قسطِ شیریں کی یہ خاصیت بھی ہے کہ یہ جگر کی اصلاح کرتی ہے (تحقیقات خواص المفردات، حصہ دوم، غدی مکمل، صفحہ 286)

ادارہ غفران میں قمری مہینوں کی 17، 19، اور 21 تاریخوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔
حجامہ کے لئے تشریف لانے والے حضرات مندرجہ ذیل فون نمبر پر وقت لے کر تشریف لائیں۔
حکیم مفتی محمد ناصر صاحب: 051-5507270 0333-5365830

اخبارِ ادارہ

مفتی محمد ناصر

ادارہ کے شب وروز

□......6/13/20/27/ ذیقعدہ بروز جمعہ متعلقہ مساجد میں وعظ ومسائل کے سلسلے حسبِ معمول ہوئے۔

□......8/15/22/29/ ذیقعدہ بروزاتوار مدیر صاحب کی اصلاحی مجالس منعقد ہوتی رہیں۔

□......7/ ذیقعدہ بروز ہفتہ ادارہ کے قدیم پڑوسی جناب یوسف صاحب کے فوت ہونے پراُن کی نمازِ جنازہ مفتی امجد حسین صاحب نے قریبی قبرستان میں پڑھائی، اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائیں، آمین۔

□......7/ ذیقعدہ بروز ہفتہ، بعد مغرب جناب سہیل قریشی صاحب (برادرِ صغیر جناب مولانا بدر عالم قریشی صاحب مرحوم) کے ماموں زاد بھائی کے گھر پر محلّہ کرتار پورہ، راولپنڈی میں، عشائیہ کے اندر مدیر صاحب، مفتی محمد امجد صاحب، مولانا طارق محمود صاحب اور مولانا محمد ریحان صاحب شریک ہوئے۔

□......11/ ذیقعدہ، 25جولائی، بروز بدھ، 2018عیسوی کے ملکی انتخابات کے لیے ارکانِ ادارہ نے ووٹ ڈالنے کے عمل میں شرکت کی۔

□......11/ ذیقعدہ، جناب خورشید خان صاحب کے یہاں گھر پر مدیر صاحب نے اپنے ہمشیرگان کے ہمراہ ظہرانہ میں شرکت کی۔

□......14/ ذیقعدہ بروز ہفتہ تا24ذیقعدہ بروز منگل، حجامہ کی عملی تربیت سے متعلق اسلام آباد طبیہ کالج (ویسٹریج، راولپنڈی) میں منعقد ہونے والے کورس میں بندہ محمد ناصر نے شرکت کی۔

□......15/ ذیقعدہ بروزاتوار، مدیر صاحب نے ''سوہان'' میں اپنے برادرِ نسبتی جناب قاری فضل العظیم صاحب کے بیٹے عبدالرحمٰن صاحب کا نکاح اپنے دوسرے برادرِ نسبتی قاری فضل الرحیم صاحب کی بیٹی سے پڑھایا، بعد عشاء نکاح کے ولیمہ میں بھی شرکت کی۔

□......15/ ذیقعدہ بروزاتوار قاری بشیر صاحب (ہری پور) مدیر سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔

□......16/ ذیقعدہ بروز پیر، مدیر صاحب نے ''ائر پورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی، راولپنڈی'' میں جناب بابر صاحب شیروانی کے گھر پر، جناب نعیم خان صاحب کے برخوردار دانیال خان کا نکاح پڑھایا۔

□......22/ ذیقعدہ بروزاتوار، بعد ظہر، مولانا مفتی محمد نعیم صاحب (سکنہ ڈاک بہسود، نوشہرہ) ادارہ میں تشریف لائے، بعض علمی وفقہی مسائل پر مدیر صاحب سے گفتگو ہوئی۔

☐......23/ ذیقعدہ بروز پیر، بعد مغرب، مفتی ادریس صاحب (اسلام آباد) اور قاری فضل الحکیم صاحب (بحریہ ٹاؤن) ادارہ میں تشریف لائے، اور بعض مسائلِ حج پر مدیر صاحب سے گفتگو کی۔

☐......23/ ذیقعدہ بروز پیر، بعد ظہر، ادارہ میں حکیم قاری محمد اقبال صاحب کا طبی لیکچر ہوا۔

☐......24/ ذیقعدہ بروز منگل مولانا طلحہ صاحب مع اہلیہ سفرِ حج کے لئے تشریف لے گئے، اللہ تعالیٰ بعافیت مبرور مقبول حج وعمرہ کی سعادت عطا فرمائیں۔ آمین

☐......10/ ذی الحجہ، بروز بدھ تا 22 ذی الحجہ، بروز اتوار، ادارہ کے تعلیمی شعبوں میں عیدالاضحیٰ کی تعطیلات رہنے کا فیصلہ ہوا۔

☐......مسجدِ غفران میں 10 ذی الحجہ 1439 ہجری بمطابق اگست 2018 عیسوی کی عیدالاضحیٰ کی نماز کے لیے صبح، 5:50 بجے کا وقت مقرر ہوا، تاکہ عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد جلد از جلد اجتماعی قربانیوں کا عمل شروع ہو سکے۔ اور مسجد بلال (صادق آباد) میں ساڑھے چھ بجے اور مسجد نسیم میں سوا چھ بجے عید کی نماز کا وقت مقرر ہوا۔

☐......27/ ذیقعدہ بروز جمعہ، مولانا میاں محمد ایاز صاحب (شیخ الحدیث: جامعہ اسلامیہ فریدیہ، شبقدر، چارسدہ) چند اہلِ علم حضرات کے ہمراہ ادارہ میں تشریف لائے، مدیر صاحب سے ملاقات فرمائی۔

☐......16/ ذیقعدہ (30/ جولائی) بروز پیر سے تعمیرِ پاکستان سکول میں گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد دوبارہ پڑھائی کا آغاز ہوا۔

عدنان احمد خان
0345-5067603

الفہد فوڈز کوکنگ سنٹر

دوکان نمبر K-93، ظفر الحق روڈ، نزد بوبی پان شاپ، کمیٹی چوک، راولپنڈی
فون: 051-5961624

اخبارِ عالم   مولانا غلام بلال

دنیا میں وجود پذیر ہونے والے اہم ومفید حالات وواقعات، حادثات وتغیرات

21 / جولائی / 2018ء / 7 / ذیقعدہ / 1439ھ: پاکستان: سندھ، پنجاب، بلوچستان، بیوروکریسی میں بڑے پیمانے پر اکھاڑ پچھاڑ، کئی سیکرٹری کمشنر اور پولیس افسران تبدیل 22 / جولائی: پاکستان: ایفیڈرین کیس، حنیف عباسی کو عمر قید، کمرہ عدالت سے گرفتار، 7 ملزم بری 23 / جولائی: پاکستان: حنیف عباسی نا اہلی پر این اے 60 میں الیکشن ملتوی، احتجاج پر 50 افراد کے خلاف مقدمہ درج 24 / جولائی: پاکستان: الیکشن 2018ء، انتخابی مہم ختم، تیاریاں مکمل، پولنگ اسٹیشنز پر فوج تعینات، آئندہ حکمران کا فیصلہ کل ہوگا، آخری وقت تک سیاسی پارٹیوں کے جلسے، ریلیاں اور کارنر میٹنگز جاری رہیں 26 / جولائی: پاکستان: الیکشن 2018ء: پی ٹی آئی 119، ن لیگ 47 نشستوں پر آگے، پیپلز پارٹی 38، ایم ایم اے 9، ق لیگ 5، تحریک انصاف کا جشن، ن لیگ، مجلسِ عمل، اے این پی نے نتائج مسترد کردیے، دیگر جماعتوں کے بھی تحفظات ☎ رزلٹ ٹرانسمیشن (RT) سسٹم بیٹھ گیا، الیکشن کمیشن پہلا رزلٹ رات 4 بجے جاری کرسکا، متعدد مقام پر پولنگ ایجنٹس کو باہر نکال دیا گیا، فارم 45 بھی نہیں دیا گیا، دیگر سیاسی پارٹیوں کا الزام ☎ کوئٹہ پولنگ اسٹیشن کے باہر دھماکہ، 5 پولیس اہلکاروں سمیت 32 جاں بحق، 84 زخمی، بلیدہ میں فائرنگ سے 3 فوجی جوانوں سمیت 4 افراد جاں بحق 27 / جولائی: پاکستان: قومی اسمبلی، پی ٹی آئی 119، ن لیگ 63، پیپلز پارٹی 43 نشستوں پر آگے، اچکزئی اور بزنجو کی جماعتوں کا صفایا، لاہور: ن لیگ قومی اسمبلی کی 10، تحریک انصاف 4 نشستوں پر کامیاب، تحریکِ انصاف کو خیبر پختونخوا اسمبلی میں دوتہائی اکثریت حاصل ☎ پنجاب اسمبلی، ن لیگ 125، پی ٹی آئی 118 نشستیں، حکومت سازی کے لیے جوڑ توڑ 28 / جولائی: پاکستان: عام انتخابات کے بعد معطل بلدیاتی فنڈ بحال، تقرریوں، تبادلوں پر پابندی ختم 29 / جولائی: پاکستان: پنجاب میں جوڑ توڑ عروج پر، 4 آزاد ارکان پی ٹی آئی کے ساتھ مل گئے 30 / جولائی: پاکستان: سیلفی جنون، راجن پور سیلفی لیتے ہوئے جوان چشمے میں ڈوب کر جاں بحق 31 / جولائی: پاکستان: سابق وزیرِ اعظم میاں نواز شریف طبیعت خرابی، پمز میں علاج جاری، پرائیویٹ وارڈ سب جیل قرار یکم / اگست: پاکستان: اسلام آباد، فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے 50 ہزار 163 عازمینِ حج، حجاز مقدس پہنچ گئے 2 / اگست: پاکستان: لاہور، 500 کی وی کی 282 کلومیٹر طویل ٹرانسمیشن لائن کی تعمیر مکمل، این ٹی ڈی سی نے اینگرو کول

پاور پلانٹ کوقومی گرڈ سے منسلک کردیا ✍3/اگست: امریکا: واشنگٹن، امریکی سینٹ، 716ارب ڈالرکا دفاعی بجٹ منظور، پاکستانی امداد میں کٹوتی، سرحد کی نگرانی میں 15 کروڑ ڈالرمختص ✍4/اگست: پاکستان: وفاق میں حکومت سازی، ایم کیوایم سے تحریری معاہدہ، پی ٹی آئی کے نمبر پورے ✍5/اگست: پاکستان: لاہور ہائیکورٹ، نواز شریف، مریم اور صفدرکی، سزا کے خلاف درخواست، فل بنچ تشکیل ✍6/اگست: پاکستان: لوڈشیڈنگ، شارٹ فال 6ہزار میگا واٹ، 16 گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ سے عوام بلبلا اٹھے، احتجاج و مظاہرے ✍7/اگست: پاکستان: اسلام آباد، ایف بی آر، برطانیہ میں غیر منقولہ جائیدادیں رکھنے والوں کے خلاف کاروائی شروع ☎ پی ٹی آئی پارلیمانی اجلاس، عمران خان وزارتِ عظمٰی کے لیے نامزد ☎ ن لیگ کی مجلسِ عاملہ کا اجلاس، شہباز شریف وزارتِ عظمٰی کے لیے متفقہ امیدوار نامزد ✍8/اگست: پاکستان: عمران کو حلف اٹھانے کی مشروط اجازت، 2حلقوں میں نتیجہ رک گیا، 3 سے مشروط جاری ✍9/اگست: پاکستان: قومی اسمبلی کا اجلاس 13 اگست کو طلب، نومنتخب ارکان حلف اٹھائیں گے، سپیکر وڈپٹی سپیکر کا انتخاب ہوگا ✍10/اگست: پاکستان: سعودی حمایت، اسلامی ترقیاتی بینک 4ارب ڈالر سے زائد قرضہ دینے پرآمادہ ✍11/اگست: پاکستان: سینیٹ کمیٹی، قرآن اور اسوۂ حسنہ کولازمی قرار دینے کی سفارش۔

TOYOTA GENUINE PARTS
حافظ احسن: 0322-4410682
HONDA GENUINE PARTS

اشرف آٹوز

ٹویوٹا اور ہنڈا کے جینین اور رپلیسمنٹ باڈی پارٹس دستیاب ہیں

4318-C
چوک گوالمنڈی، راولپنڈی
Ph:051- 5530500 5530555

این ای-3956، چکلالہ روڈ
بالمقابل پی ایس او پٹرول پمپ
چاہ سلطان، راولپنڈی
Ph:051-5702727

ashrafautos.rawalpindi@gmail.com

ترتیب وپیشکش مولانا طارق محمود

ماہنامہ''التبلیغ'' جلد نمبر15(1439ھ) کی اجمالی فہرست

﴿آئینۂ احوال﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
روہنگیا کے مسلمانوں پر مظالم	مفتی محمد رضوان	شمارہ1ص3
مسلمان کی عیب جوئی وعیب گوئی بڑا جرم ہے	// //	شمارہ2ص3
کائنات کی وسعت اور موجودہ سائنس	// //	شمارہ3ص3
اندر بھی دیکھیے کہ کیا ہو رہا ہے؟	// //	شمارہ4ص3
سیاسی استحکام کی ضرورت	// //	شمارہ5ص3
اصلاحِ معاشرت کی ضرورت	// //	شمارہ6ص3
مسلم لیگ ن کا پانچ سالہ دورِ حکومت	// //	شمارہ7ص3
قانون کی حکمرانی	// //	شمارہ8ص3
جمہوری سیاسی نظام کو مضبوط کرنے کی ضرورت	// //	شمارہ9ص3
نئی حکومت کے انتخاب میں عوام کی ذمہ داری	// //	شمارہ10ص3
مختلف قوتوں کی باہمی کشمکش	// //	شمارہ11ص3
وطنِ عزیز میں 2018ء کے انتخابات	// //	شمارہ12ص3

﴿درسِ قرآن﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
موت سے ڈر کر نکلنا اور مر کر دوبارہ زندہ ہونا (سورہ بقرہ: قسط156)	مفتی محمد رضوان	شمارہ1ص6
قتال فی سبیل اللہ اور اللہ کو قرضِ حسن دینا (سورہ بقرہ: قسط157)	// //	شمارہ2ص6

قصہ بنی اسرائیل کے ایک نبی اور حضرت طالوت کا (سورہ بقرہ: قسط158)	مفتی محمد رضوان	شمارہ3 ص6
آلِ موسیٰ و آلِ ہارون کی باقیات کی برکت (سورہ بقرہ: قسط159)	// //	شمارہ4 ص6
حضرت طالوت کی فوج کی آزمائش (سورہ بقرہ: قسط160)	// //	شمارہ5 ص6
جالوت اور اس کے لشکر کو شکست اور جالوت کا قتل (سورہ بقرہ: قسط161)	// //	شمارہ6 ص6
بعض رسولوں کی بعض پر فضیلت (سورہ بقرہ: قسط162)	// //	شمارہ7 ص5
قیامت سے قبل اللہ کے رزق سے خرچ کرنے کا حکم (سورہ بقرہ: قسط163)	// //	شمارہ8 ص5
آیۃ الکرسی کی تفسیر وتشریح (سورہ بقرہ: قسط164)	// //	شمارہ9 ص5
دین میں جبر وزبردستی نہیں (سورہ بقرہ: قسط165)	// //	شمارہ10 ص5
مومنوں کا ولی، اللہ اور کافروں کے ولی طاغوت ہیں (سورہ بقرہ: قسط166)	// //	شمارہ11 ص6
حضرت ابراہیم کا منکرِ توحید سے مکالمہ (سورہ بقرہ: قسط167)	// //	شمارہ12 ص6

﴿درسِ حدیث﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
امتِ محمدیہ کی غالب واکثر عمر	مفتی محمد رضوان	شمارہ1 ص13
ساٹھ سال کی عمر ہونے پر اللہ کی طرف سے عذر کا مکمل ہونا	// //	شمارہ2 ص16
چالیس سال سے زیادہ عمر کی فضیلت سے متعلق احادیث	// //	شمارہ3 ص17
ایمان کی حالت میں فوت ہونے کی فضیلت	// //	شمارہ4 ص16
بحالتِ ایمان فوت ہونے پر شفاعتِ نبی کا حصول (قسط1)	// //	شمارہ5 ص13
بحالتِ ایمان فوت ہونے پر شفاعتِ نبی کا حصول (قسط2)	// //	شمارہ6 ص12
بحالتِ ایمان فوت ہونے پر شفاعتِ نبی کا حصول (قسط3)	// //	شمارہ7 ص15
بحالتِ ایمان فوت ہونے پر شفاعتِ نبی کا حصول (قسط4)	// //	شمارہ8 ص11
بحالتِ ایمان فوت ہونے پر شفاعتِ نبی کا حصول (قسط5)	// //	شمارہ9 ص13
بحالتِ ایمان فوت ہونے پر شفاعتِ نبی کا حصول (قسط6)	// //	شمارہ10 ص13

بحالتِ ایمان فوت ہونے پر شفاعتِ نبی کا حصول (قسط7)	مفتی محمد رضوان	شمارہ11ص14
بحالتِ ایمان فوت ہونے پر شفاعتِ نبی کا حصول (قسط8)	// //	شمارہ12ص14

﴿مقالات ومضامین﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
شاہ ولی اللہ صاحب کا فقہ واجتہاد میں توسع واعتدال (قسط3)	مفتی محمد رضوان	شمارہ1ص15
دینداری کے لیے فقہ وعلمِ دین کی ضرورت خطاب	// //	شمارہ1ص18
مباحث روح وبدن (حصہ ہشتم)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ1ص37
پھر پیش نظر گنبد خضریٰ ہے حرم ہے (چھٹی وآخری قسط)	// //	شمارہ1ص41
شاہ ولی اللہ صاحب کا فقہ واجتہاد میں توسع واعتدال (قسط4)	مفتی محمد رضوان	شمارہ2ص19
جناب شکیل عثمانی صاحب	// //	شمارہ2ص23
مباحث روح وبدن (حصہ نہم)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ2ص29
سوشل میڈیا کے استعمال میں شرعی حدود کی پامالی	مولانا محمد الطاف	شمارہ2ص35
شاہ ولی اللہ صاحب کا فقہ واجتہاد میں توسع واعتدال (قسط5)	مفتی محمد رضوان	شمارہ3ص22
علماء وطلبہ کو علم میں تفقہ وتعمق اور اعتدال کی ضرورت	// //	شمارہ3ص25
مباحث روح وبدن (آخری حصہ دہم)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ3ص37
شاہ ولی اللہ صاحب کا فقہ واجتہاد میں توسع واعتدال (قسط6)	مفتی محمد رضوان	شمارہ4ص22
روحانی، مجرد قوتیں سب ہی مقدس نہیں ہوتیں	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ4ص33
شاہ ولی اللہ صاحب کا فقہ واجتہاد میں توسع واعتدال (قسط7)	مفتی محمد رضوان	شمارہ5ص24
ملفوظات	// //	شمارہ5ص28
سرزمینِ ہزارہ، دلفریب نظارہ (قسط1)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ5ص32
شاہ ولی اللہ صاحب کا فقہ واجتہاد میں توسع واعتدال (قسط8)	مفتی محمد رضوان	شمارہ6ص20
ملفوظات	// //	شمارہ6ص37
سرزمینِ ہزارہ، دلفریب نظارہ (قسط2)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ6ص39

شاہ ولی اللہ صاحب کا فقہ واجتہاد میں توسع واعتدال (قسط9)	مفتی محمد رضوان	شمارہ7 ص20
ملفوظات	// //	شمارہ7 ص27
سرزمینِ ہزارہ، دلفریب نظارہ (قسط3)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ7 ص33
شاہ ولی اللہ صاحب کا فقہ واجتہاد میں توسع واعتدال (قسط10)	مفتی محمد رضوان	شمارہ8 ص16
ملفوظات	// //	شمارہ8 ص19
باز آؤ	ماسٹر عبدالحلیم احقر	شمارہ8 ص32
سرزمینِ ہزارہ، دلفریب نظارہ (قسط4)	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ8 ص33
بعد اقامت، سنت پڑھنے کے متعلق ولی اللّٰہی موقف	مفتی محمد رضوان	شمارہ9 ص21
ملفوظات	// //	شمارہ9 ص42
مراسلہ: بہاروں کا زمانہ، یادوں کا خزانہ	محمد عبداللہ صدیقی	شمارہ9 ص48
سنتوں کی قضاء کے متعلق ولی اللّٰہی موقف	مفتی محمد رضوان	شمارہ10 ص18
ملفوظات	// //	شمارہ10 ص29
باجماعت نماز کے متعلق شاہ ولی اللہ کا موقف	// //	شمارہ11 ص21
افادات وملفوظات	// //	شمارہ11 ص26
ادارہ غفران میں اجتماعی قربانی	ادارہ	شمارہ11 ص38
”نمازِ وتر“ کے متعلق شاہ ولی اللہ کا موقف	مفتی محمد رضوان	شمارہ12 ص18
افادات وملفوظات	// //	شمارہ12 ص25

﴿ تاریخی معلومات ﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
ماہِ رمضان: آٹھویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	مولانا طارق محمود	شمارہ1 ص47
ماہِ شوال: آٹھویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ2 ص39
ماہِ ذیقعدہ: آٹھویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ3 ص44

ماہِ ذی الحجہ: آٹھویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	مولانا طارق محمود	شمارہ 4 ص 38
ماہِ محرم: آٹھویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ 5 ص 40
ماہِ صفر: آٹھویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ 6 ص 45
ماہِ ربیع الاول: آٹھویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ 7 ص 38
ماہِ ربیع الآخر: آٹھویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ 8 ص 36
ماہِ جمادی الاولیٰ: آٹھویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ 9 ص 52
ماہِ جمادی الاخریٰ: آٹھویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ 10 ص 34
ماہِ رجب: آٹھویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ 11 ص 40
ماہِ شعبان: نویں نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات	// //	شمارہ 12 ص 29

﴿علم کے مینار﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، تکالیف اور آزمائشیں (حصہ دوم)	مفتی غلام بلال	شمارہ 1 ص 49
امام ابو حنیفہ کے جانشین اور وارثین	// //	شمارہ 2 ص 41
امام ابو حنیفہ کے جانشین اور وارثین (حصہ دوم)	// //	شمارہ 3 ص 46
امام ابو حنیفہ کے شیوخ واساتذہ (حصہ سوم)	// //	شمارہ 4 ص 40
امام ابو حنیفہ کے شیوخ واساتذہ (حصہ چہارم)	// //	شمارہ 5 ص 42
امام ابو حنیفہ کے شیوخ واساتذہ (حصہ پنجم)	// //	شمارہ 6 ص 47
امام ابو حنیفہ کے شیوخ واساتذہ (آخری حصہ)	// //	شمارہ 7 ص 40
امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حکیمانہ اقوال	// //	شمارہ 8 ص 38
امام ابو حنیفہ کے تلامذہ اور ان کے مختصر حالات (حصہ اول)	// //	شمارہ 9 ص 54
امام ابو حنیفہ کے تلامذہ اور ان کے مختصر حالات (حصہ دوم)	// //	شمارہ 10 ص 36
امام ابو حنیفہ کے تلامذہ اور ان کے مختصر حالات (حصہ سوم)	// //	شمارہ 11 ص 42
امام ابو حنیفہ کے تلامذہ اور ان کے مختصر حالات (حصہ چہارم)	// //	شمارہ 12 ص 31

❁ تذکرۂ اولیاء ❁

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ و صفحہ نمبر
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد	مفتی محمد ناصر	شمارہ 1 ص 53
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رعایا کے ساتھ برتاؤ	// //	شمارہ 2 ص 44
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشادات	// //	شمارہ 3 ص 51
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بالوں میں خضاب کرنا	// //	شمارہ 4 ص 44
حضرت عمر کا تراویح ایک امام کی اقتداء میں مقرر کرنا	// //	شمارہ 5 ص 47
عمر رضی اللہ عنہ کا ملکِ شام طاعون کی وجہ سے نہ جانا	// //	شمارہ 6 ص 52
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں خشک سالی	// //	شمارہ 7 ص 46
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشادات	// //	شمارہ 8 ص 41
دوستی یا رشتہ داری کی وجہ سے نااہل وزیر مقرر کرنا	// //	شمارہ 9 ص 58
حضرت عمر کا راتوں کو گشت کر کے رعایا کی خبر گیری کرنا	// //	شمارہ 10 ص 41
حُکّام کی حیثیت اور اُن کے فرائض	// //	شمارہ 11 ص 48
حکمرانوں اور مذہبی پیشواؤں کو سیدھے راستہ پر چلنے کی تاکید	// //	شمارہ 12 ص 34

❁ پیارے بچو! ❁

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ و صفحہ نمبر
خودرائی کا انجام (قسط 1)	مولانا محمد ریحان	شمارہ 1 ص 58
خودرائی کا انجام (دوسری و آخری قسط)	// //	شمارہ 2 ص 49
محنت سونے (Gold) سے بہتر ہے	// //	شمارہ 3 ص 57
ایک فاختہ، کوا اور بوڑھی بلی	// //	شمارہ 4 ص 49
نااتفاقی اور ناچاقی کا انجام	// //	شمارہ 5 ص 51
بچپن و کم عمری میں بولنے والے بچے (قسط 1)	// //	شمارہ 6 ص 60
بچپن و کم عمری میں بولنے والے بچے (قسط 2)	// //	شمارہ 7 ص 55

بچپن وکم عمری میں بولنے والے بچے(قسط3)	مولانا محمد ریحان	شمارہ8ص45
بچپن وکم عمری میں بولنے والے بچے(قسط4)	// //	شمارہ9ص61
بچپن وکم عمری میں بولنے والے بچے(قسط5)	// //	شمارہ10ص43
بچپن وکم عمری میں بولنے والے بچے(چھٹی وآخری قسط)	// //	شمارہ11ص51
اچھا دوست	// //	شمارہ12ص37

بزمِ خواتین

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
عورت کا تقدس اور حقوق نسواں کا فریب(قسط3)	مفتی طلحہ مدثر	شمارہ1ص59
عورت کا تقدس اور حقوق نسواں کا فریب(قسط4)	// //	شمارہ2ص51
عورت کا تقدس اور حقوق نسواں کا فریب(قسط5)	// //	شمارہ3ص60
عورت کا تقدس اور حقوق نسواں کا فریب(قسط6)	// //	شمارہ4ص51
عورت کا تقدس اور حقوق نسواں کا فریب(قسط7)	// //	شمارہ5ص52
عورت کا تقدس اور حقوق نسواں کا فریب(قسط8)	// //	شمارہ6ص62
عورت کا تقدس اور حقوق نسواں کا فریب(قسط9)	// //	شمارہ7ص59
عورت کا تقدس اور حقوق نسواں کا فریب(قسط10)	// //	شمارہ8ص49
بیٹیوں سے حسنِ سلوک کی فضیلت اور ناپسند کرنے کی ممانعت	// //	شمارہ9ص64
بیٹیوں کی وجہ سے آزمائش پہنچنے اور اس پر صبر کرنے کی فضیلت	// //	شمارہ10ص46
مرد وعورت میں عدل یا مساوات	// //	شمارہ11ص53
اسلام میں خواتین کے اختیارات	// //	شمارہ12ص39

آپ کے دینی مسائل کا حل

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
نہار منہ پانی پینے سے متعلق احادیث کی تحقیق	ادارہ	شمارہ1ص65

کھانے کی ابتداء وانتہاء نمک پر کرنے کی تحقیق (قسط1)	ادارہ	شمارہ2 ص58
کھانے کی ابتداء وانتہاء نمک پر کرنے کی تحقیق (قسط2)	// //	شمارہ3 ص67
کھانے کی ابتداء وانتہاء نمک پر کرنے کی تحقیق (تیسری وآخری قسط)	// //	شمارہ4 ص58
نمازِ جنازہ میں سورہ فاتحہ سے متعلق احادیث وآثار (قسط1)	// //	شمارہ5 ص59
نمازِ جنازہ میں سورہ فاتحہ سے متعلق احادیث وآثار (قسط2)	// //	شمارہ6 ص68
نمازِ جنازہ میں سورہ فاتحہ سے متعلق احادیث وآثار (قسط3)	// //	شمارہ7 ص66
نمازِ جنازہ میں سورہ فاتحہ سے متعلق احادیث وآثار (پانچویں وآخری قسط)	// //	شمارہ8 ص57
بغیر وضو قرآن والی ڈیوائس یا سکرین کو چھونے کا حکم	// //	شمارہ9 ص70
معتکف کو کچھ وقت کے لیے باہر نکلنے کا حکم (قسط1)	// //	شمارہ10 ص52
معتکف کو کچھ وقت کے لیے باہر نکلنے کا حکم (دوسری وآخری قسط)	// //	شمارہ11 ص60
مقتدی کا صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا	// //	شمارہ12 ص45

کیا آپ جانتے ہیں؟

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
کھانے کے آداب (قسط2)	مفتی محمد رضوان	شمارہ1 ص74
کھانے کے آداب (قسط3)	// //	شمارہ2 ص73
کھانے کے آداب (قسط4)	// //	شمارہ3 ص73
کھانے کے آداب (قسط5)	// //	شمارہ4 ص76
کھانے کے آداب (قسط6)	// //	شمارہ5 ص74
کھانے کے آداب (قسط7)	// //	شمارہ6 ص78
کھانے کے آداب (قسط8)	// //	شمارہ7 ص77
کھانے کے آداب (نویں وآخری قسط)	// //	شمارہ8 ص73

پینے کے آداب(قسط1)	مفتی محمد رضوان	شمارہ9ص77
پینے کے آداب(دوسری وآخری قسط)	// //	شمارہ10ص71
کھاناپکانے(Cooking)کے آداب(قسط1)	// //	شمارہ11ص75
کھاناپکانے(Cooking)کے آداب(قسط20)	// //	شمارہ12ص67

﴿عبرت کدہ﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
حضرت موسیٰ کانبوت کے لیے انتخاب(حصہ اول)	مولاناطارق محمود	شمارہ1ص78
حضرت موسیٰ کانبوت کے لیے انتخاب(حصہ دوم)	// //	شمارہ2ص76
حضرت موسیٰ کانبوت کے لیے انتخاب(آخری حصہ سوم)	// //	شمارہ3ص77
حضرت موسیٰ کوعطائے معجزات(حصہ اول)	// //	شمارہ4ص79
حضرت موسیٰ کوعطائے معجزات(حصہ دوم)	// //	شمارہ5ص78
حضرت موسیٰ کوعطائے معجزات(حصہ سوم)	// //	شمارہ6ص81
حضرت موسیٰ کوعطائے معجزات(حصہ چہارم)	// //	شمارہ7ص80
حضرت موسیٰ کوفرعون کی طرف جانے کاحکم دینا	// //	شمارہ8ص78
نبوت ملنے کے بعدحضرت موسیٰ کی دعائیں(حصہ اول)	// //	شمارہ9ص80
نبوت ملنے کے بعدحضرت موسیٰ کی دعائیں(حصہ دوم)	// //	شمارہ10ص75
حضرت موسیٰ کی دعاؤں کی قبولیت	// //	شمارہ11ص79
حضرت موسیٰ کی فرعون کودعوت	// //	شمارہ12ص69

﴿طب وصحت﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
انگور(دوسری وآخری قسط)	حکیم مفتی محمد ناصر	شمارہ1ص82

سنا(Senna)(قسط1)	مفتی محمد رضوان	شمارہ2ص79
سنا(Senna)(قسط2)	// //	شمارہ3ص82
سنا(Senna)(تیسری وآخری قسط)	// //	شمارہ4ص84
نبی ﷺ کے کھانے میں پسندیدہ اشیاء	حکیم مفتی محمد ناصر	شمارہ5ص82
قُسط یا کُٹھ(قسط1)	// //	شمارہ6ص85
قُسط یاقُسطِ بحری کے فوائد سے متعلق احادیث وروایات	// //	شمارہ7ص84
عودِ ہندی،یاقُسط کے فوائد سے متعلق احادیث وروایات	// //	شمارہ8ص80
قُسط کے فوائد سے متعلق احادیث وروایات	// //	شمارہ9ص82
نبی ﷺ کے ذاتِ جنب کی تکلیف کے بارے میں ارشادات	// //	شمارہ10ص81
نبی ﷺ کاعرق الکلیہ(کوکھ)کی تکلیف میں مبتلا ہونا	// //	شمارہ11ص84
''قسط'' کے متعلق اہلِ علم اور ماہرین کی آراء	// //	شمارہ12ص74

﴿اخبارِ ادارہ﴾

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
ادارہ کے شب وروز	مفتی محمد امجد حسین	شمارہ1ص87
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ2ص88
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ3ص88
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ4ص87
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ5ص89
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ6ص88
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ7ص89
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ8ص87
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ9ص87
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ10ص86

ادارہ کے شب وروز	مفتی محمد ناصر	شمارہ 11 ص 88
ادارہ کے شب وروز	// //	شمارہ 12 ص 78

《اخبارِ عالم》

عنوان	ترتیب/تحریر	شمارہ وصفحہ نمبر
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	مولانا غلام بلال	شمارہ 1 ص 89
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ 2 ص 90
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ 3 ص 90
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ 4 ص 90
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ 5 ص 91
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ 6 ص 90
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ 7 ص 91
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ 8 ص 89
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ 9 ص 89
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ 10 ص 89
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ 11 ص 91
قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں	// //	شمارہ 12 ص 80

اقبال ٹریڈرز
ہمارے ہاں پلاسٹک، اسٹیل، آفس فرنیچر اور کمپیوٹر ٹیبل کی ورائٹی دستیاب ہے
اس کے علاوہ المونیم کی کھڑکیاں اور دروازے، سیلنگ، بلائنڈز، وال پیپر، ونائل فلور ٹائل بھی دستیاب ہیں
بالمقابل چوک کوہاٹی بازار مری روڈ راولپنڈی
فون 5962705--5503080

إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُم بِهِ الْحِجَامَةُ، أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ (ترمذی)

ترجمہ: تم جس چیز سے (بیماریوں کی) دواء وعلاج کرتے ہو، اُس میں افضل چیز حجامہ ہے، یا یہ فرمایا کہ تمہاری دواؤں میں سب سے بہتر دواء حجامہ ہے (ترمذی، بخاری، مسلم)

سنت بھی علاج بھی

الحجامہ کلینک

ان بیماریوں کا بہترین علاج

پچھنے لگوانے میں روحانی وجسمانی دونوں بیماریوں کی شفا ہے

جسم کا درد — ڈپریشن — ہائی بلڈ پریشر — عرق النساء — بواسیر

موٹاپا — گھنٹیا — یرقان — دردِ شقیقہ — بانجھ پن

ہارمونز کا مسئلہ — یورک ایسڈ — معدہ — شوگر — جوڑوں کا درد

جسم کا سُن ہوجانا — کولیسٹرول — اس کے علاوہ 72 بیماریوں کا علاج

علاج برائے خواتین

مسزعمران رشید (Cupping Therapist)

Diploma Holded of Cupping Therapy(Hijamah)

Executive Member : Hijamh Aps Fourm

مکان نمبرNE-786، ڈاک خانہ ٹیوب ویل والی گلی نمبر4، ڈھوک فرمان علی، راولپنڈی۔

فون نمبر: 0321-5349001-0331-5534900

علاج برائے مرد حضرات

شہر یار صاحب

زیرِ انتظام

فیز8، بحریہ ٹاؤن، راولپنڈی فون 0313-9524191

عمران رشید، ڈھوک فرمان علی، راولپنڈی ۔ فون 0333-5187568

Shaikh Ahsan
0314-5165152

Shaikh M. Usman
0321-5593837

Classic Electronics

Deals in :Computer Networking,
Cable & Accessories

TP-LINK
The Reliable Choice
Authorized Dealer in Pakistan

CISCO
UBIQUITI NETWORKS
D-Link Building Networks for People
Baynet Advance Network Products
MikroTik
netis
Tenda
BAYLAN
TOTOLINK The Smartest Network Device

Shop # 3,G/F, TM Plaza
D.A.V. College Road,Rawalpindi
Tell: 051-5775571-2. Cell: 0314-5165152

پاکستان میں پہلی بار%100 تازہ زیتون

فطرت سے ہم آہنگ

Olive Fresh Olive

Olive Fresh Extra Virgin Olive Oil

بوتلوں اور ٹین کے ڈبوں کے پیک شدہ زیتون کے مقابلہ میں تازہ زیتون

Olive Fresh Olive پاکستان میں پہلی کمپنی ہے، جس کے پاس تازترین زیتون کو نمکین پانی (Brine) میں محفوظ کرنے کی مکمل مہارت اور تجربہ موجود ہے، جس کی وجہ سے اس کی وہی زبردست قدرتی ذائقہ اور اشتہا انگیز مہک برقرار رہتی ہے، جو ایک تازہ زیتون کی خاصیت ہے۔

پاکستان میں پہلی مرتبہ Olive Fresh اپنی جدید ترین پیکنگ، ٹیکنالوجی اور تیز ترین ذرائع نقل وحمل کی بدولت ایسے زیتون فروخت کے لئے پیش کررہا ہے، جنہیں کسی ''پاسچرائزیشن'' (Pasteurisation) اور ''اسٹریلائزیشن'' (Sterilisation) کی ضرورت نہیں، آپ کسی مصنوعی عمل اور گھٹیا معیار کے تیل کے بجائے قدرت کے بہترین ذائقوں سے لطف اندوز ہوں گے۔

Olive Fresh کے ساتھ Extra Virgin Olive Oil سے ہی لطف اٹھائیں، جو کہ زیتون کے پھل کا قدرتی جز ہے، اور اس کی قیمت بھی وہی ہے، جو دیگر بوتلوں اور ٹین کے ڈبوں میں پیک کئے گئے زیتون کی ہے۔

مزید انتظار مت کیجئے، اور Olive Fresh کی قدرتی تازگی سے بھرپور لطف اٹھائیں۔

D-111.(old NW193)

Haidhary Chowk Satellite Town Rawalpindi

0300-5114231--0310-5114231--051-4842085

مدیر: بابا جی عبد الشکور

راولپنڈی کا سب سے بڑا اور پرانا کتب خانہ

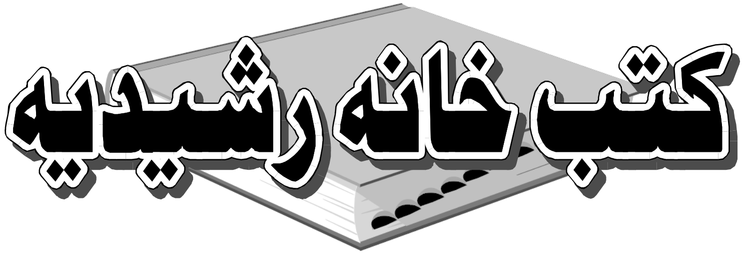

ہمارے ہاں ہر قسم کی دینی کتب

دستیاب ہیں

کتب خانہ اپنی پرانی جگہ (دار العلوم تعلیم القرآن، مدینہ مارکیٹ) منتقل ہوگیا ہے

راجہ بازار مدینہ مارکیٹ راولپنڈی

فون: 051-5771798 0321-5879002